من کنت مولاہ فعلی مولاہ

اسرارِ غدیر

عشرہ محرم الحرام

شہیدِ ولایت

علامہ حضرت ناصرِ عباس اعلی اللہ مقامہ

ملتان

Presented by Ziaraat.Com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

Knowledge for All

SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماںؑ ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Presented by Ziaraat.Com

اسرارِ غدیر

تقاریر

شہیدِ ولایت

علاّمہ ناصر عباس قبلہ اعلی اللہ مقامہ

(ملتان)

تُراب پبلیکیشنز لاہور
0313-8512972
0345-8512972

Presented by Ziaraat.Com

نوٹ: التماس سورۂ فاتحہ برائے بانی ادارہ تراب پبلی کیشنز شہید ولایت علامہ ناصر عباس ملتان

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب : اسرار غدیر

تقاریر : شہید ولایت علامہ ناصر عباس آف ملتان

پروف ریڈنگ : شیر محمد عابد مولائی

پیشکش : حسنین اقبال خان

اشاعت : اگست 2014ء

تعداد : 1100

ہدیہ : -/200 روپے

تراب پبلیکیشنز لاہور

فون: 0313-8512972 0345-8512972

ای-میل: molai512@gmail.com

www.facebook.com/turabpublishers

Presented by Ziaraat.Com

ترتیب

❊...... انتساب	4
❊...... عرضِ ناشر	5
❊...... پہلی مجلس	8
❊...... دوسری مجلس	33
❊...... تیسری مجلس	51
❊...... چوتھی مجلس	68
❊...... پانچویں مجلس	85
❊...... چھٹی مجلس	98
❊...... ساتویں مجلس	114
❊...... آٹھویں مجلس	130
❊...... نویں مجلس	149
❊...... شامِ غریباں	163

❊ ❊ ❊

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

شہیدِ ولایت علامہ ناصر عباس کے نام

جنھوں نے ۲۰۱۱ء میں

ادارہ تراب پبلی کیشنز کی بنیاد رکھی

Presented by Ziaraat.Com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ اپنی لاریب کتاب قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط (سورۂ مائدہ: آیت ۳)

''آج مَیں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے واسطے دین اسلام کو پسند کیا''۔

اُصولِ کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے، آپؑ نے فرمایا:

''اسلام میں ایک فرض کے بعد دوسرا فرض نازل ہوتا رہا اور تمام فرائض کے آخر میں ولایت کا فریضہ نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسی کے متعلق ارشاد فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

اس کا مقصد یہ ہے کہ اس فریضہ کے بعد مَیں کوئی اور فرض نازل نہیں کروں گا کیوں کہ اب مَیں نے تمھارے لیے تمام فرائض مکمل کر دیے ہیں۔

معزز قارئین!

یومِ غدیر اپنی اِنفرادیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ یقیناً ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ ہجری کا سورج بھی خوشیوں سے جھومتا ہوا طلوع ہوا ہوگا کیوں کہ اس دن خداوند متعال کے ایک خاص حکم کی ادائیگی کا اہتمام ہوا۔

Presented by Ziaraat.Com

✿ یومِ غدیر دینِ اسلام کی قسمت کا ستارہ اَوجِ کمال پر پہنچا۔

✿ یومِ غدیر حضرتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ۲۳ سالہ محنتوں کا ثمر ملا۔

✿ یومِ غدیر حسنین شریفینؑ کے نانا حضورؐ کی دلی مراد پوری ہوئی۔

✿ یومِ غدیر خداوندِ عالم نے عالمین پر اپنی نعمتوں کو مکمل کیا۔

✿ یومِ غدیر دینِ اسلام کو قبولیت کی سند عطا ہوئی کیوں کہ اس دن سلطان الاولیاء امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان ہوا۔

کتنی اہم چیز ہے مولا علی علیہ السلام کی ولایت کی کہ جس کے اعلان کے بغیر اسلام کے کتنے ہی اہم شعبے نامکمل تھے لیکن جیسے ہی مولا علیؑ کی ولایت کا اعلان ہوا تو خالقِ اکبر نے اسلام کے ہر شعبے کو تکمیل کی سند عطا فرما دی اور دینِ اسلام کو پسندیدہ قرار دیا۔

قارئینِ گرامیِ قدر!

ادارہ کی طرف سے شائع ہونے والی یہ کتاب ''اَسرارِ غدیر'' بھی یومِ غدیر کی منظرکشی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ''اَسرارِ غدیر'' ملّتِ جعفریہ کے غیور سپوت شہید علامہ ناصر عباس ملتان اعلی اللہ مقامہٗ کی عقیدت بھری تقاریر کا مجموعہ ہے۔

علامہ مرحوم و مغفور نے جہاں پر غدیرِ خم کی اہمیت بیان کی ہے وہاں پر امیر المومنین علی علیہ السلام کی اولادِ پاک پر ہونے والے مظالم کو بھی مفصل طریقے سے بیان فرمایا ہے۔ مالکِ کائنات علامہ شہید کے درجات بلند فرمائے، آمین!

ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہماری یہ کتاب مومنین و مومنات کے معیارِ مودت پر پوری اُترے گی اور اُن کے لیے باعثِ تسکین ثابت ہوگی۔

معزز ناظرین!

شہیدِ ولایت، وکیلِ حقِ جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا علامہ ناصر عباس شہید اعلی اللہ مقامہٗ

Presented by Ziaraat.Com

چونکہ ادارہ ہذا کے بانی تھے، اس لیے تمام برادرانِ ایمانی سے علامہ صاحب اور اُن تمام مومنین و مومنات جو آج ہمارے درمیان نہیں ہیں، کے درجات کی بلندی کے لیے ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ توحید بمعہ درود شریف کی تلاوت کی اپیل کرتے ہیں۔

وہ قومیں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں جو اپنے محسنوں کو یاد رکھتی ہیں۔

اے پروردگارِ عالم! گوہر شہید کے صدقے میں ہماری توفیقات میں اضافہ فرما تاکہ ہم علومِ آلِ محمد علیہم السلام کی نشر و اشاعت کے اس مقدس فریضہ کو ہمیشہ کے لیے جاری و ساری رکھ سکیں۔

ہو ختم پر جس کا اعلانِ امیرالمومنین ہونا
اُسے جچتا ہے سلطانِ فلک اور فخرِ زمیں ہونا
بشر تو کیا فرشتے بھی دل ہی دل کہہ اُٹھے محسنؔ
علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشین ہونا

(شہیدِ راہِ ولایت سیّد محسن نقویؔ)

خاک پائے عاشقانِ غدیر
علی ابوتراب خان
سربراہ ادارہ تراب پبلی کیشنز، لاہور

Presented by Ziaraat.Com

پہلی مجلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۷۱)

''اُس دِن کو یاد کر جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے''۔

سامعینِ گرامی قدر!

جس کا اہلِ بیتؑ کے علاوہ کوئی سہارا ہو تو وہ بے شک چپ رہے اور جس کا اہل بیتؑ کے علاوہ کوئی سہارا نہ ہو وہ اپنی دعاؤں پر مُہر قبولیت لگوانے کے لیے بلند آواز سے درود پڑھیں۔

حضرتِ سیّدہ کونینؑ کے صدقے میں خداوندِ قدوس اِس ذکر پاک کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ قبل اِس کے کہ مَیں آپ لوگوں کی خدمت میں اِس آیت مجیدہ کا ترجمہ پیش کروں جو مَیں نے عنوانِ سخن کے طور پر آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، میں اِس کا پسِ منظر آپ کی خدمت میں دو لفظوں میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

یہودی اور عیسائیوں کی آپس میں بہت لگتی تھی یعنی شدید ترین مخالفت تھی۔ قرآنِ مجید نے اِن کے جھگڑوں کو صاف صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ..... (سورۂ بقرہ: آیت ۱۱۳)

Presented by Ziaraat.Com

"یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مذہب کچھ نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا مذہب کچھ نہیں"۔

اب اِن کی چھیڑ چھاڑ آپس میں لگی رہتی تھی۔ نوک جھونک مناظرہ آپس میں لگا رہتا تھا۔ یہودیوں نے عیسائیوں کو غصہ دلانے کی خاطر ایک جھوٹا مفروضہ قائم کیا۔ جس کی کوئی بنیاد نہیں تھی، جس کی کوئی اصل نہیں تھی اور جس کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔

یہودیوں نے یہ فقرہ کہا کہ قیامت والے دِن اللہ ہر بندے کو اُس کے باپ کے ساتھ اُٹھائے گا۔ یہ فقرہ عیسائیوں کے لیے موت تھا کیونکہ اُن کے نبی کا باپ تھا ہی نہیں۔

سلامت رہیں۔۔۔ ہاتھ وہی اٹھتا ہے جسے خیرات زہرا سلام اللہ علیہا سے مل رہی ہوتی ہے۔

اُن کے نبی کا باپ تھا ہی نہیں۔ اب انھیں یہ فکر ہوئی کہ جب ہمارا نبی ہی نہیں اُٹھے گا تو اُمت کہاں سے اٹھے گی۔ عیسیٰؑ نہیں اُٹھیں گے تو عیسائی کہاں سے اُٹھیں گے۔

انھوں نے اُس Action کے Reaction میں یہودیوں کو چُپ کرانے کے لیے ایک جھوٹا عقیدہ گھڑا کہ قیامت والے دِن اللہ ہر کسی کو اُس کی ماں کے نام کے ساتھ اُٹھائے گا اب جن لوگوں کو اپنی ماؤں کے کردار مشکوک لگتے تھے وہ یہ عقیدہ مان گئے۔

جنہیں اپنی ماں کے کردار پر یقین نہیں تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ کہیں قیامت والے دن یہ راز نہ کھل جائے کہ ہمارا باپ کوئی اور ہے۔ انھوں نے اسی میں عافیت سمجھی کہ ٹھیک ہے ماں کے ساتھ اُٹھیں گے تو قیامت والے دِن بھی پردہ رہ جائے گا۔

حالانکہ قیامت والا دِن کشف المحجوب کا دِن ہے۔ قیامت والا دِن پردہ

Presented by Ziaraat.Com

اُٹھانے والا دِن ہے۔ قیامت والا دِن عزّت دار کو عزّت دینے والا اور ذلیل کو ذلیل کرنے والا دِن ہے۔ قیامت والا دِن بے نقاب کردینے والا دِن ہے جب کہ قیامت والا دِن تو مقرر ہی اِسی لیے ہوا ہے۔

اس کا نام ہے Day of Justice جس دِن خُدا انصاف کرے گا۔ جس دِن خُدا حق و باطل کا امتیاز دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ جس دِن سے یہ دونوں عقیدے دنیا میں چلنے شروع ہوئے تو جو یہودیوں کے ہم خیال تھے، وہ کہتے تھے ہم باپ کے ساتھ اُٹھیں گے اور جو عیسائیوں کے ہم خیال تھے، وہ کہتے تھے کہ ہم ماں کے ساتھ اُٹھیں گے۔

صحابہ کرام کے درمیان دو گروہ بن گئے۔ آدھے کہتے تھے کہ ہم باپ کے ساتھ اُٹھیں گے اور آدھے کہتے تھے کہ ہم ماں کے ساتھ اُٹھیں گے۔ جھگڑا بارگاہِ رسالت میں پہنچا اور کائنات کے سب سے سچے رسولؐ کو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم قیامت والے دن اپنے باپ کے ساتھ اُٹھیں گے یا اپنی ماں کے ساتھ اُٹھیں گے؟

پیغمبر اکرمؐ خاموش ہوئے تو جبرئیلؑ نے آکر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اِن سے کہہ دیجیے:

قیامت والے دِن نہ باپ کے ساتھ اُٹھو گے اور نہ ہی ماں کے ساتھ اٹھو گے بلکہ:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۷۱)

''ہم قیامت والے دِن ہر کسی کو اُس کے امام کے ساتھ بلائیں گے''۔

(نعرۂ حیدری)

Presented by Ziaraat.Com

سامعینِ گرامی قدر!

ولدیت کی سند چاہتے ہو تو علی ولی اللہ کا اقرار کرو۔ اس لیے کہ کائناتِ آدم وعالم میں کوئی دوسری گارنٹی نہیں ہے اِس کے سوا کہ:

یاعلی لایحبّکَ اِلّاطیّب والولادۃ

''اے علیؑ! تجھ سے محبت نہیں کرے گا بلکہ صرف وہ کرے گا جس کی ولادت میں طہارت ہوگی''۔

ولایبغضنا اِلّاخبیث الولادۃ

''اے علیؑ! تجھ سے نفرت وہ کرے گا جس کی ولادت میں خیانت ہوگی''۔

برادرانِ اسلام کی کتابوں میں صاف صاف یہ فقرے درج ہیں کہ ایک شخص جس کا نام مغیرہ تھا، اُس نے رسولِؐ خدا کو گیند ماردی۔ پیغمبرؐ اسلام تشریف فرما ہیں، اُس نے کھیلتے کھیلتے گیند اُٹھائی اور حضورِ اکرمؐ کو ماردی۔ صحابہ کرام اُٹھے اُسے مارنے کے لیے تو حضورِ اکرمؐ نے اُنھیں روک دیا اور فرمایا: اِس سے کیا بدلہ لینا ہے یہ تو ہے ہی حرامی۔

جسے اللہ نے زبان دی ہے، وہ میرے ساتھ بولے گا۔ یہ گرمی آپ کو قیامت کی گرمی سے محفوظ کرے گی۔ یہ تو ہے ہی حرامی۔ دس بارہ سال کا ایک بچہ تھا، اُس نے حضورِ اکرمؐ سے یہ فقرے سنے، بعد میں یہ بھی رضی اللہ ہوگیا۔ یہ اُس وقت کی بات بتارہا ہوں جب یہ رضی اللہ نہیں تھا۔ لیکن اسلام اُس کے اندر موجود تھا، اِس لیے تو اسلام قبول کیا۔ وہ سیدھا جاکر اپنی ماں سے پوچھتا ہے: میرے باپ کا نام کیا ہے؟ اُس کی ماں نے وہی بتایا جو اُسے پہلے پتہ تھا۔ اُس نے کہا: یہ نہیں! اصلی نام بتائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اُس کی ماں نے کہا: میرے لال! اصلی نام یہی ہے۔

اُس نے کہا: غلط نہ بتا! سچ بول کہ میرا اصلی باپ کون ہے؟

یہ فقرہ آخری بندے تک جہاں بیٹھے ہو ہمیشہ یاد رکھنا!

اُس نے حیران ہو کر کہا: یہی ہے تیرا اصلی باپ اور دوسرا کون سا ہے میں تیری ماں ہوں کیا مَیں جھوٹ بول رہی ہوں۔

کہنے لگا: تُو جھوٹ بول رہی ہے۔

اس لیے کہ جس نے مجھے حرامی کہا ہے، اُس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

(نعرۂ حیدری)

آباد و شاد رہو۔ آلِ محمدؐ آپ سب کو سلامت رکھیں!

اُس نے کافر ہو کر بھی رسولؐ کو سچا سمجھا۔ بندہ کلمہ بھی پڑھے اور نبی کے اِس قول پر یقین نہ کرے۔ اِس لیے کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اللہ کا دشمن بھی حلالی ہوسکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سارے حرامی ہوں، ہوسکتا ہے کوئی بندہ اللہ کا دُشمن بھی ہو اور وہ حلالی بھی ہو۔ فرعون اللہ کا دُشمن تھا لیکن تھا حلالی۔ اُس کے بارے میں نص موجود ہے امام معصومؑ کی۔ جب امامِ پنجمؑ سے پوچھا گیا: مولاؑ! اتنے بچے قتل کرا دیئے ۷۰ ہزار، ایک موسیٰؑ کو کیوں نہیں مار سکا۔ جہاں پر ۷۰ ہزار بچے قتل ہوئے تھے وہاں پر ایک موسیٰؑ بھی ذبح ہو جاتا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ جہنمی ہے لیکن تھا اپنے باپ کا اور معصوم کا قاتل حلالی نہیں ہوتا"۔

غور ہے کہ نہیں ــــــ!

امام حسنؑ کا قاتل ہو، حلالی نہیں ہوسکتا۔ امام حسینؑ کا قاتل ہو، حلالی نہیں ہوسکتا۔ اس سے زیادہ چُپ کر جاؤں۔ محسنؑ کا قاتل ہو، حلالی نہیں ہوسکتا۔ جو کسی بھی

Presented by Ziaraat.Com

معصوم کا قاتل ہو، حلالی نہیں ہوسکتا۔ نبی کا دشمن آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک۔ اِن نبیوں میں سے کسی کا دُشمن ہو ممکن ہے کہ حلالی ہو۔ مگر معصوم کا قاتل حلالی نہیں ہوسکتا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی حضرت یوسفؑ کے دشمن تھے۔ مذہب شیعہ کا اصول ہے کہ نبیؑ کی بیوی کچھ بھی ہوسکتی ہے مگر فاشہ نہیں ہوسکتی۔ تو یہ یوسف علیہ السلام کے دشمن تھے لیکن تھے اپنے باپ کے۔ مَیں نے تو ان کی قبریں بھی دیکھی ہیں حضرت یعقوبؑ نبی کے دائیں اور بائیں۔

آج Internet کا زمانہ ہے اور دنیا سمٹ کر رہ گئی ہے۔ Global Hut بن گیا ہے۔ اب تو دو منٹ میں جا کر Search ہوسکتا ہے۔ جائیے Internet پر، جو نوجوان کمپیوٹر پر بیٹھتے ہیں۔ وہ جا کر Research کریں کہ اِن کی قبریں کہاں ہیں۔ درمیان میں ہیں یعقوبؑ دائیں اور بائیں اِدھر بھی بیٹے اور اُدھر بھی بیٹے۔

ہمارا جو قافلہ وہاں پر گیا تھا، وہ سارے Mix up تھے۔ وہ سارے یعقوبؑ نبی کی قبر پر گئے سارے شیعہ اور سُنّی مسلمان تھے۔ یہ ایک بڑا دلچسپ نہ بھولنے والا واقعہ ہے، جب تک زندہ رہوں گا یہ واقعہ یاد رہے گا۔ جو لوگ میرے ساتھ تھے اُن میں سے کسی نے حضرت یعقوبؑ نبی کی قبر کو چومنا شروع کیا۔ لیکن جب ساتھیوں نے Side والی قبروں کو چُوما تو دربان غصّہ ہوگئے وہ عربی میں آکر ڈانٹنے لگے کہ پاکستانیوں کو تمیز نہیں ہے جو بھی قبر دیکھتے ہیں اُسے چومنے لگتے ہیں۔

مَیں نے اِن سے کہا: اِن بیچاروں کا کیا قصور ہے، درمیان میں تو نبی ہیں، دائیں اور بائیں یہ سور ہے ہیں۔ پہلے ہمیں یہ بتاؤ کہ یہ ہیں کون؟

اُنھوں نے کہا: یہ حضرت یوسفؑ کے بھائی ہیں۔

مَیں نے کہا: یہ حضرت یوسفؑ کے بھائی ہیں تو ان کی قبریں اکھاڑ دو۔ اگر یہ مجرم ہیں تو ان کی قبریں اُکھاڑ دو۔ اگر انھوں نے نبیؑ کو کنوئیں میں پھینکا تھا تو ان کی

Presented by Ziaraat.Com

قبریں اکھاڑ دو۔ اگر انھوں نے حضرت یوسفؑ کو بیچ دیا تھا تو ان کی قبریں اُکھاڑ دو اور اگر انھوں نے حضرت یعقوبؑ کو رُلایا تھا تو ان کی قبریں اکھاڑ دو۔

کہنے لگے: میرے دادا نے خواہش کی تھی کہ ان کی قبریں اکھاڑ دوں مگر حضرت یعقوبؑ نے خود نہیں اکھاڑنے دیں۔ ہمیں خواب میں آ کر کہنے لگے: اِن کی قبروں کو یہیں پر رہنے دو کیونکہ قیامت کے دن بڑی مخلوق حاضر ہوگی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے یعقوبؑ! مجرم پیش کر۔ تو پھر میں کہاں ڈھونڈتا پھروں گا بس یہیں سے پکڑ کر پیش کر دوں گا۔ میں تو دیہاتی آدمی ہوں۔ (نعرۂ حیدری)

استاد قمر جلالوی نے کہا تھا:

راز کی خاص خبراب عام ہوئی جاتی ہے
دوستی باعثِ دشنام ہوئی جاتی ہے
مردہ پروانوں کو پہلو سے ہٹا دے کوئی
لوءِ شمعِ معصوم ہے بدنام ہوئی جاتی ہے

آلِ محمدؐ! آپ کو سلامت اور آباد وشاد رکھیں!

سامعینِ گرامی قدر!

یاد رکھیے گا کہ کائناتِ آدم وعالم میں صرف اور صرف دو ہی تو ہستیاں ہیں: ایک مصطفیٰؐ اور ایک مرتضیٰؑ۔

اِن کا دُشمن حلالی نہیں ہوسکتا یقیناً! اُس کی ولدیت مشکوک ہے۔

امیرالمومنین علی علیہ السلام نے خود فرمایا اپنی زبان طیّب وطاہر سے کہ جب چند افراد اکٹھے ہو کر سقیفہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو میرے مولاؑ نے وہاں پہنچنے کے بعد......

تعمیل حکم میں یہ فقرے پڑھ رہا ہوں۔ احتجاجِ طبرسی کا اُردو ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ آپ یہاں سے جائیں جب کہ احتجاجِ طبرسی عام مِل رہی ہے، اُس میں

Presented by Ziaraat.Com

پڑھیے کہ حضرت علیؑ کے یہ فقرے ہیں کہ نہیں۔

آپؑ نے فرمایا:

''تم خلافت بانٹ رہے ہو اور مجھے کیوں نہیں بلایا؟''

ابنِ خلدون کہتا ہے کہ جواب ملا:

''یا علیؑ! آپؑ رسولِؐ اسلام کی تجہیز و تکفین میں مشغول تھے''۔

آپ نے سر ظفر اللہ کا نام سنا ہوا ہوگا یہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے۔ سر ظفر اللہ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ یہ عیسائی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ بنیادی طور پر ڈسکہ میں اِن کا گھر تھا اور سیالکوٹ شہر میں شفٹ ہو گئے تھے۔

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ---- یہ On the record گفتگو ہو رہی ہے۔ مَیں بہت ہی چھوٹی حیثیت کا مالک ہوں جب ذاکروں کی لسٹ بنے گی تو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ذاکروں میں سب سے آخری نام ناصر عباس کا ہوگا۔ لیکن میں اِس منبر کی بلندی کو سمجھتا ہوں۔ میں اِس منبر کی بلندی کے مطابق یہ فقرہ کہہ رہا ہوں۔ جایئے اور جا کر تحقیق کیجیے۔

سر ظفر اللہ پاکستان کے پہلے Foreign Minister تھے۔ اُنھوں نے قائداعظم کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اُس نے گورنر جنرل پاکستان کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اُس سے پوچھا گیا: آپ نے جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟

اُس نے کہا: یہ شیعہ ہے۔ اس کا مذہب اور ہے اور میرا مذہب اور ہے۔

ناصر عباس کو تو مسئلے کا پتہ چل گیا کہ جنازہ اُسی کا چھوڑا جاتا ہے جس سے مذہب نہ ملتا ہو۔ اب اگر اُن کا رسولِ خداؐ سے مذہب مل جاتا تو وہ رسولِؐ خدا کا جنازہ پڑھتے۔ جب رسولؐ اللہ سے اُن کا مذہب ہی نہیں ملتا تھا تو وہ جنازے میں کیسے آتے۔ پتا چلا کہ حضورِ اکرمؐ کا مذہب اور تھا اور اُن کا مذہب اور تھا۔ جس کا مذہب

Presented by Ziaraat.Com

حضورِ اکرمؐ سے ملتا تھا، وہ حضورؐ کے جنازے میں شامل تھا اور جن کا نہیں ملتا تھا، وہ حضورؐ کے جنازے میں آئے ہی نہیں۔

غور ہے یا نہیں!

ہاں جی! مذہب شیعہ نام ہی اسی کا ہے۔ فرعون پر کیوں لعنت کی جاتی ہے؟ اس لیے کہ جو نہ تھا وہ بن بیٹھا۔ وہ اللہ نہیں تھا مگر بن گیا۔

اس نے کہا:

اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی (سورۃ نزعت: آیت ۲۴)

''میں تم لوگوں کا سب سے بڑا پروردگار ہوں''۔

فرعون پر قیامت تک لعنت پڑتی رہے گی۔

یہ مرزا غلام احمد پر لعنت کیوں ہے؟ اس لیے کہ وہ نبی بھی نہ تھا مگر بن بیٹھا تھا۔ اگر خدا نہ ہو اور بن بیٹھے تو وہ لعنتی ہے۔ نبی نہ ہو اور بن بیٹھے لعنتی ہے۔ جو خلیفہ نہ ہو بن بیٹھے تو وہ لعنتی ہے۔ سیّد نہ ہو اور بن بیٹھے تو وہ لعنتی ہے۔

سلیمان کو جو عزت ملی ہے کیا سلیمان سیّد ہے؟ ہرگز نہیں۔ سیّدوں سے ایسا عشق کرو مِنّا اہل بیتؑ بن جاؤ۔ اِن کا بننے میں بھی عزت ملتی ہے۔ کئی امتی اپنی شکلیں خراب کر بیٹھے ہیں مگر قلندر سیّد ہو کر کہہ رہے ہیں:

کہ سنگ کوئے شیر یزدانم

''میں علیؑ کی گلی کا ایک کتا ہوں''۔

خدا کی قسم! اِس کا جو اگلا فقرہ ہے مَیں چاہتا ہوں کہ جب بھی یہ فقرہ پڑھوں تو اِس کا اگلا فقرہ ضرور پڑھوں۔ کسی نے قلندر کی خوشامد کرتے ہوئے کہا: ''تُو تو قلندر ہے'' تو ہوا میں پرواز کرتا ہے تُو مولا علیؑ کی گلی کا کتا کیوں ہے؟

قلندر کا بند بند کانپنے لگا۔ آپ نے فرمایا: انسان کو اپنی اوقات میں رہنا

Presented by Ziaraat.Com

چاہیے۔ حضرت علیؑ کی یہ کرم نوازی تھوڑی ہے کہ ہمیں شہرِ ولایت کی کسی گلی کا کتا بننے دیا ہے، اس لیے کہ دروازہ پر تو پہلے ہی بہت بڑا ہجوم ہے۔ دروازہ پر تو پہلے ہی سلیمانؓ ہے، ابوذرؓ ہے، قنبرؓ ہے اور مقدادؓ ہے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

اولاد ہو کر، سیّد ہو کر، قلندر رہے اور کہتا ہے کہ میں کتا ہوں۔ مولوی ہو کر، کمینہ ہو کر، لعنتی ہو کر کہے کہ میں علیؑ جیسا ہوں۔

توجہ ہے! سامعینِ گرامی قدر!

حضرت امیرالمومنینؑ نے قدم رکھا۔ کتاب کا نام ہے "احتجاج طبرسی اور علامہ طبرسیؒ" اُردو ترجمہ اس کا اِسی لاہور سے شائع ہوا ہے۔

امیرالمومنینؑ نے قدم رکھا اور فرمایا: اچھا تو تم نے انھیں امیر اور وزیر بنایا ہے۔ آپؑ نے ایک مرتبہ اُن کی شکلیں دیکھی اور اِس کے بعد امیرالمومنینؑ نے دو سوال کیے۔ امیر ممکناتؑ نے دو سوال کیے۔۔۔

آپؑ نے پہلا فقرہ فرمایا: کیا جعفر طیارؑ کے بھائی یہ ہیں؟ ضمیر اجازت دے تو بولنا کوئی زبردستی نہیں۔ کوئی ہاتھ پاؤں کی ذاکری نہیں۔ کوئی منت نہیں اور کوئی ساجت نہیں۔ علیؑ کا نام سینے سے نکل کر زبان پر آئے تو علیؑ کا نام لینا۔ نہ آئے تو بے شک چُپ بیٹھے رہنا۔

امیر علیہ السلام نے پہلا فقرہ فرمایا: کیا جعفر طیارؑ کے بھائی یہ ہیں؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اِن کا بھائی جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا ہے؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: رسولِؐ خدا پر سب سے پہلے یہ ایمان لائے تھے؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مرزا سلطان دہلوی نے البلاغ المبین میں بھی حضرت علی علیہ السلام کا یہ خطبہ لکھا ہے دو مستند کتابوں کے نام لیے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے اگلا فقرہ فرمایا:

آپؑ نے فرمایا: کیا مشرکوں کے بچوں سے یہ بچاتے تھے رسولؐ کو؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا سب سے پہلے انھوں نے تصدیق رسالت کی تھی؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا دعوتِ ذوالعشیرہ میں نصرتِ رسولؐ کا وعدہ انھوں نے کیا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا نبی اکرمؐ نے انھیں اپنا بھائی بنایا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا رسولِ اکرمؐ نے انھیں اپنا وصی بنایا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

کیا رسولِ خدا نے انھیں اپنا خلیفہ بنایا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا بستر رسولؐ پر یہ سوئے تھے؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا ہجرت کی رات پیغمبر اکرمؐ کی جان انھوں نے بچائی تھی؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا غزوۂ اُحد انھوں نے فتح کیا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے فرمایا: کیا جنگِ بدر میں رسولؐ کو انھوں نے فتح کیا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا جنگِ بدر میں رسولؐ کو انھوں نے بچایا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا خندق میں کلِ ایمان بن کر یہ گئے تھے؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا اُحد میں پلٹ پلٹ کر انھوں نے حملے کیے تھے؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا خیبر انھوں نے فتح کیا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا مرحب کو انھوں نے قتل کیا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا عنتر کو انھوں نے مارا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا حارث کو انھوں نے مارا تھا؟

انھوں نے کہا: نہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کیا یہ صاحبِ علم ہیں؟ کہا: نہیں۔ کیا مفسیرِ آیات ہیں؟ کہا: نہیں۔ کیا رسولؐ کے بھائی ہیں؟ کہا: نہیں۔ کیا لشکرِ محمدؐ کے علمدار ہیں؟ کہا: نہیں۔ کیا قاتلِ مرحب ہیں؟ کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا فاتحِ حنین ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا جنوں کو انھوں نے قتل کیا تھا؟ کہا: نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

کیا بحرِ العلم سے یہ پانی لے کر آئے تھے؟

کہا: نہیں۔ کیا تارا اِن کے دروازے پر آیا تھا؟

کہا: نہیں۔ کیا عرش پر اِن کی شادی ہوئی تھی؟

کہا: نہیں۔ کیا بتولؑ سے ان کی شادی ہوئی تھی؟ کہا: نہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کیا حسنینؑ کے بابا یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا کائنات کے مالک یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا ب کا نقطہ یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا ساقیِ کوثر یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا مالکِ تطہیر یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا مولائے نذیر یہ ہیں۔ کہا: نہیں۔

توجہ ہے ____!

آپؑ نے فرمایا: ب کا نقطہ یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا باب اللہ یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا سراج الصدقین یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا امام العارفین یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا یعسوب الدین یہ ہیں؟ کہا: نہیں۔

کیا عرش پر یہ بولے تھے؟

کیا فرش پر ان کی حکومت ہے؟

کیا سورج کو انھوں نے لوٹایا تھا؟

کیا تارا انھوں نے اتارا تھا؟

کیا چاند سے انھوں نے گفتگو کی تھی؟

Presented by Ziaraat.Com

کیا یہ اُگاتے ہیں؟

کیا سورج یہ ابھارتے ہیں؟

کیا چاند کو روشنی یہ دیتے ہیں؟

کیا پانیوں پر چلنے کا اِذن یہ دیتے ہیں؟

کیا آدمؑ کی توبہ انھوں نے قبول کرائی تھی؟ کہا: نہیں۔

کیا نوحؑ کی کشتی انھوں نے پار لگائی تھی؟ کہا: نہیں۔

کیا موسیٰؑ سے کلام انھوں نے کیا تھا؟ کہا: نہیں۔

کیا عیسیٰؑ کو مسیحائی انھوں نے سکھائی تھی؟ کہا: نہیں۔

کیا یوسفؑ کو کنوئیں سے انھوں نے بچایا تھا؟ کہا: نہیں۔

مولا علیؑ نے فرمایا: بتولؑ کی چادر کی قسم! مَیں نکاح والا، میرا باپ نکاح والا، میرا دادا نکاح والا کیا اِن میں بھی کوئی نکاح والا موجود ہے؟ــــ (نعرۂ حیدری)

ذکرِ مصائب: امامؑ کا لوٹا ہوا عمامہ قبرِ رسولؐ پر

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں، آباد رہو۔

کوئی تو ہوتا جو علیؑ کو کہہ دیتا کہ علیؑ اتنی بڑی بات نہ کریں۔ تو بس علیؑ علیؑ ہے۔

جو کہے وہ علیؑ ہے، جو فرمائے وہ علیؑ ہے۔ اس لیے بڑا فخر ہے جنابِ ابوطالبؑ کو اِس کریم اور جلیل بیٹے پر، جس کی ولایت کا صدقہ یہ سارا نظام قائم ہے۔ اس علیؑ کی بیٹیوں کے پاس چادر نہیں تھی اور بیٹے کے پاس کفن نہیں تھا۔ دارین قربان کروں یا علیؑ تیری غربت پر۔ اکٹھے ہوکر مسلمانوں نے مارا ہے علیؑ کے بیٹے کو۔ غدیر کا بدلہ دیا ہے سیّد نے کربلا میں۔ دارین میں صرف رویا کر تو امام حسینؑ کو رویا کر۔

حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

''قیامت والے دِن ہر آنکھ روئے گی۔ مگر وہ نہیں روئے گا جو دنیا میں کبھی حسینؑ کو رویا ہو''۔

پھر حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''اے ابنِ شبیب! اگر کبھی تمھارا رونے کو جی چاہے تو میرے غریب دادا حسینؑ کو رویا کر کہ جسے رُلا رُلا کر ذبح کیا گیا''۔

کبھی اکبرؑ کی لاش پر رویا۔ کبھی قاسمؑ کی لاش پر رویا۔ کبھی عونؑ و محمدؑ کی لاش پر رویا۔

شاہ جی! ایک سفر پڑھنا چاہتا ہوں جو آپ کی نذر کرنا چاہتا ہوں، دعا کی التماس ہے۔ باوا جی! اتنے سادات عظام و مومنین بیٹھے ہیں۔ یہ میر انیس کا شعر ہے۔ جتنا ہو سکے اِس شعر کو عام کرنا۔ یہ Public میں اتنا مشہور شعر نہیں ہے۔ بڑا سادہ سا شعر۔ کائنات کے وزن کا شعر ہے پہلے اِس کی تھوڑی سی تشریح سنو۔

پوری دنیا میں جب کوئی بندہ کسی سے کوئی ہمدردی کرتا ہے۔ لفظ ہمدردی ہے، افسوس نہیں۔ پہلا درجہ ہوتا ہے ہمدردی کا۔ اُس سے بڑا درجہ ہوتا ہے افسوس کا۔ آپ سڑک پر ہونے والے کسی بھی حادثے کی صورت میں ہمدردی ہی تو کرتے ہیں مگر ہر حادثے پر افسوس نہیں کرتے۔

کتنی زبانیں بولنے والے آپ سب تشریف فرما ہیں۔ کسی کے گھر میں پنجابی، کسی کے گھر میں سرائیکی اور کسی کے گھر میں اُردو۔ یہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ میں صرف اِن زبانوں کی نہیں بلکہ انگریزی، عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت اور چائینز میں اُن کو دیکھ کر پھر آپ کی خدمت میں کہہ رہا ہوں کہ ہمدردی کا پوری دنیا میں سب سے چھوٹا فقرہ، سب سے مختصر فقرہ یعنی جس سے چھوٹا فقرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر کسی کے ذہن میں اِس سے چھوٹا فقرہ ہو تو آپ بتا دیجئے گا۔ وہ مختصر ترین فقرہ یہ ہے۔ کیا ہوا؟

Presented by Ziaraat.Com

اِس سے چھوٹا فقرہ آغا خان کوئی نہیں ہے۔ فارسی میں بھی نہیں ہے۔

بندہ گزرتے گزرتے کسی سے پوچھے کہ کیا ہُوا؟ ہمسائے کے گھر سے رونے کی آواز آئی۔ بندہ آواز دے کر پوچھتا ہے کہ کیا ہُوا؟ اس سے بڑا فقرہ کوئی نہیں ہے۔ یہی سب سے چھوٹا فقرہ ہے کہ کیا ہُوا؟

اب سنتا میر انیس فرماتے ہیں:

حضرت امام حسین علیہ السلام آخری وقت میں اپنے آپؑ سے فرما رہے تھے۔

کیا عباسؑ شہید ہو گئے اور علی اکبرؑ جدا ہوئے۔

مولاؑ تمہیں دنیا کے کسی غم میں ہائے نہ کروائے اور غریب کا اُدھورا قصہ سن کر ہائے کہنے والوں کو حضرت امام حسینؑ کی ماں دنیا کے کسی غم میں نہ رُلائے۔ میرے بیٹے رونا نہ آئے تو نظریں جھکا لینا۔ شعر میں قیامت کا پڑھ رہا ہوں۔ ایک مصرعہ مَیں نے پڑھ لیا دوسرا فقرہ میں پڑھ رہا ہوں۔ آغا جی فرماتے ہیں:

عباسؑ شہید ہو گئے۔ کون کہہ رہا ہے؟ مولا حسینؑ کس سے کہہ رہے ہیں؟ اپنے آپ سے۔ اپنے آپ سے کب فرما رہے ہیں، جب آپؑ اکیلے رہ گئے تھے۔ کیا فرماتے ہیں؟

عباسؑ شہید ہو گئے اورِ علی اکبرؑ جدا ہوا
ہم سے کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کیا ہُوا؟

ہائے مَیں قربان میرا مولا! ہائے مَیں قربان میرا مولاؑ۔

عزادارو ــــــ!

غریب فرماتے ہیں: ؎

عباسؑ شہید ہو گئے اور علی اکبرؑ جدا ہوا
ہم سے کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کیا ہُوا؟

Presented by Ziaraat.Com

بھئی یہی وجہ ہے کہ غریب آخری سلام کرنے کے لیے آیا۔ اب یہ فقرہ مقتل میں نہیں ہے لیکن مَیں نے بزرگ ذاکرین سے سُنا ہے کہ جب حضرت امام حُسین علیہ السلام نے آخری سلام کیا تو حضرت زینب علیہا السلام دروازے پر تڑپ کر آ گئی۔

کہا: بھیا! ایک دفعہ اندر آ جائیں۔ بھیا! ایک دفعہ اندر آ جائیں۔ غریب زخمی حالت میں خیمہ میں آیا۔ حضرت زینب علیہا السلام نے سر کی چادر زمین پر بچھائی۔ آواز آئی: پہلے یہاں پر بیٹھ علی اکبرؑ کی فاتحہ پڑھ لے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تُو کہے مجھے کسی نے بیٹے کی طرف سے افسوس ہی نہیں کیا۔

ہائے میرا غریب مولاؑ! کائنات میں کوئی غریب سے غریب مر جائے۔

فقرہ میں پڑھنے لگا ہوں۔ دیکھنا میری طرف۔ رونا آ جائے تو ہائے کر لینا۔ ورنہ رونے والوں جیسی شکل بنا لینا۔

غریب سے غریب مر جائے۔ لوگ اس کے لیے فاتحہ پڑھتے ہیں۔ حسینؑ اُس غریب کا نام ہے جس کا سجادؑ اُس کے لیے ایسے نہیں کر سکا۔ ایسے وہ کرتا ہے، جس کے ہاتھ کھلے ہوئے ہوں۔ امام سجادؑ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں بیڑیاں اور گردن میں طوق ہیں۔

راویوں نے لکھا ہے کہ کوفہ کے بازار میں جب سر نیزوں پر جا رہے تھے۔ تو ایک جوان دوڑتا ہوا آیا۔ اِس کا نام مسلم ابنِ حبیب ابنِ مظاہر تھا۔ وہ حبیب کا بیٹا تھا اور اُس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔

پتھر دِل کا مَیں ذمہ دار نہیں۔ جس کا گوشت کا لوتھڑا ہے سینے کے اندر وہ ہائے ضرور کرے گا۔

مسلم نے تلوار نکالی۔ حبیب کا بیٹا ہوا میں تلوار لہراتا ہوا آیا۔ اُس بندے کو قتل کیا جس نے حبیب کا سر اٹھایا ہوا تھا۔ اُس سے نیزہ چھینا اور اپنے بوڑھے باپ کا

Presented by Ziaraat.Com

سر اُتارا۔ سر کو اپنے عمامہ سے صاف کر کے کہتا ہے: جن کے جوان بیٹے ہوں اُن کے باپ کا سر نوکِ نیزہ پر نہیں چڑھتا۔

خدا کی قسم! امام سجاد علیہ السلام ہتھکڑیوں میں کانپ گئے۔ مڑ کر کہا: بابا حسینؑ! مجھے معاف کرنا۔ چچا حبیب کا بیٹا اپنے باپ کا سر لے گیا ہے۔ مَیں کیا کروں۔۔۔ میرے ساتھ تو پھوپھی زینبؑ اور بہن سکینہؑ ہیں۔ (جزاك الله جزاك الله)

آواز آئی: جن کے جوان بیٹے زندہ ہوں، اُن کے بوڑھے باپ کا سر نوکِ نیزہ پر نہیں اُٹھتا۔

آواز آئی: بابا! مجھے معاف کرنا۔ حبیب کا بیٹا سر لے گیا اپنے باپ کا۔ میں کیا کروں۔ میرے ساتھ پھوپھی زینبؑ ہے، میرے ساتھ اُمِ کلثومؑ ہے میرے ساتھ رقیہؑ ہے۔ غریب دیکھتا رہا، ایسا یتیم ہے مولا سجادؑ کہ دیکھتا رہا اور لاش لٹتی رہی۔

۱۲۰ قبیلوں نے اکٹھے ہو کر امام حسینؑ کی لاش کو لوٹا ہے۔ یہ امام کی حدیث مَیں نے پڑھی ہے کہ ۳۶ ملکوں کی فوج نے اکٹھے ہو کر ایک غریب کو قتل کیا۔ تُو تھک جاتا ہے۔ تیرا پانچواں امامؑ جب جب انگوٹھی دیکھتا تھا تو روتا تھا۔

بندے پوچھتے تھے کہ مولاؑ! انگوٹھی دیکھ کر کیوں روتے ہو؟!

فرماتے تھے کہ میرے غریب دادا حسینؑ کے جسم پر اِس نگینے جتنی بھی جگہ نہیں تھی بلکہ تیروں میں تیر، نیزوں میں نیزے لگے ہوئے تھے۔ ہر شہید کے زخم مقتل کی کتب میں لکھے ہوئے ہیں سوائے مولا حسینؑ کے۔

کیوں کہ غریب کے زخم گنے نہیں جا سکتے تھے۔ زخموں میں زخم تھے، تیروں میں تیر لگے ہوئے تھے۔ نیزوں میں نیزے لگے ہوئے تھے۔

عزادارو!

ہمارے ملتان کے آگے قبلہ جانتے ہیں کہ ایک علاقہ ہے جہان پور۔ وہ پورا

Presented by Ziaraat.Com

گاؤں جو شیعہ ہوا تھا، وہ قبلہ خادم حسین شاہ چک ۳۸ کے ایک بند پر شیعہ ہوا تھا۔ ابھی بھی وہ گاؤں موجود ہے۔ کہیں اُس علاقے کے لوگ موجود ہوں تو اُن سے جا کر پوچھو کہ خادم حسین شاہ صاحب چک ۳۸ والے۔ انھوں نے ایک بند پڑھا تھا۔ مَیں نے خود مرحوم و مغفور قبلہ شاہ صاحب سے یہ واقعہ سُنا تھا۔ پورا علاقہ بھی سناتا ہے اور ہر بندے کو بھی پتہ ہے کہ انھوں نے بند پڑھا تھا۔۔۔۔ حضرت امام حسینؑ کی شہادت پر۔

ایک بندہ بار بار کہتا تھا: قبلہ! وَل پڑھو۔ قبلہ پھر پڑھتے تھے۔ وہ کہتا تھا: وَل پڑھو۔ آپ پھر پڑھتے تھے۔ اُس نے ۳۰ دفعہ بند پڑھوایا۔ وہ سجدے میں گر گیا اُس بندے کا بیٹا گیا اُس نے نبضوں پر ہاتھ رکھا، اُس نے باپ کو ایسے ہی اٹھایا اور منبر کے پاس آ کر کہا: شاہ صاحب! میرا باپ مر گیا ہے۔ بند پھر پڑھو۔

ایک دن اُس کی لاش یونہی پڑی رہی، آنکھوں سے آنسو نہیں رُکے مرنے والے کے۔ ایک ایک بندے کو بلا کر کہتے تھے: آؤ! شیعہ کی موت دیکھو۔ بندہ مر گیا ہے نبض رُک گئی ہے۔ دل کی دھڑکن ختم ہے مگر آنسو جاری ہیں اور غریب کربلا کو رو رہا ہے۔ وہ بند سنو گے قبلہ کون سا بند پڑھتے تھے اُس بند کا ترجمہ سنیئے وہ کہتے تھے:

ہر سجدہ بالکل ایسے ہے۔ سجدہ شکر ایسے کیوں ہے۔ خادم شاہ صاحب فرماتے تھے: یہ امام حسینؑ کے آخری سجدے کی یادگار ہے۔

عزادارو۔۔۔۔!

شمر لعین اتنے زور سے خنجر مارتا تھا۔۔۔۔ شرم کر کے کیوں ماتم کر رہے ہو۔ ہو شیعہ تو پھر ماتم کرتے ہوئے شرم کرے۔ اُس غریب کا ماتم کر جس کی بہنوں کے ہاتھوں کو رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا تاکہ غریب سیّدزادیاں بھائی کا ماتم نہ کر سکیں۔ یہ نماز میں سجدے گاہ رکھتے ہو سامنے۔ آغا جان اسے کیا کہتے ہیں۔ ''مہر تربت'' قبر حسینؑ کی مٹی۔ یہ کروڑوں سجدہ گاہیں امام حسینؑ کی قبر سے آئی ہیں کربلا سے۔ تو کہتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں یہ قبر حسینؑ کی مٹی ہے۔ کہاں سے، کربلا سے ۲۲ مربع میل۔ تو کیا اتنی غریب کی قبر ہے۔ کئی بندے سمجھے ہیں اور کئی نہیں سمجھے۔

الذی بدنہ سُحقان

''وہ غریب جس کا بدن گھوڑوں کی ٹاپوں سے کچلا گیا''۔

اب مجھے اُس بندے پر حیرت ہوگی جو ہائے نہیں کرے گا۔ اگر ہائے نہ کرسکیں تو سر جھکا لینا کیوں کہ غریب کے جسم کے ٹکڑے گھوڑوں کے سُموں کے ساتھ چلے جاتے تھے اور گھوڑے ۲۲ میل تک دَوڑتے چلے جاتے تھے۔ کوئی کالے برقع والی بی بی تھیں جو گھوڑوں کے ساتھ ساتھ دوڑتی تھیں اور گھوڑے کے سُموں سے گوشت کے ٹکڑے چُن چُن کر دوڑتی بھی جاتی تھیں اور چُنتی بھی جاتی تھیں۔ دوڑتی بھی جاتی تھیں، چُنتی بھی جاتی تھیں اور رو رو کر کہتی تھیں:

واغریبا، وامظلوما، واحُسیناً

پھر لاش پر لوٹ مار شروع ہوئی۔ خالد نامی ملعون لوٹ کرلے گیا۔ اسحاق ابن عصص بے غیرت نے عبا لوٹ لی۔ اس کا بھائی آیا، اُس کمینے نے قباء لوٹ لی۔ اسود شامی ملعون آیا اُس نے قمیص میں ہاتھ ڈالا۔ میں سیّد نہیں ہوں اگر کوئی سیّدزادہ اس واقع کو صحیح طریقے سے پڑھے تو پڑھے۔ مَیں تو کنیز کی اولاد ہوں جتنا پردہ ڈال سکا اُتنا پردے سے پڑھوں گا۔

ایک ذاکر اگلے دِن مجھ سے لڑ پڑا۔ کہا: جی آپ پردہ ڈال کر پڑھنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے کہا: جتنے مرضی پردے ڈال دوں یہ تو بتانا ہی پڑے گا کہ پانچ لاکھ شرابیوں کے مجمع میں حضرت زینب علیہا السلام بغیر چادر کے آئی ہے۔ اتنا پردہ بھی نہ ڈال کہ تیری آنے والی نسلوں کو ظلم کا پتہ ہی نہ چلے۔

ختم کردی مَیں نے مجلس۔ چھوڑ رہا ہوں منبر، میرے آخری فقرے سُنتا۔

Presented by Ziaraat.Com

اُس ظالم نے قمیص میں ہاتھ ڈالا۔ غریب کی کٹی ہوئی گردن سے آواز آئی۔ حیا کر میری لاش پر میری بہنوں نے آنا ہے۔ میں کائنات کا بڑا شریف ترین امام ہوں۔

ظالم نے قمیص کو لوٹ لیا۔ اگلا ملعون آیا جسے تم جمال کے نام سے جانتے ہو جب کہ مقتل کی کتابوں میں اس کا نام ہے بجدل ابنِ سلیم، اللہ لعنت کرے اس بے غیرت پر۔ ایک دفعہ لعنت بھیج دیں جتنے شیعہ بیٹھے ہیں باقی کوئی نہ بھیجے تو اُس کی اپنی مرضی۔ یہ غریب کی انگوٹھی لوٹ کر لے گیا۔

پُرانے عزادار بیٹھے ہو۔ کوثر شاہ جی! سادات سے پہلے معافی مانگتا ہوں۔

مَیں نے کہا: انگوٹھی لوٹ کر لے گیا۔ جو مومن ہیں انھیں پتہ چل گیا ہے کہ صرف انگوٹھی لوٹ کر نہیں لے گیا۔ تین دفعہ اس بے غیرت نے انگوٹھی اُتارنے کی کوشش کی۔ غریب کی انگلی سے انگوٹھی نہیں اُتری۔ پتا کر جو انگوٹھی پہنی جاتی ہے تو وہ اُتر بھی جاتی ہے۔ غریب کی انگوٹھی اُتری کیوں نہیں؟

عزادارو ــــ!

اتنے زخم تھے غریب کے ہاتھوں پر اور زخموں میں ورم تھا۔ ورم والی جگہ موٹی ہو جاتی ہے۔ کئی دفعہ اس بے غیرت نے اتارنے کی کوشش کی۔ غریب کے ہاتھ سے انگوٹھی نہیں اُتری۔ بی بیؑ مجھے معاف کرنا۔ میں تیرے بیٹے پر ہونے والا ظلم پڑھ رہا ہوں۔ اے فاطمہ زہراؑ تو تڑپ تو جائے گی۔ لیکن میں کیا کروں تیرے بیٹے پر ظلم ہوا ہی ایسا ہے۔ یہ ملعون دو پتھر اٹھا کر لے آیا۔ ایک پتھر پر امام حسین علیہ السلام کا ہاتھ رکھا۔ خنجر کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگلی پر رکھا، بے غیرت نے دوسرے ہاتھ سے ایسا وار کیا کہ انگلی بھی لے گیا اور انگوٹھی بھی لے گیا۔

حضرت زینب علیہا السلام بھائی کی لاش پر آ کر پوچھتی رہی۔

Presented by Ziaraat.Com

''بھائی! تیرا سر کہاں ہے؟''

''بھائی! تیرا لباس کہاں ہے؟''

''میرے بھائی تیری پانچویں انگلی کہاں گئی؟''

حضرت زینب علیہا السلام نے تین سوال کیے تھے۔ بھائی! تیرا سر کہاں ہے؟ تیرا لباس کہاں ہے؟ اور تیری انگوٹھی کہاں گئی؟

جواب میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایک ہی جواب دیا:

''بہن! زینبؑ! تُو یہ بتا کہ تیری چادر کہاں گئی؟''

تُو یہ بتا کہ تیری چادر کہاں گئی؟

بی بی نے فرمایا: شامِ غریباں شمر ملعون لوٹ کر لے گیا۔

امامؑ نے فرمایا: جو تیری چادر لے گیا، وہ ہی میرا سر لے گیا۔ غریب کربلا کو اپنے سر کا اتنا درد نہیں تھا جتنا بہن کی چادر کا زخم تھا۔

جس کا مجھے حکم دیا گیا تھا بس آخری دو منٹ میں وہ عرض کرتا ہوں۔

بڑا لمبا مضمون ہے، مختصر کرتا ہوں۔

غریب کا عمامہ!

دیکھیے! امامؑ کی وہ انگوٹھی نہیں لوٹی گئی جو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس تھی۔ امامؑ کی وہ تلوار نہیں لوٹی گئی جو امامت والی ذوالفقار تھی اور امامؑ کا وہ عمامہ بھی نہیں لوٹا گیا جو امامت والا عمامہ تھا وہ تو حضرت امام سجاد علیہ السلام کو بندھا دیا تھا۔

یہ نانے والا عمامہ تھا۔ حضرت علی اکبرؑ کی شہادت کے بعد اکبرؑ کے قاتلوں کو سمجھانے کے لیے یہ عمامہ پہن کر گئے تھے۔ اُسے لوٹا تھا مالک ابن بصر نے۔ اللہ اس کے عذاب میں اضافہ کرے۔ اس نے عمامہ لوٹا غریب کا۔

عزادارو ـــــ!

Presented by Ziaraat.Com

بارہ محرم کو قافلہ کوفہ پہنچا۔سارا دِن بہنیں چُپ کر کے دیکھتی رہیں یہ قبلہ احمد بخش بھٹی مرحوم کا جملہ ہے:

مقتول کی بہنیں چُپ کر کے دیکھتی رہیں اور قاتل انعام پر ناراض ہوتے رہے۔ کہتے تھے کہ ہماری محنت زیادہ ہے اور انعام تھوڑا ہے۔کوئی اتنی لوٹ مارتھی کہ اس عمامہ لوٹنے والے کی باری نہیں آئی۔

ابن زیاد ملعون کہتا ہے: میری شراب کا وقت ہوگیا ہے۔ اَب چلے جاؤ اور جو لوٹا ہوا مال ہے کل لے کر آنا۔ جتنا بڑا مال ہوگا، اتنا بڑا انعام دوں گا۔

یہ ملعون غریب کا عمامہ لے کر گھر آگیا اور صندوق میں عمامہ چھپا دیا۔

اَب مَیں جلدی کروں گا اس لیے کہ بہت زیادہ میں نے پڑھ لیا ہے، لہٰذا معافی چاہتا ہوں۔

غریب کا عمامہ اس نے صندوق میں چھپا دیا اور تھکا ہوا بے غیرت قاتل سو گیا۔ عمامہ کی خوشبو گھر میں پھیل گئی اور مومنہ بیوی کی آنکھ کھل گئی۔ رو کر کہتی ہے: کس کا گھر اُجاڑ کر آیا ہے؟

کمینہ سوئے ہوئے کہتا ہے: باغی تھا۔

جھڑک کر کہتی ہے: بکواس نہ کر یہ باغی تھا تو میرے گھر میں حضرت زہرا علیہا السلام بیٹھ کر کیوں رو رہی ہیں؟

اللہ تمہاری ہائے قبول کرے۔ زندہ باد ہو، نہ جھکنے والی قوم اور غریب کو رونے کا بہانہ ڈھونڈنے والی قوم۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی ماں تجھے دنیا کے کسی غم میں نہ رُلائے۔اے آقا زادی حضرت فاطمۃ الزہرہ علیہا السلام مجھ گنہگار کی بھی دُعا کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

لیجیے مَیں نے بات ختم کر دی۔ آواز آئی۔ فاطمہ الزہرا علیہا السلام امام حسینؑ کی ماں

Presented by Ziaraat.Com

میرے گھر میں۔ اِس کمینے کو خیال آیا شاید بتولؑ عمامہ واپس لینے آئی ہے۔ اس نے صندوق سے عمامہ نکالا اور یہ کہہ کر گھر سے چلا گیا کہ عمامہ میں نے لوٹا ہے، میں فاطمہؑ کو واپس نہیں کروں گا۔ اس لیے کہ میں کل دربار میں جا کر انعام لوں گا۔ انعام کے لالچ میں یہ بے غیرت کوفہ کے جنگل میں آ گیا۔

علمائے مقاتل لکھتے ہیں کہ دو سال تک عمامہ کو چھپا کر پھرتا رہا اور آخر پاگل ہو گیا تھا۔ جنگل میں آہٹ بھی ہوتی تھی تو کہتا تھا: میں عمامہ نہیں دوں گا۔ عمامہ میں نے لوٹا ہے انعام مجھے ملنا چاہیے۔ دو سال تک یہ غریب کا عمامہ کوفہ کے جنگل میں لے کر پھرتا رہا۔ دو سال کے بعد اس بے غیرت کی موت واقع ہو گئی۔ اس کے بعد ایک سال تک میرے اور آپ کے امامؑ کا عمامہ کوفہ کے جنگل میں بارش اور دھوپ میں پڑا رہا۔ تین سال کے بعد ایک حاجیوں کا قافلہ گزرا۔ ایک حاجی نے خوشبو سونگھی۔ قیمتی چیز سمجھ کر اپنے سامان میں رکھا۔ حاجی نے مکہ میں حج ادا کیا اور مدینہ زیارت کے لیے آیا۔ یہاں مدینے کے باڈر پر تیرا ۲۵ سال کا بیمار امامؑ اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر حاجی کے استقبال کے لیے کھڑا ہوا تھا۔

اُس نے حضرت امام سجاد علیہ السلام کو پہنچانا نہیں تھا۔ حضرت امام سجاد علیہ السلام اس کے قریب آئے۔ رو رو کر فرمایا: اے اللہ کے گھر کے حاجی! اگر تُو ناراض نہ ہو تو بغیر مزدوری کے تیرا سامان میں مزدور بن کر اٹھا لوں؟

اس نے سامان حضرت امام سجاد علیہ السلام کو دے دیا۔ امام سجاد علیہ السلام نے مزدور بن کر حاجی کا سامان اُٹھایا۔

کبھی غریب آنکھوں سے لگاتا ہے، کبھی غریب سینے سے لگاتا ہے، کبھی غریب چہرے پر ملتا ہے قبر محمدؐ کے حاجی کو شک پڑ گیا تو حضرت امام سجاد علیہ السلام کا ہاتھ حضرت محمدؐ کی قبر پر رکھ کر کہتا ہے کہ جلدی بتا! میرے سامان میں تیرا کیا ہے؟ آواز

Presented by Ziaraat.Com

آئی: میری پوری کائنات۔

ابی عبداللہ کا عمامہ اور میں حسینؑ کا یتیم ہوں۔ وہ جو تُو نے جنگل سے اُٹھایا ہے، وہ میرے غریب باباؑ کا عمامہ ہے۔ تین سال کے بعد حضرت امام سجاد علیہ السلام کے پاس عمامہ آیا۔ ہم پنجاب کے لوگ ہیں قبلہ! جب یتیم کو پگڑی باندھتے ہیں ناں باپ والی اور وہ آتا ہے اپنی ماں بہن کے پاس تو گھر میں کہرام برپا ہو جاتا ہے۔ تین سال بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کا عمامہ اٹھا کر حضرت امام سجاد علیہ السلام نے حویلی میں قدم رکھا۔ حضرت اصغرؑ کی ماں نے دھوپ چھوڑی۔ حضرت زینبؑ نے مصلّٰی چھوڑا۔ کوئی بی بیؑ حجرے سے نکلی اور حضرت امام حسینؑ کے گھر میں ماتم شروع ہوا۔ بیبیاں قریب آئیں۔ حضرت زینبؑ نے بھائی کی خوشبو سونگھی۔

عزادارو ــــــ!

اب میری طرف دیکھنا جس نے زندگی میں ماتم نہیں کیا۔ حضرت زینبؑ نے تین سال بعد عمامہ کو کھولا سر کا تازہ خون عمامہ میں سے نکلا اور تیروں کے سوراخ...... ماتم کر حسینؑ کے مذہب میں جائز ہے۔ تلواروں سے پھٹا ہوا عمامہ۔ تیروں کے سوراخوں والا عمامہ۔ حضرت زینبؑ نے عمامہ ہاتھ میں اٹھایا۔ سیدھی قبر محمدؐ پر آئی۔ قبر نبیؐ پر عمامے کو کھولا۔ رسولؐ کی قبر میں زلزلہ آیا۔ آواز آئی: زینبؑ! اٹھا لے میں برداشت نہیں کر سکتا۔

رو کر کہتی ہے: واہ نانا! مرد ہو کر تین سال بعد عمامہ برداشت نہیں ہو سکا اور مَیں مستور ہو کر ستر قدم پر سر پر قرآن رکھ کر قاتل کے آگے منتیں کرتی رہی۔

نہ مار۔ میری ماں نے چکیاں پیس پیس کر پالا ہے اور میرا بھائی بے جرم و بے خطا ہے حسینؑ مظلوم کو نہ مارو۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

Presented by Ziaraat.Com

دوسری مجلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ..... (سورۂ مائدہ: آیت ۳)

"آج تو کفّار تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے......"

سامعین گرامی قدر!

خداوند عالم مخدومۂ عالمیانؑ کی عزّت اور عظمت کے صدقہ میں اِس جلیل القدر عبادت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ تمام سامعین کو، بانیان کو اور عزادارانِ امام حُسین علیہ السلام کو والدۂ حسنینؑ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

پوری کائنات میں جہاں پر کہیں بھی عزاداری مظلوم کربلاؑ ہو رہی ہے۔ کریم خالق، کریم خاندان کا صدقہ سارے عزاداروں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں غدیر کے موقع پر اعلانِ ولایتِ علیؑ کے بعد پیغمبرؐ اسلام سے ارشاد فرمایا ہے:

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ.....

"آج تو کافر تمھارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے"......

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں!

یہ وہ عنوان ہے جس پر ایک طالب علم کی حیثیت سے مَیں آپ سے اس عشرۂ محرم میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ "آج کافر تیرے دین سے مایوس ہو گئے"۔

قبلہ مایوس وہ ہوتا ہے جس کے منصوبوں پر پانی پھر جائے ـــــ (نعرۂ حیدری)

Presented by Ziaraat.Com

میں اب سب سے پہلے قرآن ہی سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس آیت میں اللہ کافر کسے کہہ رہا ہے؟ اس آیت میں کافر سے مراد کہ خدا کس کو کافر کہنا چاہتا ہے۔ اس لئے کافر وہ نہیں ہوتا، جسے دیوار پر کافر لکھ دیا جائے۔ کافر وہ ہوتا ہے جسے قرآن کافر لکھ دے۔ دیوار والا کافر مِٹ سکتا ہے مگر قرآن والا کافر نہیں مِٹ سکتا۔

اللہ نے قرآنِ مجید کے اندر دو مقام پر لفظ کافر استعمال کیا۔ پہلے اُس موقع پر جب جنگِ اُحد کے اندر لوگ پیغمبر اِسلام کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو اُس وقت قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۳۲)

"کہہ دو خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرو پھر اگر یہ لوگ سرتابی کریں تو خدا کافروں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا"۔

قُلْ۔ اے حبیبؐ! اِن سے کہہ دے: اَطِيْعُوا اللّٰهَ، "اللہ کی اطاعت کرو"۔ وَالرَّسُوْلَ، "اور رسولؐ کی اطاعت کرو"۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا، "جس نے بھی تجھے پیٹھ دکھائی"۔ اب ہمیں کیا پتہ کہ کون چھوڑ کر بھاگا تھا___ (نعرۂ حیدری)

سامعین گرامی قدر!

کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ قرآن سے باہر کوئی بات نہ پڑھوں۔ اس لیے مَیں یہ روایت نہیں پڑھوں گا کہ کون بھاگا تھا اور کون نہیں بھاگا تھا۔ جو بھی بھاگا ہوگا وہ اَزروئے قرآن کافر ہے۔

میدان ہے غدیر کا___ بندہ وہ ہے جو حاجی ہے اور حاجی کے بارے میں تو میرے جیسا مسلمان کا شک بھی نہیں کرسکتا کہ یہ کافر ہوگا لیکن یہ طے ہے کہ حاجی ہے، نمازی ہے اور پیغمبرؐ اسلام کے ساتھ ہے۔ پیغمبرؐ اسلام نے حضرت علیؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

ولایت کا اعلان کیا۔

قریب آ کر کہتا ہے: تُو نے نماز پڑھائی ہم نے پڑھی۔ تو نے روزہ رکھوایا، ہم نے رکھا۔ تُو نے حج کروائی، ہم نے کی۔ اب یہ جو علیؑ کی ولایت کا اعلان کیا ہے کیا یہ تیری طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟

حضورؐ نے فرمایا: میں اُس وقت تک کلام نہیں کرتا جب تک رحمٰن کا فرمان نہ آجائے۔ اِدھر اُس کے دِل میں بُغضِ علیؑ کی آگ جلی۔ اُوپر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہتا ہے: پروردگار! اگر محمدؐ سچا ہے کہ علیؑ کو تُو نے ولی بنایا ہے تو آسمان سے مجھ پر عذاب نازل فرما۔

اگر علیؑ کو تُو نے ولی بنایا ہے تو عذاب بھیج ــــ پس! اس کا یہ کہنا تھا کہا آسمان سے پتھر آیا۔ پتھر اس کے سَر پر لگا اور اس کے دو ٹکڑے کرتا ہُوا اس کی سواری سے نکل گیا۔

قرآن کہتا ہے:

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ.....

"جب کسی سائل نے وہ عذاب طلب کیا جو کافروں کے لیے ہوتا ہے"۔ (سورۂ معارج: آیت ۱، ۲)

میں ہاتھ جوڑ کر پوچھتا ہوں: خدایا! نماز تو پڑھتا ہے پھر بھی کافر ہے۔ روزہ رکھتا ہے پھر بھی کافر ہے۔ حج کر کے آیا ہے پھر بھی کافر ہے۔ آواز آئی: کافر ہوتا ہی وہی ہے جو منکرِ ولایتِ علیؑ ہو ــــ (نعرۂ حیدری)

کافر وہی ہوتا ہے جو منکرِ ولایتِ علیؑ ہو۔ اور علیؑ کی ولایت کے منکر کو نمازیں کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ علیؑ کی ولایت کے منکر کو روزہ کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

اب یہاں پر ایک اختلاف ہے۔ بندے کہتے ہیں: فلاں بندہ بڑا مومن ہے۔ دلیل کیا ہے؟ جی! نماز پڑھتا ہے کیوں کہ نماز ضروری ہے اور اس کا انکار کفر

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ لیکن مَیں کہتا ہوں کہ نماز پڑھنا دلیلِ ایمان نہیں۔ اب چونکہ مَیں قرآن سے عرض کروں گا تو سمجھانا بھی مجھ پر واجب ہے۔

یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

''اے ایمان والو! نماز پڑھو''۔

توجہ دو سارے صاحبان!

ایمان۔۔۔ دیکھیں سادہ سا ترجمہ ہے اور یہ ترجمہ بچے کو بھی یاد ہے۔ یہ آیت بڑی مشہور ہے۔۔۔ ''ایمان والو! نماز پڑھو''۔ ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ ایمان والو حج پر جاؤ۔ ایمان والو زکوٰۃ دو۔ پتا چلا کہ ایمان اور ہے۔ آیت نے بتایا بھی کہ ایمان اور ہے۔ اگر ایمان ہو تو نماز پڑھنی چاہیے۔ ایمان ہو تو روزہ رکھنا چاہیے۔ اب آیئے دوسری آیت پڑھتا ہوں اور اِس آیت پر توجہ لازمی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے''۔

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ۔ ''نماز کے قریب مت جانا''۔

وَاَنْتُمْ سُکَارٰی..... ''جب تم نشے کی حالت میں ہو''۔ (سورۂ نسا: آیت ۴۳)

اس آیت میں تین فقرے ہیں اور تینوں کو ایک دفعہ پھر سُن لے: ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے، نماز کے قریب مت جانا، جب تم نشے کی حالت میں ہو''۔

اللہ مومن بھی کہہ رہا ہے اور نشئی بھی کہہ رہا ہے۔ مَیں نے آیت ہی تو پڑھی ہے کوئی روایت تو نہیں پڑھی۔

ایمان والو!

ایمان والو! نماز کے قریب مت جانا جب تم نشے کی حالت میں ہو۔ پتا چلا کہ ایمان نشے سے نہیں جاتا۔ اگر چلا جاتا تو خُدا کہتا تم نشئی ہو۔ تم بے ایمان ہو خبردار نماز

Presented by Ziaraat.Com

نہ پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے بھی کہا ہے اور نماز سے بھی روکا ہے کہ اُس وقت تک جب تم نشے کی حالت میں ہو۔ نشئی بھی کہا۔ اب یہ ایمان کیا ہے؟ یہ نماز پڑھنے سے نہیں آتا اور نشے سے جاتا نہیں ــــــ (نعرۂ حیدری)

توجہ ہے ناں!

اگر نشے سے ایمان چلا جاتا تو بابا کی گنجائش نہ ہوتی۔ اب ایمان ہے کیا۔ مجسم ایمان ہے ذاتِ علیؑ۔ کیونکہ پیغمبر اسلام نے خندق کے روز جب میرا مولا غرور کے ساتھ چلا اور کچھ لوگوں کو جلن سی محسوس ہوئی۔ حضرت علیؑ چلے اور دشمن جلے۔ انھوں نے رسولِ خداؐ سے آ کر کہا:

یارسولؐ اللہ! علیؑ بڑے غرور سے چل رہا ہے۔

پیغمبرؐ نے فرمایا: خاموش! اللہ نے غرور خلق ہی آج کے دِن کے لیے کیا ہے۔

اور پھر فرمایا: یہ علیؑ نہیں جا رہا۔

بَرَزَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ اِلَی الْکُفْرِ کُلِّہٖ

''کُلِ ایمان کُلِ کفر کے مقابلے پر جا رہا ہے''۔

مَیں تھوڑا پڑھا لکھا طالب علم ہوں۔ مگر کوئی مجھ سے پوچھتا کہ کُلِ کفر کون ہے تو میں کہتا شیطان۔ لیکن اللہ اسے نہیں مانتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (سورۂ صٓ: آیت ۷۴)

''وہ تو کافروں میں سے ایک کافر تھا''۔

شیطان ہو کر صرف کافر کیوں؟ اس لیے کہ جو آدمؑ کے مقابلہ میں آئے، وہ صرف کافر ہوتا ہے اور جو علیؑ کے مقابلہ میں آئے وہ کُلِ کفر ہوتا ہے۔

شیطان صرف حضرت آدمؑ کے مقابلہ میں آیا۔ وہ بڑا نمازی تھا۔ تھا نہیں بلکہ

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ پڑھنے والی نماز ابھی بھی شیطان نے نہیں چھوڑی۔ کوئی کائنات کا مولوی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اب شیطان نماز نہیں پڑھتا۔ اسی لیے تو ہم مسلمان مصلّٰی نہیں چھوڑتے۔

بھائی! جو بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ تصدیق کریں گے کہ یہ تھوڑی سی مصلّٰی کی Side ایسے کیوں کرتے ہو کہ شیطان نہ پڑھ لے۔ اتنا بے چین ہے نمازوں کے لیے شیطان۔

حضرت آدم علیہ السلام کے سجدے کا انکار شیطان کی پہلی غلطی تھی اور بے شک! اللہ غفور و رحیم ہے وہ چاہتا تو معاف کر دیتا۔ اگر شیطان یہ کہہ دیتا کہ معبود! پہلی غلطی ہے معاف کر دے کیوں کہ تُو غفور اور رحیم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر میں نے اسے معاف کر دیا تو یہ قانون بن جائے گا اور بندے کہیں گے کہ اُسے بھی تو معاف کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قانون بناؤں گا۔ جب اللہ تعالیٰ صفی اللہ کے منکر کی عبادت قبول نہیں کرتا تو پھر علیؑ ولی اللہ کے منکر کی عبادت کیسے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

جو حضرت علیؑ کی ولایت کا منکر ہو، مَیں اُس کی عبادت کیسے قبول ہوگی۔ تو فرمایا: کُلِ ایمان جا رہا ہے۔ یہ اکلوتی جنگ ہے جس میں میرے بادشاہ سواری پر سوار ہو کر نہیں گئے۔ ہر جنگ میں گھوڑے پر سوار ہو کر گئے مگر اِس جنگ میں پیدل۔

کیونکہ ابھی نبیؐ نے اشارہ کرنا تھا کہ وہ کُلِ ایمان جا رہا ہے تو اُن لوگوں نے علیؑ کو چھوڑ دینا تھا میرا بادشاہ علیؑ پیدل چلا۔ یہ الگ بات ہے کہ جو پتھر مولا علیؑ کے قدموں سے مَس ہوتا تھا، وہ دُرِ نجف بنتا جا رہا تھا۔ کُلِ ایمان ہے ذاتِ علیؑ۔

پھر اگلا فقرہ کتنا خوب صورت فرمایا: کیونکہ بندوں کو چونکنے کی عادت ہے کہتے ہیں: کون جا رہا ہے؟

پیغمبرِ اسلامؐ نے حدیث تبدیل کی اور فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

بَرَزَ الْاِسْلَامُ کُلُّهٗ اِلَی الْکُفْرِ کُلِّہٖ

''کُل اسلام جارہا ہے، کُل کفر کی طرف''۔

کسی اور نے پوچھا: جی! کون جارہا ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

''کُل دین، کُل شرک کی طرف جارہا ہے''۔

اب ایک دفعہ پھر سُن لو۔ ایک ہے علیؑ اور ہے کیا۔ کُلِ ایمان، کُلِ اسلام اور کُلِ دین اِن چھوٹے بچوں کو کُل سمجھا دیتا ہوں۔

کُل کا مطلب ہے سو پرسنٹ۔ کُل کا مطلب ہے سو میں سے سو، کُل کا مطلب ہے سولہ آنے، کُل اسلام ۱۰۰ پرسنٹ، ۱۰۰ فی صد دینِ علیؑ ۱۰۰ فی صد نہیں ورنہ لوگ کہہ دیتے: ہم اُس سے دین نہ لیں گے۔ ہم اُس سے اسلام نہ لیں گے۔ ہم اُس سے ایمان نہ لیں گے۔

رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: سارا دین علیؑ، سارا ایمان علیؑ اور سارا اسلام علیؑ۔

جو ایک علیؑ کو مانے تو وہ مومن بھی ہے اور مسلمان بھی ہے اور وہ دین دار بھی ہے۔ جو ایک علیؑ کو چھوڑ دے تو وہ منافق بھی ہے، کافر بھی ہے اور وہ مشرک بھی ہے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

اسی لیے سامعینِ کرام!

دین، اسلام اور ایمان علیؑ ہے۔ ہم پاگل نہیں جو گالیاں بھی کھائیں، اور پھر بھی علیؑ کو نہ چھوڑیں۔ دنیا میں لوگ ظاہری نقصان دیکھ کر پارٹی بدل لیتے ہیں مگر ہم نے علیؑ کا دروازہ نہ چھوڑا کیونکہ باپ کو چھوڑنا آسان ہے مگر علیؑ کو چھوڑنا مشکل ہے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

ان دو حدیثوں کو یاد رکھنا۔ یعقوب ابنِ یحیٰی ابن میثم تمار پانچویں امامؑ کے

Presented by Ziaraat.Com

پاس آیا اور عرض کیا: مولا! مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔

مولاؑ نے فرمایا: اے یعقوب! علیؑ کے دوست سے دوستی رکھنا چاہے وہ تمھارے باپ کا قاتل ہی کیوں نہ ہو۔

یہ صرف دو روایتیں نہیں بلکہ اصلی شیعیت ہے۔علیؑ کے دوست سے دوستی رکھنا چاہے وہ تمھارے باپ کا قاتل ہی کیوں نہ ہو۔

اے یعقوب! علیؑ کے دُشمن سے دُشمنی رکھنا چاہے وہ تیرا باپ ہی کیوں نہ ہو۔

اب اگلا فقرہ سن لیں۔امامؑ فرماتے ہیں:

علیؑ کے دوست سے دوستی رکھنا چاہے وہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو اور علیؑ کے دُشمن سے دُشمنی رکھنا چاہے وہ عبادت گزار ہی کیوں نہ ہو"۔

آٹھویں امام سے پوچھا گیا: مولا! سب سے بڑی نیکی کون سی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: علیؑ کی محبت۔

اُس نے کہا: سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: علیؑ کا بُغض۔

سب سے بڑی نیکی علیؑ سے محبت اور سب سے بڑا گناہ علیؑ سے بُغض۔ مجمع ہے پیغمبرؐ ہے۔ اعلان ولایت ہوا۔ پسینے میں پیغمبر شرابور ہوئے۔ چار گھنٹے سلگتی ہوئی دوپہر میں تقریر کی۔ حضرت علیؑ کی ولایت کو بیان کیا۔۔۔ سر سے لے کر پاؤں تک حضرت مصطفیٰؐ کو پسینہ آیا۔ شریعت کا حکم ہے کہ مزدور کی اُجرت پسینہ خشک ہو جانے سے پہلے دو۔

ابھی ولایت کے مزدور نے منبر نہ چھوڑا تھا کہ جبرئیلؑ مزدوری لے کر آ گیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

"آج دین مکمل ہو گیا"۔

Presented by Ziaraat.Com

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ

''اور آج نعمتیں تمام ہوگئی''۔

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۂ مائدہ: آیت ۳)

''آج میں دین اسلام سے راضی ہوگیا''۔

دین مکمل ہوگیا، نعمتیں تمام ہوگئیں اور اللہ راضی ہوگیا۔ لیکن آج کافر تیرے دین سے مایوس ہوگیا۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

یہ کافر کہاں سے آیا۔ غدیر میں تو کوئی کافر تھا ہی نہیں۔ ڈیڑھ لاکھ فرزندانِ توحید ہیں۔ یہ آج تک اخبار میں چھپتا آیا ہے کہ پچیس لاکھ فرزندانِ توحید نے بیعت اللہ کا حج ادا کیا۔

مجھے ایک نصیری ملا شام میں۔ اُس نے کہا: جس کے گھر کے چکر لگا کر تم توحید کے فرزند بن جاتے ہو۔ یہ بتاؤ کہ جو اندر آیا ہے وہ کون ہے؟

اور پھر اللہ فرماتا ہے:

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

''نہ میں کسی کا باپ ہوں، نہ کسی کا بیٹا''۔

پھر یہ بتائیں کہ توحید کے فرزند کہاں سے آگئے؟

بھئی! جو لم یلد کے پچیس لاکھ بیٹے بنا دیتے ہوں، وہ نبیؐ کی چار بیٹیاں بنالیں تو انھیں کیا فرق پڑتا ہے۔

معزز سامعین!

دین مکمل، نعمتیں تمام اور اللہ راضی ہے۔ اب آیئے اس سے پہلے ایک آیت ہے اُس سے پوچھتے ہیں: کیا وہاں پر کافر تھے جو مایوس ہوئے؟

يَآاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط

Presented by Ziaraat.Com

۲۱ مارچ ۶۳۲ عیسوی جمعرات کا دن مکہ کا بائی پاس چوک، حاجیوں کو واپسی کی جلدی، پیغمبرؐ کو رسالت بچانے کی مجبوری، لق و دق صحرا، راستوں میں اسلام کی منزل کا تعین اور دوپہر کی دھوپ میں اسلام کے سائے کا بندوبست۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''پہنچا دے وہ حکم جو تیرے رب کی طرف سے نازل ہوا''۔

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ

''اور اگر تُو نے یہ نہ پہنچایا تو تُو نے میری رسالت کا کوئی کام نہیں کیا''۔

آگے آواز آئی:

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (سورۂ مائدہ: آیت ۶۷)

''خدا تمھیں لوگوں کے خطرے سے محفوظ رکھے گا''۔

یہ خطرہ کہاں سے آ گیا؟ مرحب بھی مارا گیا اور ابوجہل بھی مارا گیا۔

اللہ فرماتا ہے: خطرہ موجود ہے۔ دنیا کا کوئی بھی ملک خطرہ قبول نہیں کرتا۔ یہ انٹرنیشنل پالیسی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا ملک ہو، وہاں پر ۲۰ ہزار بندے خدانخواستہ مرجائیں تو وہ خبروں میں بتاتے ہیں یہ یہ ہوگیا، وہ ہوگیا۔ خدانخواستہ بم پھٹ جاتا ہے اور سیلاب آجاتا ہے تو کہتے ہیں: اتنے لاکھ اتنے ہزار بندے مارے گئے اور پھر وہ کہتے ہیں: situation is under control ''صورتِ حال قابو میں ہے''۔

اگر وہ کہیں کہ صورتِ حال قابو میں نہیں ہے تو پھر اُنہیں حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ پھر وہ حکومت کسی اور کو دیں جو صورتِ حال کو کنٹرول کرے۔ غریب سے غریب ملک بھی خطرہ نہیں مانتا۔

علیٰ کل شئی قدیر نے فرمایا: غدیر میں خطرہ موجود ہے۔ بدر میں تو نہیں تھا۔ فرمایا: خطرہ ہے۔ پھر ساتھ ہی فرماتا ہے: میں بچاؤں گا۔ خطرے تو اِس سے پہلے بھی آئے تھے۔ ہجرت کی رات رسولِ خدا نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

علیؑ خطرہ ہے میرے بستر پر سو جاؤ۔ خطرے میں تو آئی ہوئی نیند بھی اُڑ جاتی ہے۔ اگر یہاں پر میں یہ اعلان کروں، مثال کے طور پر کہ خدانخواستہ حضرات لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے اُس میں بم پھٹے گا۔ شرکتِ فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ اب سوچو کہ حضرت علیؑ کتنے بہادر ہیں پہلے نبیؐ نے بتایا کہ خطرہ ہے۔ پہلے فرمایا: خطرہ ہے۔ پھر فرمایا: سو جاؤ۔ مولا علیؑ نے پلٹ کر ایک ہی فقرہ عرض کیا: کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی؟

شاہ جی! علامہ اظہر حسن زیدی اعلی اللہ مقامہٗ کا فقرہ پڑھتا ہوں، اس فقرے پر ہزاروں تقریریں قربان۔ زیدی صاحب فرماتے تھے کہ جب مولا علیؑ نے پوچھا: میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی تو پیغمبرؐ اسلام نے مسکرا کر فرمایا:

ہاں! اگر تم رسولؐ بن کر سو جاؤ تو۔

حضرت علیؑ نے چہرے پر چادر نہیں ڈالی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس رات علیؑ کے چہرے کو نبیؐ کا چہرہ بنا دیا۔

علامہ ہندی لکھتے ہیں: اِس روایت سے کسی کو تکلیف ہو تو اس کے لیے ایک ہی جواب کافی ہے کہ جو علیؑ اللہ کا چہرہ ہو سکتا ہے وہ رسولؐ کا چہرہ کیوں نہیں ہو سکتا؟ ___ (نعرۂ حیدری)

کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی۔ پوری زندگی میں امیرالمومنینؑ کے الفاظ رسولؐ اللہ کے سامنے کیا، کیوں، کب، کیسے اگر، مگر، چونکہ اور چنانچہ کے لفظ ملتے ہی نہیں۔

ایک باپ کے چار بیٹے ہوں اور وہ ایک ہی کو کام کہتا رہے تو وہ بھی بول پڑے گا کہ یہ باقی آپ کے بیٹے نہیں ہیں جو سارے کام مَیں نے ہی کرنے ہیں۔ ساری زندگی مولا علیؑ نے کیا، کیوں، کب، کیسے، اگر، مگر، چونکہ اور چنانچہ جیسے

Presented by Ziaraat.Com

الفاظ نہیں کہے۔ بس ایک ہجرت کی رات فرمایا:

کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی؟ مَیں نے اپنے بادشاہ سے پوچھا، شہنشاہِ معظم سے پوچھا، امام المتقین سے پوچھا: یا علیؑ کیوں پوچھا؟ فرمایا: پوچھا تھوڑا ہے تمھیں سمجھا رہا تھا کہ ہجرت کی رات محمدؐ کی جان کو خطرہ تھا۔ جان سونے والے نے بچائی ہے رونے والے نے نہیں۔

خطرہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے: مَیں اللہ نے ہجرت کی رات نہیں کہا تھا کہ مَیں بچاؤں گا اور غدیر میں کہتا ہے کہ مَیں بچاؤں گا۔ بتایئے کہ وہ کون سے خطرناک لوگ تھے جن سے ولایتِ علیؑ کے اعلان کو خطرہ تھا؟

نہ مجمع میں مرحب تھا نہ مجمع میں عنتر، نہ مجمع میں عمرابنِ عبدود، نہ ابوجہل اور نہ ہی ابولہب تھا۔ وہ اللہ جس نے کبھی نہیں فرمایا کہ خطرہ ہے اُس نے فرمایا: خطرہ ہے مَیں بچاؤں گا۔

پتا چلا کہ جب رسالت کو خطرہ ہو تو علیؑ بچاتا ہے اور جب ولایت کو خطرہ ہو تو رحمٰن بچاتا ہے۔ اللہ خود محافظ ہے علیؑ کی ولایت بیان کرنے والے کا کیونکہ وہی حفاظت والا ہے ــــ اُس غدیر کی دُشمنی کا نام ہے کربلا۔

ذکرِ مصائب: مدینہ سے تیاری، فاطمہ صغریٰؑ اور علی اصغرؑ کی جدائی

آج تھوڑا تاخیر سے حاضر ہوا ہوں۔ زندگی رہی تو کل بروقت آؤں گا۔ مائیں اپنے بچوں کو لے کر مٹی پر اس لیے بیٹھنا شروع ہوگئیں ہیں کہ تطہیر کی پلیاں جنگلوں کا سفر کرتی رہیں۔ بزرگ ذاکرین کے فقرہ سے آغازِ مصائب کرتا ہوں۔ بزرگ ذاکرین فرماتے تھے:

قرآن سوالی بن کر حضرت امام حسین علیہ السلام کے دروازہ پر آیا: آقا! لوگ میری

Presented by Ziaraat.Com

زبریں لوٹنا چاہتے ہیں؟ غریب کی آواز آئی: فکر نہ کر۔ تیری زبریں بچانے کے لیے میں عباسؑ کے بازو دوں گا۔

اللہ آپ کی ہائے قبول کرے!

قرآن عرض کرتا ہے: مولا! میری زیریں لوٹنا چاہتے ہیں؟ سید کی آواز آئی: فکر نہ کر تیری زیریں بچانے کے لیے میں زیرِ خنجر سجدہ دوں گا۔

غیرت مندوں! قرآن کا تیسرا سوال نہیں، بہنوں کے حصہ کا بین ہے۔

قرآن دیکھ کر کہتا ہے: مولا! لوگ میرا غلاف لوٹنا چاہتے ہیں؟ اس موقع پر سید شبیرؑ چپ کر گیا۔ ہمشیرہ بول پڑی۔ رو کر فرمایا:

نہ گھبرا۔ تیرا غلاف بچانے کے لیے زینبؑ اپنی چادر دے دے گی۔

کوئی مضمون ایسا نہیں، کوئی لفظ ایسا نہیں، تاریخ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو آپ نے نہ سنا ہو۔ میری کوشش ہوگی۔ اگرچہ میں ایک بے تاثیر چھوٹا سا امام کا ذاکر اور طالب علم ہوں۔ کوشش کروں گا کہ میں کچھ ایسے فقرے عرض کروں جو عام طور پر ان بچوں کے ذہن میں محفوظ رہیں اور بزرگ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

عزادارو!

حضرت امام حُسین علیہ السلام نے مدینہ چھوڑا! نہیں بلکہ غریب سے مدینہ چھڑوایا گیا ہے۔ قاتل مدینے آگئے تھے۔ کوئی انگوروں میں زہر لے کر پھر رہا تھا تو کوئی شربت میں زہر ملا کر حضرت امام حُسین علیہ السلام کو ڈھونڈ رہا تھا۔ آواز آئی: قاتل چھپ جائیں گے۔ اے مدینہ خدا حافظ۔ وطن ہر شریف کو بڑا پیارا ہوتا ہے جو پردیس جاتے ہیں انھیں وطن کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی تو مدینہ سے بڑی نسبتیں تھیں۔ نانا کی قبر، اور ماں کی قبر اور بھائی کا مزار۔ دوسری محبت حضرت امام حُسین علیہ السلام کو خانہ کعبہ سے تھی۔ پچیس حج حضرت امام حسینؑ نے پیدل کیے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

پچیس حج ہیں امام حسینؑ ابنِ علیؑ کے اور سارے پیدل۔ جسے حج سے اتنا پیار تھا، وہ عین آٹھ ذی الحج کو کعبہ سے رخصت ہوا جب کہ ساری دنیا کعبہ میں آ رہی تھی۔ وہاں پر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ جب امام حسینؑ مدینہ سے چلے تو ہمیں پتہ نہیں چلا۔ تو کیا مکہ میں بھی کوئی نہ تھا جو پوچھتا رسولؐ کے بیٹے سے کہ مولاؑ! دنیا تو آج حج کرنے آ رہی ہے، آپؑ کہاں جا رہے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے گھر تُو سلامت رہ، تیری حرمت پر آنچ نہیں آنے دوں گا۔ یہاں سے بھی امام حسینؑ نے مکّہ چھوڑا نہیں بلکہ چھڑوایا گیا۔ کیونکہ شیعو! تمہارے مولاؑ کے قاتل احرام کی حالت میں خنجر چھپائے ہوئے حرم میں داخل ہو گئے تھے۔ اِن دشمنانِ خدا کی یہ کوشش تھی کہ طواف کرتے ہوئے رسولؐ کے بیٹے کو خنجر مار کر قتل کر دیں گے۔ کوئی پوچھے گا کہ کس نے مارا؟ تو ہم کہیں گے کہ پتہ نہیں کون تھا۔ اتنے رش میں مارا گیا حسینؑ۔

عزادارو!

غریب نے کعبہ چھوڑ دیا۔ آج صبح صبح مجھے ایک نوحہ یاد آیا۔ بچپن میں ہم پڑھتے تھے۔ اُس میں ہی فقرہ ہے جو میں سنانا چاہتا ہوں۔

؎ شبیرؑ تیری غربت کی قسم

کون کہہ رہا ہے بہن کہہ رہی ہے۔

شبیرؑ تیری غربت کی قسم
میں لاش تیری دفنا دیتی
کوثر کے تجھے چھینٹے دیتی
زم زم سے تجھے نہلا دیتی

اگلا فقرہ سننا۔ وہ شیعہ کون ہے جو اگلا فقرہ سُنے اور ہائے نہ کرے۔ شاعر کہتا

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ بی بی زینبؑ رو کر کہتی ہے:

اچھا ہی کیا بھائی کہ کعبے سے نکل آئے ہو تم

ورنہ یہ امت خیموں کے بدلے کعبے کا غلاف جلا دیتی

اللہ آپ کو اِس غم کے سوا کائنات کے کسی غم میں نہ رُلائے۔

امام حسین ابن علی علیہما السلام کے چار حرم ہیں۔ حضرت امام حسینؑ کی پانچ بیٹیاں ہیں کربلا میں، اور پانچ بہنیں ہیں غریب کی۔ کوئی غلط نہیں کہتا جو پڑھتا ہے اُس کی تحقیق ہوتی ہے۔ مَیں پوری ذمہ داری سے یہ فقرہ عرض کرتا ہوں۔ جو زوار موجود ہیں انھیں یہ فقرے سننے کے بعد تحقیق کی ضرورت نہیں۔

گردونواح کے شریف اور غیرت مند عزادارو!

حضرت صغریٰؑ کا سگا بھائی کوئی نہ تھا ماں کی طرف سے، اکیلی بیٹی اپنی ماں کی۔ اِن کی ماں کا نام ہے، اُمِ ولد۔ حضرت علی اکبرؑ کی ماں کی طرف سے کوئی سگی بہن نہیں تھی۔

حضرت علی اکبرؑ کی والدہ کا نام ہے جناب لیلیٰؑ۔ لیلیٰؑ سے جنابِ امام حسینؑ کی کوئی بیٹی نہیں اور اُمِ ولد سے کوئی بیٹا نہیں۔ جتنی اولادیں تھی مظلوم کی وہ ساری تقسیم تھی۔ مثلاً جناب سجادؑ اور فاطمہ کبریٰؑ یہ حصے کے بہن اور بھائی تھے۔ سکینہؑ اور علی اصغرؑ یہ حصے کے بہن اور بھائی تھے۔ جناب صغریٰؑ اور علی اکبرؑ یہ حصے کے بہن اور بھائی تھے۔ جنابِ صغریٰؑ جس وقت دنیا میں تشریف لائیں۔

۵۳ ہجری کے اندر مدینہ شہر میں تو دس دِن کے بعد ماں دنیا سے چلی گئی۔ پھر اسے پالنا شروع کیا بی بی زینب عالیہؑ نے۔ عالیہ بی بی کی گود میں حسینؑ کی بیٹی فاطمہ صغریٰؑ۔ غریب ہر نماز کے بعد فاطمہ صغریٰؑ کے پاس آتا۔

حکم مشیت کے مطابق حسین ابن علی علیہما السلام کی جنابِ ربابؑ سے شادی ہوئی۔

Presented by Ziaraat.Com

ملکہ تھی جناب رباب آئی سیدوں کے دروازے پر۔ عرب کے دستور کے مطابق کنڈی پکڑ کر کھڑی ہو گئیں تو آواز دے کر زینب عالیہ نے فرمایا:

آپ دارین کے بادشاہ کے گھر آئی ہیں، پورے گھر میں سے جو چیز تجھے پسند آئے تو وہ زینب دینے کے لیے تیار ہے۔

عزادارو!

بی بی رباب نے سیدوں کے سارے گھر کو دیکھا۔ دیکھتے دیکھتے جناب رباب کی نظریں جھولے پر رُکیں۔ آواز دے کر کہتی ہیں: لجپال کریم کی بیٹی! صغریٰ مجھے دے دیں۔ (جزاک اللہ)

حضرت زینب عالیہ نے بسم اللہ پڑھ کر صغریٰ کو اُٹھایا۔ اٹھا کر جناب رباب کی جھولی میں رکھ دیا۔ اور فرمایا:

خیال کرنا اللہ جب آپ کو اپنی اَولاد دے دے تو صغریٰ کا خیال نہ بھولانا۔ چار سال گزرے اللہ نے جناب رباب کو بیٹی عطا فرمائی اُس بیٹی کا نام ہے جناب سکینہ۔

پھر ایک جھولی میں امام حسین کی دو بیٹیاں پلنے لگیں۔ ایک زانو پر جناب صغریٰ اور دوسرے پر جناب سکینہ۔ جب کبھی علیحدہ موقع ملتا تو اُس وقت بی بی رباب جناب سکینہ کو سمجھاتی کہ سکینہ! صغریٰ کے سامنے کبھی اونچا نہ بولنا کیوں کہ تُو تہذیب کے خاندان کی پروردہ ہے۔ اِس لیے سمجھا رہی ہوں کہ تم دونوں بہنیں ہو۔

سکینہ حیران ہو کر پوچھتی ہے: کیوں اماں؟ ہے تو میرے بابا کی بیٹی۔ کھیل کود میں آ کر بات زبان سے نکل ہی جاتی ہے؟

جناب رباب منہ چوم کر فرماتی ہیں: وہ یتیم ہے اُس کی ماں دنیا میں نہیں اور یتیموں کے دِل بڑے نازک ہوتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

عزادارو!

کیا جنابِ سکینہؑ کے دِل میں یہ سبق بیٹھ گیا ہوگا کہ یتیموں کے ساتھ اونچی آواز میں نہیں بولنا چاہیے۔بس یہ سبق ملا۔ آ گیا ۲۷ رجب کا دِن۔ شریف قبیلہ کے سامان باندھنے شروع ہوئے۔ ہر وقت جنابِ ربابؑ کے پیچھے پیچھے چلتی رہی جنابِ صغریٰؑ۔آگے آگے جنابِ ربابؑ پیچھے جنابِ صغریٰؑ۔اماں مجھے ضرور ساتھ لے کر جانا۔ اماں میں گھر میں اکیلی نہیں رہ سکتی، مجھے اپنے ساتھ لے جانا۔ جب حضرت عباسؑ نے فہرست میں نام نہ لکھا تو جنابِ ربابؑ سے آ کر لپٹ گئی اور کہا: میری ماں تو تُو ہے مجھے اکیلا نہ چھوڑنا۔

میر انیس نے دو لائنیں لکھی ہیں۔ ان کا ثواب میر انیس کی روح کو پہنچے۔ میر انیس کہتے ہیں کہ رو رو کر امام حسینؑ سے کہتی ہیں:

؎ میں یہ نہیں کہتی ہوں اماری میں جگہ دو
بابا! مجھے فِضّہؑ کی سواری میں بٹھا دو

بابا! مجھے اصغر کی کنیز بنا کر اپنے ساتھ لے جائیں۔ بابا! مجھے علی اصغرؑ کی کنیز بنا کر اپنے ساتھ لے جائیں۔

عزادارانِ امام مظلوم!

آخر جنابِ ربابؑ کے پاس آئی۔ بی بی ربابؑ کے پاس آنے کے بعد علی اصغرؑ کو اٹھا لیا، علیحدہ لے جا کر کہتی ہیں: علی اصغرؑ! چھوٹے بھائی تو مان ہوتے ہیں۔ دیکھ! مجھے سارا گھر چھوڑ کر جا رہا ہے تُو اللہ کا ولی ہے، تُو باب الحوائج ہے۔ منت کرتی ہوں۔ سارے جائیں تو جائیں تو نہ جانا۔ اصغرؑ نے لفظ سنے۔ اٹھارہ دِن کا ہے علی اصغرؑ۔ اٹھارہ دِن کے اصغرؑ نے اپنے بازو جنابِ صغریٰؑ کے گلے میں ڈالے۔ روتی ہوئی سیدزادی چُپ کر گئی۔ پتہ نہیں کہ لفظ سمجھ آیا کہ نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

روتی ہوئی سیّدزادی چپ کرگئی۔ حضرت ربابؑ قریب آئی اور فرمایا: صغریٰؑ! اصغرؑ مجھے دے دے۔

عرض کیا: اماں آتا ہے تو لے جائیں؟

ربابؑ نے ہاتھ پھیلائے۔ علی اصغرؑ نے منہ صغریٰؑ کی طرف کیا۔ پتہ نہیں کتنی خوش ہوگی غریب کی بیٹی۔ اصغرؑ کو چوم چوم کر کہتی ہے: میرا اکبرؑ بھی تُو، میرا قاسمؑ بھی تُو، میرا عونؑ بھی تُو، مَیں تیری بڑی خدمت کروں گی۔

جنابِ ربابؑ نے اٹھانا چاہا نہیں آیا۔ جنابِ لیلیٰؑ نے اٹھانا چاہا نہیں آیا۔ آخر حضرت شبیرؑ کو اطلاع ملی کہ مولاؑ! اصغرؑ نہیں آرہا؟

غریب قریب آیا، آواز دے کر فرمایا:

اصغرؑ، اصغرؑ، میری کان میں ایک بات سن لے۔ پھر جیسے تیرا دل کرے ویسے کرنا۔ شبیرؑ جھکے۔ امام حسینؑ نے علی اصغرؑ کے کان میں کوئی فقرہ کہا۔ علی اصغرؑ نے جنابِ صغریٰؑ کو چھوڑ دیا اور امام حسینؑ کی طرف آیا۔

جنابِ صغریٰؑ رو کر کہتی ہے: بابا! بے شک لے جائیں لیکن اتنا بتادیں کہ آپؑ نے میرے بھائی کے کان میں کیا کہا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

بس یہی کہا ہے کہ اچھا اصغرؑ! تُو مدینہ میں رہ جا جہاں پر مَیں اتنے تیر کھاؤں گا، تیرے حصے والا تیر بھی حسینؑ اپنی گردن پر برداشت کرے گا۔

رو کر کہتا ہے: نہ بابا! تیرا ایک زخم بھی ....

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

Presented by Ziaraat.Com

تیسری مجلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (سورہ مائدہ: آیت ۳)

''آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے دین اسلام کو پسند کیا''۔

(صلوٰۃ)

معزز سامعین گرامی!

خداوند عالم مخدومۂ عالمیانؑ کی عزت وعظمت کے صدقہ میں اِن جلیل القدر عبادتوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ پوری کائنات میں جہاں کہیں بھی مظلوم کی عزاداری برپا ہے آلِ محمدؐ کا کریم خالق ہر عزادار کی حفاظت فرمائے۔

مَیں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ غدیر ایک دِن ہے بلکہ غدیر ہی وہ دِن ہے جو منفرد حیثیت کا حامل ہے اس لیے کہ اسلام تو پہلے ہی مخصوص راتوں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ جو اسلام راتوں سے بھرا پڑا ہے مثلاً: معراج کب ہوئی؟ رات کو۔ ہجرت کب ہوئی؟ رات کو۔ لیلۃ القدر کب ہوئی؟ رات کو۔

اس دن میں جو روشنی کا سبب ہے وہ یومِ غدیر ہے اگر خالی یوم ہوتا تو بھی منکرینِ ولایت کے لیے فرار ہونے کی گنجائش تھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

''اَلْیَوْمَ'' یوم سے پہلے ال لگا دیا تا کہ کسی کو بھاگنے کا موقع نہ ملے۔ تا کہ کسی کے لیے فرار ہونے کی گنجائش نہ ہو۔ پھر فرمایا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ.....

''آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا''۔

مَیں نے عرض کیا تھا: یہ زمانہ اتنا اہم ہے عقیدہ کے تحفظ کے لحاظ سے کہ اگر ہم اپنا عقیدہ بچا گئے تو کم از کم اگلی نسلوں تک عقیدۂ ولایت پہنچ جائے گا۔ اگر زندگی پیاری ہو تب بھی موت ہے اور زندگی پیاری نہ ہو تب بھی موت ہے۔ ہم سے پہلے والے نہیں رہے تو یقیناً ہم نے بھی نہیں رہنا۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ آنے والی نسلوں تک حضرت علیؑ کی ولایت پہنچا دِی جائے۔

میرا سوال یہ ہے: دین اٹھارہ ذی الحجہ کے دن کامل ہوا، اکمل ہوا یعنی مکمل ہوا۔ دین میں پہلے کیا نہیں تھا کہ جو یہ مکمل نہیں تھا۔ کیا چیز تھی اور وہ کون سی چیز تھی جو اس میں پہلے نہیں تھی اور اب اُس کے آنے سے دین مکمل ہو گیا۔

نماز، وہ تو دو ہجری سے تھی۔ پیغمبرؐ پڑھا رہے تھے اور پڑھنے والے پڑھ رہے تھے۔ روزہ وہ تو دو ہجری میں فرض ہوا اور اگر کوئی کہے کہ حج، وہ تو رسول پڑھ کر آ گئے۔ نماز تھی، دین مکمل نہیں تھا۔ روزہ تھا، دین مکمل نہیں تھا۔ حج تھی، دین مکمل نہیں تھا۔ ساری عبادتوں کے ہونے کے باوجود وہ ایک کون سی ضروری چیز تھی جس کے بغیر دین مکمل نہیں تھا؟ اُس چیز کا نام ہے: ''ولایت علی ابنِ طالب علیہ السلام''۔ (نعرۂ حیدری)

محبانِ آلِ محمدؐ! توجہ فرمائیں!

اِس سے پہلے مسلمان نماز پڑھتے تھے، اِس سے پہلے مسلمان روزہ رکھتے تھے، اس سے پہلے مسلمان حج کرتے تھے، اِس سے پہلے ۸۲ جہاد ہو چکے تھے۔ ۸۲ مرتبہ میرا نبیؐ میدان میں آ چکا تھا۔ زکوٰۃ بھی تھی، جہاد بھی تھا، سب کچھ تھا لیکن

Presented by Ziaraat.Com

دین ناقص کیوں تھا؟

کامل کی ضد ہے ناقص۔ اگر میں کہوں کہ دن ہے تو اِس کا صاف مطلب ہے کہ رات نہیں ہے اور اگر اللہ تعالیٰ فرمائے کہ آج مکمل ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے ناقص تھا۔ نماز دین نہیں ہے۔ دین کا جزو ہے۔ اور دین کُل جس چیز کا نام ہے وہ ہے جس کے بغیر محمدؐ کا دین مکمل نہیں ہوتا تو اُس کی ولایت کے بغیر تیری نماز کیسے مکمل ہوتی ہے۔ دین تو مکمل ہوتا نہیں ___ (نعرۂ حیدری)

اور اگلا لفظ فرمایا:

اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ

''آج میری نعمت تمام ہوگئی''۔

یہ نعمت کیا ہے؟ مسلمانوں نے نعمت کے پانچ ترجمہ کیے ہیں۔ نعمت سے مُراد یہ ہے ___ پہلے نعمت کی اہمیت سُن لو کہ نعمت کی اہمیت کیا ہے؟ نعمت کی اہمیت یہ ہے کہ قیامت کا جو دِن ہے۔ جو Day of justice ہے جو مشکل ترین دِن ہے۔ جس دن ذرّے ذرّے کا حساب ہوگا، اُس کا ایجنڈا کیا ہے؟ اللہ کیا پوچھنا چاہتا ہے؟ پہاڑ روئی کی طرح اُڑتے ہوں گے۔ زمین میں زلزلے آئیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ سمندر پانی اُگل دیں گے۔ سورج سوا نیزے پر آجائے گا اور زمین تانبے کی طرح لال ہو جائے گی۔ اِتنی طاقت کسے دکھا رہا ہے؟

یا اللہ! ہماری اوقات کیا ہے تو علیٰ کل شیءٍ قدیر ہے کوئی مانے تب بھی ہے اور کوئی نہ مانے تب بھی ہے۔ ایک کمزور سی مخلوق کو اتنے زلزلے۔ بندے قبروں سے نکل آئیں گے، زلزلے آجائیں گے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو ہم کیا ہیں وجہ کیا ہے؟

جواب آیا:

Presented by Ziaraat.Com

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (سورۂ تکاثر: آیت ۸)
''پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور باز پُرس کی جائے گی''۔

مَیں اتنا جلال اِس لیے دکھارہاہوں کہ مَیں نے تم سے نعمت کے بارے میں پوچھنا ہے۔

تم سے جو سوال کرنا ہے اس کا نام ہے نعمت۔ اب مولویوں کو فکر پڑ گئی کہ جلدی جلدی نعمت کا ترجمہ بدلو۔ انھوں نے نعمت کا پہلا ترجمہ کیا: روٹی۔ کیا اللہ قیامت والے دِن زلزلے بھیج کر، پہاڑوں کو ہَوا میں اڑا کر، ساروں کو مجمع میں جمع کر کے پوچھے گا کہ کتنی روٹی کھائی تھی؟ جو توقع بخیل انسان سے بھی نہیں وہ کریم خالق سے کیسے؟

اِس گئے گزرے زمانے میں اگر کوئی بخیل بھی ہو تو وہ بھی روٹی کھلا کر حساب نہیں مانگتا۔ ابھی حالات ایسے نہیں ہوئے کہ کوئی بندہ کہے کہ مَیں نے فلاں بندے کو روٹی کھلائی تھی وہ مجھے روٹی کا حساب دے؟

بخیل بندے تو ایسا کرتے نہیں، کریم ہو کر اللہ ایسا کیسے کرے گا۔ حالانکہ رزق اُس کی ذمہ داری ہے۔ یہ جو رزق ہے اس کا اُس نے ذمہ اُٹھایا ہے۔ دوست کو بھی کھلاتا ہے اور دُشمن کو بھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! بڑا اکڑتا ہے فرعون۔ دو دن اس کی روٹی بند کرا سے پتہ چلے کہ رب تُو ہے یا یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَیں اللہ ہونا کیسے بھول جاؤں۔ اگر اُسے یہ یاد نہیں کہ وہ بندہ ہے تو مَیں یہ کیسے بھول جاؤں کہ مَیں اللہ ہوں۔ مَیں نے تو ذمہ اُٹھایا ہے کہ جو اگر سانس لیتا ہے اور جو زندہ ہے اُس کا رزق میں پہنچاؤں گا۔ کوئی اتنا وعدے کا پکا ہے،

Presented by Ziaraat.Com

بندہ مرنے والا ہو ہسپتال پہنچ جائے گا۔ منہ سے نہ کھا سکے گا تو وہ ناک کے ذریعہ بھی رزق پہنچاتا ہے کیونکہ اُس کا وعدہ جو ہے کہ میں رزق پہنچاؤں گا۔

اب رزق ہے خدا کی ذمہ داری۔ اب جو اس کی ذمہ داری ہے اس پر پوچھ گچھ کیسی۔ اُس نے دُشمنوں کو بھی دیا اور دوستوں کو بھی کھلاتا ہے۔ کئی بندے کہتے ہیں کہ مولا علیؑ کے اُن لوگوں سے جن کا مَیں نام نہیں لینا چاہتا، بڑے اچھے تعلقات تھے، شیر و شکر تھے۔

دلیل کیا دیتے ہیں: جی! مولا علیؑ اُن کو مسئلہ بتا کر انھیں ہلاکت سے بچاتے تھے، اگر مولا علیؑ کے اُن سے اچھے تعلقات نہ ہوتے تو مولا علیؑ انھیں مسئلہ بتا کر ہلاکت سے کیوں بچاتے؟ مَیں نے کہا: اِس کا مطلب ہے فرعون کے بھی اللہ سے اچھے تعلقات تھے۔۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

اگر اچھے تعلقات نہ ہوتے تو وہ فرعون کو رزق کیوں کھلاتا؟ اُس نے فرعون جیسے دُشمنوں کو بھی رزق دیا۔

کہنے لگے: نہیں جناب! فرعون اور اللہ کے اچھے تعلقات ہونے کی یہ دلیل نہیں ہے اللہ فرعون کو رزق دیتا تھا اُس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ''رب العالمین'' ہے۔ علیؑ بھی مسائل کا حل بتاتے تھے کیونکہ ''علیؑ مشکل کشائے کائنات'' ہیں۔۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

معلوم ہوا کہ نعمت سے مُراد رزق نہیں۔

مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیلؒ اِن بزرگوں کا ذکر اس لیے کرتا ہوں کہ یہ انہی راستوں پر تھے جو ولایت کے راستے تھے۔ ان کا نام اِس لیے زندہ رہنا چاہیے تا کہ ولایت زندہ رہے۔ یہ آلِ محمدؐ کے مُہر یافتہ لوگ تھے۔

مولانا محمد اسماعیل کا ڈیرہ غازی خان میں ایک مولوی سے مناظرہ ہوا۔ مولوی کو مناظرہ کرتے کرتے بھوک لگی۔ اُس نے مولی کھائی۔ مولی کھا کر مولوی نے ڈکار

Presented by Ziaraat.Com

مارا۔ ساتھ ہی مولوی نے کہا: "الحمد للہ"۔

اسماعیل نے فرمایا: الحمد للہ کیوں کہا؟

اُس نے کہا: جی! نعمت ہے۔

اسماعیل صاحب نے کہا: "فٹے موںہہ تیرا! مولی کو نعمت مانتا ہے اور مولا کو نعمت نہیں مانتا"۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

ان کے نزدیک مولی نعمت ہے مگر مولاؑ نعمت نہیں۔ مسلمانوں کے پاس نعمت کا دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ "بیٹا" نعمت ہے۔ اِس کے لیے انھوں نے ایک فقرہ بھی بنایا ہوا ہے: جی! بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت۔ اگر بیٹا نعمت ہے تو کافروں کے بیٹے کیوں ہیں؟ یہ بات تب سمجھ میں آئے گی، جب میں ایک مشہور آیت جسے سارے یاد رکھیں گے، پڑھوں گا۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ..... (سورۂ فاتحہ: آیت ۶-۷)

"تُو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ، اُن کی راہ جنہیں تُو نے اپنی نعمت عطا کی ہے......"

اُن کے راستے پر چلا جنہیں تُو نے نعمت عطا فرمائی ہے۔ بیٹے تو ابولہب کے بھی تھے۔ پھر تم اللہ سے ابولہب کا راستہ مانگ رہے ہو۔ بھئی! اِس آیت نے مشکل کشائی کر دی، اب مجھے تشریح کی ضرورت نہیں۔ میں بہت جلدی سفر کر رہا ہوں۔

اکثر نے کہا: نعمت سے مُراد حکومت ہے۔ اِس لیے بادشاہوں کو والی نعمت کہتے ہیں کہ نعمت حکومت ہے۔ پھر فرعون کے پاس بھی حکومت تھی۔ تم نے کہا: اُن کے راستے پر چلا جنہیں تُو نے نعمت عطا کی۔ اگر نعمت حکومت ہے تو کیا تُو نے فرعون کا راستہ مانگا؟ دو خوبیاں تھیں اس ملعون فرعون کے اندر۔ ایک تو اِس کے دروازہ پر

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا اور یہ جس کے دروازے پر لکھا ہُوا ہو، اس گھر پر رحمت ہی رحمت ہوتی ہے۔

دوسرا اس نے ہرن کا شکار کیا تھا۔ پانچویں امامؑ فرماتے ہیں: اُس نے ہرن کا شکار کیا اور ہرن کے بچے کو پکڑ کر چلا۔ پیچھے ہرنی دوڑی گھوڑے کے ساتھ ساتھ۔ اِس نے ہرنی کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اِسے رحم آ گیا اور اِس نے اُس بچے کو چھوڑ دیا۔ امامؑ فرماتے ہیں: اِس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے اِسے تین سو سال حکومت عطا کی"۔

توجہ ہے!

(ایک مل کر صلوٰۃ پڑھ لیں بلند آواز میں)

اس رحمدلی کے بدلہ میں خداوند کریم نے اسے تین سو سال تک حکومت عطا فرمائی اور بادشاہ بن کر رہا فرعون۔ طاقت کے بل بوتے پر دعویٰ کیا کہ میں اللہ ہوں۔

فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی (سورۂ نزعت: آیت ۲۴)

"کہنے لگا: مَیں تم لوگوں کا سب سے بڑا پروردگار ہوں"۔

فرعون نے کہا: میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں میری اطاعت کرو۔ دربار بھرا ہوا ہے فرعون آیا اور تخت پر بیٹھا۔ اُس نے اپنے اللہ ہونے کا اعلان کیا۔ سامنے شیطان آ گیا۔ شیطان کو دیکھ کر فرعون نے پوچھا: تُو کون ہے؟

شیطان کہتا ہے: اللہ تجھ پر لعنت کرے اگر تُو اللہ ہوتا تو تجھے میرا پتہ نہ ہوتا کہ میں کون ہوں۔ سب سے مشہور شخصیت ہی مَیں ہوں اور تُو مجھے پہچانتا بھی نہیں۔

پتا چلا نعمت حکومت نہیں، نعمت دولت نہیں اور نعمت صحت نہیں۔ بندے کہتے ہیں کہ تندرستی ہزار نعمت ہے تو پھر جو بیماری میں ہے وہ عافیت میں نہیں۔ پھر مریضوں کا حساب نہیں ہوگا۔ قیامت کا دِن اس نے مقرر کیا ہے تانبے کی طرح زمین سرخ ہو گی، سوا نیزے پر سورج آئے گا اور پہاڑ روئی کی طرح اُڑیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

قرآن کہتا ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ (سورۂ غاشیہ: آیت ۲)

''اس دن بہت سے چہرے ذلیل و رسوا ہوں گے''۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عزت والوں کی گردنیں جھکی ہوئی ہوں گی اور حساب لینا ہے مَیں نے نعمت کا۔ نہ بیٹوں کا حساب ہے، نہ صحت کا حساب ہے، نہ حکومت کا حساب ہے اور نہ ہی دولت کا حساب ہے۔ نعمت ہے کیا؟

قدیر کے حکم سے غدیر کے منبر پر حضرت محمد مصطفیٰؐ نے مولا علیؑ کا بازو پکڑ کر ہَوا میں بلند کر کے ولایت علی علیہ السلام کا اعلان کیا۔

یہاں پر جبرئیلؑ نعرے مارتا ہوا آیا:

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

''اور (آج) تم پر اپنی نعمت پوری کر دی''۔۔۔(نعرۂ حیدری)

آج نعمت تمام ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کا دن اس لیے مقرر کیا ہے تا کہ لوگوں سے حضرت علیؑ کی ولایت کا حساب لے۔ اس لیے علی ولی اللہ، اختیاری مضمون نہیں ہے۔ کچھ بندوں نے پھر منافقت کی بغیر کسی خوف کے۔ سب سے بڑا خوف تو موت کا ہوتا ہے۔ جب موت ہی نہیں تو پھر کوئی خوف نہیں۔ انھوں نے کہا: پڑھ لو تو ٹھیک ہے اور نہ پڑھو تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مَیں نے پوچھا ایک عالم دین سے: پڑھ لیں تو ٹھیک ہے؟ اُنہوں نے کہا ہاں جی! مَیں نے کہا: یہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ کوئی آیت اور کوئی حدیث جس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ پڑھ لیں تو ٹھیک ہے اور نہ پڑھیں تو کوئی حرج نہیں؟

مَیں نے کہا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي

Presented by Ziaraat.Com

الْاَمْرِ مِنْكُمْ (سورہ نساء: آیت ۵۹)

''اے ایمان دارو! خدا کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور جو تم میں صاحبانِ حکومت ہوں اُن کی اطاعت کرو''۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ : لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ : مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ : عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

مَیں نے کہا: مولوی صاحب! سر پر قرآن رکھ کر بتائیں کہ یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ پہلی دو واجب ہیں اور تیسری اختیار ہے۔ جو تقسیم اللہ نے کی ہے اس کا اِنکار کر کے تُو جہنمی ہو کر کیوں مرتا ہے۔

مولا علیؑ بے نیاز کا بے نیاز نمائندہ ہے اور یہ میرا عقیدہ ہے۔ اسی پر زندہ ہوں اور اسی پر مرنا چاہتا ہوں۔ پوری کائنات کے مشرک لاالہ الا اللہ نہ پڑھیں اللہ کی توحید پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سارے زمانے کے کافر ''محمد رسول اللہ'' نہ پڑھیں۔ حضرت محمدؐ کی نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑھتا۔ اگر آوارہ ماؤں کی نجس اولادیں علی ولی اللہ نہ پڑھیں تو مولا علیؑ کی ولایت پر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا ـــــ (نعرۂ حیدری)

سیّدہ کونینؑ آپ پر راضی ہوں!

کل مَیں نے آپ کی خدمت میں قرآن سے کافروں کی لسٹ دکھائی تھی کہ اللہ نے کس کس کو کافر کہا ہے۔ اُس میں ایک کو اللہ نے کافر کہا تھا وہ ہے حارث ابنِ نعمانِ فہری۔ نمازی کافر، روزے دار کافر اور حاجی کافر نماز کے باوجود کافر کیوں؟ اس لیے کہ مولا علیؑ کی ولایت نہ تھی۔ حاجی ہونے کے باوجود کافر کیوں؟ اس لیے کہ مولا علیؑ کی ولایت نہ تھی۔ اس سے آگے خود سمجھتے چلے جائیں۔

ساری صفتیں موجود ہیں مگر قرآن کہتا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ

''جب کسی سائل نے وہ عذاب طلب کیا جو کافروں کے لیے ہوتا ہے''۔(سورۂ معارج: آیت ۱،۲)

اُس نے کیا کہا؟ اُس نے کہا: خدایا اگر علیؑ کی ولایت کا اعلان تُو نے کروایا ہے اور اِس معاملہ میں محمدؐ سچا ہے تو مجھ پر عذاب نازل فرما؟

بڑی توجہ سے سننا!

جان بچانا واجب ہے۔ اگر حضرت علیؑ کی ولایت مستحب ہوتی تو حضرت محمدؐ نے صحابی کو مرنے کیوں دیا؟ حضورؐ فرما دیتے: نہ مر، اِدھر مَر اگر پڑھ لے تب بھی ٹھیک ہے نہیں پڑھے گا تو تب بھی ٹھیک ہے۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: مرتا ہے تو مَر، علیؑ کی ولایت سے معافی ممکن نہیں۔علی ولی اللہ سے معافی ممکن نہیں۔قرآن کی قسم کھا کر کہتا ہوں: یہ تو پھر غیر تھا حضرت علیؑ کی ماں کو ولایت کی معافی نہیں۔

حضرت علیؑ بارہ اماموں میں واحد امام ہیں جو اپنے باپ کے بھی امام ہیں اور اپنی ماں کے بھی امام ہیں۔ باقی کوئی امام اپنے باپ کا امام نہیں۔ امام حسنؑ، حسینؑ کا امام ہے، علیؑ کا امام نہیں۔ امام سجادؑ باقرؑ کا امام ہے، حسینؑ کا امام نہیں۔ حضرت علیؑ، حسینؑ کا بھی امام اور حضرت ابوطالبؑ کا بھی امام اور حضرت فاطمہ بنتِ اسد علیہا السلام کا بھی امامؑ۔حضرت فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کے لیے تو رسولِ خدا نے مکّہ کی گلیوں میں اور مدینے کی گلیوں میں بار بار فرمایا: میری ماں مَر گئی۔

پھر پیغمبرؐ اسلام نے کدال لینے والوں سے کدال لی اور قبر کھودی۔ حضرت فاطمہ بنت اسد علیہا السلام سے پہلے خود قبر میں لیٹے۔ تین دفعہ ہاتھ مارا اور فرمایا: ھوشیار! میری ماں آرہی ہے۔ ھوشیار! میری ماں آرہی ہے۔ پھر بنتِ اسدؑ کو لٹایا قبر کو بند کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

حضورؐ قبر پر بیٹھ گئے اور قبر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ابنک، ابنک، ابنک۔

ابنک کا کیا مطلب؟ تیرا بیٹا!...... تیرا بیٹا!...... تیرا بیٹا!

صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ہوا؟

آپؐ نے فرمایا: فرشتے آئے تھے میری ماں کی قبر میں۔ انھوں نے پوچھا: تیرا اللہ کون ہے؟ تیرا رب کون ہے؟ کہا: اللہ جلّ جلالہ"

تیرا نبی کون ہے؟ ہنس کر فرمایا: میرا بھتیجا۔

اب فرشتوں نے پوچھا: تیرا امام کون ہے؟

علیؑ کی ماں چُپ کر گئی۔ چُپ اس لیے کر گئی۔ اصلی وجہ سُنیے۔ مولویوں نے لکھا ہے کہ علیؑ کی ماں شرما گئی۔

بھئی! شرمائی نہیں بلکہ علیؑ کی ماں سوچ میں پڑ گئی کہ اپنے بیٹے کا کون سا لقب فرشتوں کو بتاؤں۔ اسد اللہ کہوں، عین اللہ کہوں، ید اللہ کہوں، وجہ اللہ کہوں، محمدؐ کا داماد کہوں یا تمہارا اُستاد کہوں، محمدؐ کا داماد کہوں یا تمہارا اُستاد کہوں۔

پیغمبرِؐ اسلام نے فرمایا: علیؑ کی یہ شان تھوڑی ہے کہ تجھ جیسی ماں کا بیٹا ہے، تیرے جیسی ماں اُس کی ماں ہے۔

تو سوال علیؑ کی ماں کو بھی معاف نہیں۔ لفظ بدلتا ہوں، فقرہ بدلتا ہوں، جو فقرہ اس وقت میرے ذہن میں آیا ہے وہی پڑھتا ہوں۔ علیؑ ہے امیرالمومنینؑ۔ جب ولایت کا سوال مومنوں کی ماؤں کو معاف نہیں کیونکہ اگر اللہ امیرالمومنینؑ کی ماں سے پوچھ رہا ہے تو پھر مومنوں کی ماں سے بھی فرشتے پوچھیں گے کہ بتا تیرا امام کون ہے؟ ___ (نعرۂ حیدری)

اِسے کہتے ہیں تلقین۔ زندگی رہی تو پھر کسی مجلس میں آپ کو تلقین کی مکمل تفصیل بتاؤں گا۔ یہ کسی اور مذہب کے پاس نہیں، صرف مذہبِ اہلِ بیتؑ کے پاس ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ہم تلقین پڑھتے ہیں، کیوں پڑھتے ہیں یہ کل عرض کروں گا۔ تلقین تین جگہ پر پڑھنی بہت ضروری ہے۔

① جان نکل رہی ہو تو تلقین پڑھو۔

② قبر میں لٹا چکو تو کندھے پکڑ کر تلقین پڑھو۔

③ تدفین ہونے کے بعد جب تعویذِ قبر بند ہو جائے اور بندے چلے جائیں تو قبر پر ایک بندہ باقی رہے۔ جو قبر کے سرانے بیٹھ کر تلقین پڑھے۔ رہنا تو چاہیے قریبی رشتہ دار کو لیکن اکثر مولوی پھنستا ہے۔

ٹھیک ہے نا___!

حق تو یہ ہے کہ بیٹا پڑھے یا بھائی پڑھے۔ یہ رشتے اِسی لیے ہوتے ہیں لیکن وہ اگر کسی کو اپنا وکیل مقرر کر دیں تو ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ پڑھ دے۔ ہمارے دوسرے بھائی قبر پر اذان دیتے ہیں۔ یہ مَیں نے کسی مولوی صاحب سے پوچھا ہے کہ کون سی اذان دیتے ہو فجر والی یا دو پہر والی؟___ (نعرۂ حیدری)

کیونکہ ایک مولوی سے مَیں نے پوچھا: کان میں کون سی اذان دیتے ہو۔ صبح والی دیتے ہو یا شام والی دیتے ہو؟ وہ نہیں بتا سکا۔ یہ مَیں نے ابھی پوچھنا ہے، موقع ملا تو پوچھ لوں گا۔ مذہب شیعہ میں حکم ہے کہ تلقین پڑھو۔ تلقین پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟ ایسے دونوں ہتھیلیاں خاک پر رکھ کر اور یوں مونہہ قبر کے قریب رکھ کر پڑھیں۔

کتاب کا نام ہے ''مفاتیح الجنان'' لکھنے والے ہیں محدث شیخ محمد عباسؒ قمی محدثِ اعظم۔ یہ وہ کتاب ہے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شیعہ ہو اور اُس کے گھر میں یہ کتاب موجود نہ ہو۔ اُس کتاب کا حوالہ دے رہا ہوں اگرچہ ریکارڈنگ ہو رہی ہے۔ اگر یہ حوالہ غلط ہو تو کل کوئی مجلس سے پہلے مجھے بتا دے، میں منبر پر نہیں آؤں گا کہ یہ حوالہ غلط ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بندہ اُوپر سے تلقین پڑھتا ہے:

اِسْمَعْ اِفْهَمْ.....

اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكَ عَنْ رَّبِكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تُحْزَنْ وَقُلْ

جواب میں کہتا ہے:

فِىْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّىْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّىْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِىْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِىْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِىْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اِمَامِىْ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِىٍّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِىْ وَالْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِىٍّ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَاءِ اِمَامِىْ وَعَلِىٌّ بْنِ الْحُسَيْنِ اِمَامِىْ وَمُحَمَّدُ ابْنَ عَلِىٍّ اِمَامِىْ وَجَعْفَرٍ ابْنَ مُحَمَّدٍ اِمَامِىْ وَمُوْسٰى بْنَ جَعْفَرٍ اِمَامِىْ وَعَلِىَّ ابْنَ مُوْسٰى اِمَامِىْ وَمُحَمَّدٍ ابْنَ عَلِىٍّ اِمَامِىْ وَعَلِىَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ اِمَامِىْ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِىٍّ اِمَامِىْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِىْ هٰؤُلَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.........

ذکرِ حسینؑ کو قرآن سمجھ کر سر پر رکھ کر جلالیوں والے غازی عباسؑ کے علم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مفاتیح الجنان میں شیخ محمد عباس قمیؒ نے لکھا: جب آئمہ معصومینؑ کے نام تلقین پڑھنے والا لیتا ہے تو قبر میں منکر نکیر آ چکے ہوتے ہیں۔ جب منکر نکیر اماموںؑ کے نام سنتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: آؤ چلیں! اِس سے کیا پوچھنا ہے۔

اتنی قسمیں کھانے کے بعد بھی اگر کسی کو یقین نہ آئے اور پھر وہ شیعہ بھی

Presented by Ziaraat.Com

کہلوائے تو اللہ کرے منکر اور نکیر اُس سے ضرور پوچھے بلکہ اُن سے خود اللہ پوچھے۔

آؤ چلیں! اِس سے کیا پوچھنا ہے۔

شہید محسن نقوی نے اِسی روایت پر چار مصرعے لکھے ہیں جسے روایت سمجھنی ہے، اُسے شہید کی زبان سے سمجھاتا ہوں۔ سیّد محسن نقوی کہتے ہیں:

پڑا جو رُعب سب قیل و قال بھول گئے
سُنایا کچھ حال ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں جب میں نے مولا علیؑ کا نام لیا
خدا کی قسم! فرشتے سوال بھول گئے

ذکرِ مصائب: امام حسین علیہ السلام کا ساٹھ ہزار دینار میں زمین کربلا خریدنا

عزادارو۔۔۔!

مقتل میں غریب کا قافلہ پہنچ گیا۔ کل چونکہ میں تھوڑا تاخیر سے آیا تھا۔ انشاء اللہ زندگی رہی تو باقی دنوں میں ٹھیک سوا تین بجے میں آپ کے پاس منبر پر حاضر خدمت ہوجایا کروں گا۔

مدینہ ویران ہوگیا، کربلا آباد ہوگئی، جنگل، جنگل نہ رہا بلکہ رشکِ عرش بن گیا۔ عرش رشک کرتا ہے کربلا کی دھرتی پر۔ تطہیر کی بلیاں جنگلوں میں پہنچ چکی ہیں اور غریب اپنے مقتل میں آچکا ہے۔

کل سے زیارات کا سلسلہ شروع ہوگا۔ آج اتنا عرض کروں گا کہ حضرت مسلمؑ کا داغ دِل پر لے کر کربلا کی دھرتی کے قریب غریب کا قافلہ پہنچا۔ حُرؓ نے گھوڑے کی رِقاب میں ہاتھ ڈالا۔ یہ اتنی بڑی گستاخی تھی کہ جس کی کائنات میں مثال نہیں ملتی۔ امامِ زمانہ، دوعالم کے شہنشاہ، بادشاہِ کائنات اور حضرت عباسؑ موجود ہیں۔ پھر

Presented by Ziaraat.Com

حُرؑ نے گھوڑے کی باگ میں ہاتھ ڈالا۔

امام الصابرین علیہ السلام نے حُرؑ سے ایک فقرہ کہا: حُر! تیری ماں تیرے ماتم میں روئے۔

ماں ایک ایسا رشتہ ہے کہ دنیا کی کوئی بھی زبان پنجابی، سرائیکی، عربی، فارسی، اردو اور انگریزی، جتنی بھی زبانیں ہیں، اُس میں کوئی بھی اگر ماں کا نام لے کر کسی کو کوئی گالی دے یا کسی ماں کے متعلق کوئی سخت فقرہ کہے تو وہ پلٹ کر اُس کی ماں کا نام ضرور لیتا ہے اور یہ بات چھوٹے بچوں کو سمجھانے کے لیے ضروری ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے بددعا نہیں دی تھی۔ اگر سیّد بددعا دیتے تو حُر اُسی وقت مرجاتا اس لیے کہ ملک الموت حضرت امام حسینؑ کا غلام ہے۔ شبیرؑ نے تبلیغ کی ہدایت کی۔ بھولے ہوئے حُر کو اپنی ماں کا مقام یاد دلایا کہ حُر تیری ماں تجھ پر روئے۔

حُر کا پورا بدن کانپنے لگا اور گردن جھکا کر کہتا ہے: مَیں آپؑ کی والدہ گرامی پر درود کے سوا اور کچھ نہیں بھیج سکتا۔

مَیں آپؑ کی والدہ گرامی پر سوائے درود کے اور کچھ نہیں بھیج سکتا۔ اب ایک فقرہ کے لیے روکنا چاہتا ہوں۔ یزید ملعون کی فوج کتنی تھی، اِس میں بہت اختلاف ہے اور میں اُن اختلافات کو بیان نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن ایک بات پر سارے متفق ہیں کہ عمر ابنِ سعد ملعون پر کافی باتیں کی جاسکتی ہیں۔

حالات و زمانہ ٹھیک نہیں ہیں مختصراً عرض کرتا ہوں: یہ ۲۵ ہجری میں پیدا ہوا۔ یہ اُس وقت ۲۵ ہجری میں پیدا ہوا، جس دن مسلمانوں کا دوسرا خلیفہ قتل ہوا۔ اُس کے قتل اور اِس کی پیدائش کی تاریخ اور دِن ایک ہے۔ اِس کے باپ نے اس کی محبت میں اس کا نام عمر ابنِ سعد رکھا۔ اس کے باپ نے شوریٰ میں مولا علیؑ کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ یہ بچپن ہی سے قاتلِ امام کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس کا باپ سعد ابنِ ابی وقاص ہے، ابن سعد نے مولا علیؑ سے دعویٰ سلونی کے بدلے میں پوچھا تھا: میری داڑھی کے

Presented by Ziaraat.Com

بال کتنے ہیں؟ مولا علیؑ نے فرمایا: اے بدبخت! تجھے میں اور خبر نہ دوں جو ساری دنیا دیکھے کہ تُو میری اولاد کا قاتل ہوگا۔

اس کو لوگ قاتلِ امام کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ یہ فرعونِ شام یزید خبیث کی فوج کا سربراہ تھا۔ تھانہ ہوتا ہے ناں! جناب! کسی عمل میں صرف سپاہی جاتے ہیں۔ اگر کسی عمل میں SHO اور انچارج خود چلا جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ سارا تھانہ ہی آ گیا اور جس میں فوج کا سربراہ آجائے تو اس کا مطلب ہے کہ ساری فوج آ گئی۔ یہ خود ملعون کربلا میں آیا ہے عمر ابنِ سعد۔ اس کا مطلب ہے ساری فوج آئی ہوئی تھی ایک غریب کو مارنے کے لیے۔

بزرگ علماء کی تحقیق کے مطابق ۵۰۰ سپاہی ڈیرہ اسماعیل خان سے بھی گئے تھے۔ ملتان تک یزید ملعون کی حکومت تھی۔ محمد ابن قاسم نے جتنے بھی علاقے فتح کیے، یہ بنواُمیہ کے اقتدار کے اندر ہی ساری فوج اکٹھی ہوئی تھی۔

اُس فوج میں سے جو جنتی ہوا، علیہ السلام بنا، وہ ہے حُر۔ اُس کی وجہ آپ جانتے ہیں کہ کیا ہے؟ اُس کی وجہ ہے "احترامِ فاطمہؑ"۔ اگر کوئی جہنمی بھی بتولؑ کا احترام کرے۔ اگر کوئی جہنمی بھی احترام زہرہؑ کرے تو وہ جنتی ہو جاتا ہے۔ ۶۰ ہزار دینار میں حسینؑ ابن علیؑ نے کربلا کو خریدا۔

یہ فقرے آپ کے سُنے ہوئے ہیں میں صرف اس کا وہ ترجمہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو عین درست ہے تاکہ چھوٹے بچوں کو بھی سمجھ آجائے۔

۶۰ ہزار تولہ سونے کے بدلہ میں امام حسینؑ نے کربلا کی زمین کو خریدا۔ ۶۰ تولے نہیں بلکہ ۶۰ ہزار تولہ۔ ایک دینار کا مطلب ہے ایک تولہ سونا۔ ۶۰ ہزار تولہ سونا حضرت امام حُسین علیہ السلام نے دیا۔ یہ تاریخ ہے اور تمہارے بچوں کو بھی یاد ہے کہ یہ سارے دینار شبیرؑ نے اکیلے نہیں دیئے بلکہ ۳۰ ہزار ہمشیر نے دیئے اور ۳۰ ہزار امامؑ

Presented by Ziaraat.Com

نے دیئے۔ اس زمین میں جس کا بھی جہاں پر مزار ہے وہ زمین سیّدوں کی خریدی ہوئی ہے۔ آلِ محمدؑ کسی کی زمین میں دفن نہیں بلکہ اپنی زرِخرید زمین میں مدفون ہیں۔ جہاں پر کوئی مزار ہے، جہاں کسی کا مزار ہے نجف کا قبرستان بھی حضرت علیؑ کا خریدا ہوا ہے۔ صرف حضرت علیؑ کا روضہ نہیں بلکہ پوری وادیٔ اسلام کو امیرالمومنینؑ نے خود خریدا تھا۔

یہ فقرہ میں بغیر سوچے سمجھے نہیں، بڑی ذمہ داری سے کہنا چاہتا ہوں۔ جب ملکہٴ عالیہؑ کی شادی ہوئی، ثانی زہرہؑ کی شادی ہوئی تو حضرت عبداللہ ابنِ جعفر طیارؑ نے فرمایا: بی بیؑ! یمن میں میری جاگیر ہے، شام میں میری جاگیر ہے۔ جب شام کا نام آیا تو حضرت زینب عالیہؑ تڑپ گئیں۔

آواز آئی: بے شک! ہر جاگیر اللہ تیرے نصیب کرے۔ یہ شام والی جاگیر میرے نام کردے۔ ہوسکتا ہے کبھی تقدیر بھائیوں کی شہادت کے بعد مجھے شام کی دھرتی پر لے جائے تو مجھ غریب کو قبر کی جگہ مل جائے۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ

اے اللہ! اُس پر لعنت کر جس نے امام حسینؑ کو قتل کیا۔ خدایا! اُس پر لعنت کر جس نے امام حسین پر ظلم کیا۔ خدایا! اُس پر لعنت کر جو یہ قتل سن کر اُس پر راضی ہوا۔ امام زمانہ کے ظہور میں تعجیل فرما۔

۷۲ کا واسطہ ہمیں ۳۱۳ میں شمار فرما۔ اگر ہم اس قابل نہ ہوں تو ۳۱۳ کے خدمت گزاروں میں شمار فرما۔ اُس سے پہلے موت نہ دینا، جب تک حضرت حسین علیہ السلام کی ماں ہم پر راضی نہ ہو جائے۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ○

Presented by Ziaraat.Com

چوتھی مجلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ.....(سورۂ مائدہ: آیت ۳)

''آج تو کفار تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے......''

سامعین گرامی قدر!

خداوندِ عالم سیدۂ کونین کے لال کے صدقہ میں اِس جلیل القدر عبادت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ بانیانِ مجلس کو، عزادارانِ حسینؑ کو، جو اِن اہم ترین دنوں کے اندر بہترین عبادت میں شریک ہو رہے ہیں۔ آلِ محمدؐ کا کریم خالق اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

سامعین گرامی قدر!

سلسلۂ گفتگو آپ کے اذہان عالی میں محفوظ ہو گا۔ میرے اور آپ کے درمیان گفتگو اِس نہج پر جاری ہے کہ اس زمانے کا سب سے بڑا اور اہم جہاد عقیدے کا تحفظ ہے۔ مادّیت پسند اور مادّیت روپ بدل بدل کر اس کوشش میں ہے کہ ہم سے ہمارا عقیدہ چھین لیں۔ ہمارے عقیدے کی اصل، بنیاد۔ اساس کل تین چیزوں پر ہے۔ یہ تین چیزیں شیعیت کا اصل ہیں:

① حضرت علیؑ کی ولایت

② خاتونِ جنت علیہا السلام کی وراثت

③ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علیؑ کی ولایت حلالی اور حرامی کا فرق بتا دیتی ہے۔

اب توجہ سارے میری طرف رکھیں!

وہ تین چیزیں جو ضروری ہیں: اُن میں سب سے پہلے ہے، حضرت علیؑ کی ولایت۔ دوسری ہے خاتونِ جنت کی وراثت اور تیسری ہے امام حسینؑ کی شہادت۔

لفظ بدل کر تعارف کرادوں: اُن تین چیزوں کا نام ہے غدیر، فدک اور کربلا۔ فدک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیتا ہے۔ کربلا سے وحشی اور انسان کے فرق کا پتا چلتا ہے۔

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں!

اور غدیر منزلِ اسلام ہے۔ ہمارے ہاں غدیر کی اہمیت یہ ہے کہ سلطانِ معظم، سرکار حضرت امام رضا بادشاہؑ (ایک بلند صلوٰۃ پڑھیے!)

سرکار حضرت امام رضا بادشاہؑ نے پہلی محرم کو اپنے پاؤں سے جوتے اُتار دیئے اور سر سے عمامہ اُتار دیا۔ بندوں نے پوچھا: فرزندِ رسول! آپ محرم کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: ہمیں ڈر ہے کہ کہیں تم غدیر کی طرح محرم کو بھی نہ بھول جاؤ۔ کہیں تم غدیر کی طرح محرم کو نہ بھول جاؤ۔ کیونکہ غدیر کو یاد رکھنے کا حکم ہے اور پیغمبرِؐ اسلام نے ہر رنگ میں یاد دلوایا۔ پہلے انوکھا منبر بنایا۔ کئی لوگ کہتے ہیں: جی! وہ تو مجبوری تھی کیونکہ منبر ساتھ نہیں تھا۔ نہ ہو ساتھ، اگر حضرت سلیمانؑ کا وزیر تختِ بلقیس منگوا سکتا ہے ـــــ (نعرۂ حیدری)

جیو سلامت رہو، آباد و شاد رہو، آلِ محمدؐ تمہیں آباد و شاد رکھیں!

اگر آصف ابنِ برخیا تختِ بلقیس منگوا سکتا ہے تو کائنات کا سب سے بڑا پیغمبر، سب سے بڑا رسول، سیّد الانبیاء، طاقتوں کا مرکز، علم کا محور، اسمِ اوّل، عقلِ اوّل، حسنِ

Presented by Ziaraat.Com

اوّل، خلقِ اوّل گنتی کا پہلا عدد جو فرش پر کھڑا ہو کر انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیتا ہے۔ وہ چاہتے تو مدینہ سے اپنا منبر منگوا سکتے تھے۔

لیکن پیغمبرؐ اسلام نے انوکھا منبر بنایا کیوں؟ اُس کی وجہ سُن لینا۔ اِس امام بارگاہ میں سینکڑوں مجلسیں ہوتی ہیں اور ہوتی رہیں گی لیکن تقریریں ہوتی ہیں منبر پر، میز پر، کرسی پر۔ منبر پر اگر میں آ کر کہوں کہ قبلہ یہ میز ہٹالیں اور کرسی بھی ہٹالیں۔ کیونکہ میز تو اکثر علماء ہٹوا دیتے ہیں۔

مَیں کرسی بھی ہٹوا دوں اور پھر کہوں کہ سائیکل لے آؤ۔ جب مَیں سائیکل پر بیٹھ کر تقریر کروں گا تو یہ تقریر بڑی یادگار ہوگی۔

قبلہ! یہ تقریر بڑی یادگار ہوگی۔ آپ جب بھی کہیں سائیکل دیکھیں گے تو آپ کو میری تقریر یاد آجائے گی۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے، مبلغِ ولایتِ علیؑ نے، پالانوں کا منبر اسی لیے بنوایا تھا کہ یہ جب بھی اونٹ دیکھیں گے تو انھیں علیؑ کی ولایت یاد آئے گی۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

اسی لیے میرے بادشاہ نے پالانوں کا انوکھا منبر بنوایا تاکہ جہاں پر اونٹ دیکھیں گے وہاں پر مولا علیؑ کی ولایت یاد آتی رہے گی۔ یہ کائنات کا واحد منبر ہے جو صرف ایک تقریر کے لیے بنا۔ نہ اِس سے پہلے کوئی اِس منبر پر بیٹھا اور نہ ہی اس کے بعد کوئی اِس منبر پر بیٹھا۔ یارسولؐ اللہ! اسے باقی رہنے دیں لوگ آ کر زیارت کریں گے؟

فرمایا: اِس منبر کو بندروں کے چڑھنے سے بچا رہا ہوں۔ مدینے والے منبر پر جس کی مرضی ہو وہ بیٹھے لیکن ولایت والے منبر پر یا محمدؐ بیٹھ سکتا ہے یا پھر علیؑ بیٹھ سکتا ہے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں!

مدینے والے منبر پر بہت سارے بیٹھیں گے لیکن ولایت والے منبر پر یا میں

Presented by Ziaraat.Com

بیٹھوں گا یا علیؑ بیٹھے گا۔ اللہ کو سب سے زیادہ جس سے پیار ہے وہ ہستی حضرت مصطفیٰؐ کی ہے اور آپؐ کا بڑا خیال رکھتا ہے خداوندِ کریم۔ اِس کی اتنی مثالیں ہیں مگر یہ میرا موضوع نہیں ہے، مَیں اُدھر جانا نہیں چاہتا۔ دو فقرے عرض کرتا ہوں۔ ہم سب کو اللہ نے خلق کیا عبادت کے لیے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ○

"جنّوں اور آدمیوں کو اِسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں"۔ (سورۂ الذّٰریٰت: آیت ۵۶)

تم سارے اِس لیے خلق کیے گئے ہو تاکہ تم عبادت کرو۔

یہ جو خدا کا مصطفیٰؐ ہے یہ رات کو اُسی کی عبادت کر رہا تھا۔ رات کو اتنا لمبا قیام کیا کہ پیغمبرِ اسلام کے پاؤں میں ورم آگئے۔ ورمائے ہوئے پاؤں دیکھ کر شرمائے ہوئے لہجہ میں آیت آ گئی:

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ○ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا....

"اے چادر لپیٹنے والے (رسولؐ) رات کو (نماز کے لیے) کھڑے رہو مگر تھوڑی رات"۔ (سورۂ مزمل: آیت ۱،۲)

اے میرے حبیبؐ! رات کو اٹھا کر مگر اتنا نہیں کہ تیرے پاؤں میں ورم آجائیں۔

نِصْفَهٗ عبادت کو آدھا کر دے۔ قَلِیْلًا عبادت کو قلیل کر، عبادت کو تھوڑا کر۔ عبادت کو کم کر۔ عبادت کو مختصر کر۔ تجھے تو عبادت کے لیے خلق نہیں کیا۔ تجھے تو معرفت کے لیے خلق کیا ہے۔ تجھے تو اِس لیے خلق کیا ہے تاکہ دنیا مجھے پہچانے۔ تُو عبادت کم کر دے۔ یہ قرآن ہے روایت نہیں۔

نِصْفَهٗ آدھی کر۔ قلیل، عبادت تھوڑی کر، قلیل گھٹا دے، گھٹا دے، گھٹا

Presented by Ziaraat.Com

دے۔ محمدؐ عبادت گھٹا دے۔ قلیل عبادت گھٹا دے، گھٹا دے، گھٹا دے۔ اِسی محمدؐ کی پشت پر میرا حسینؑ بیٹھا آواز آئی۔ بڑھا دے، بڑھا دے، بڑھا دے ــــ (نعرۂ حیدری)

اِسی مصطفیٰؐ سے پہلے فرماتا ہے کہ عبادت گھٹا دے اور آج کہتا ہے کہ عبادت بڑھا دے۔ تین معراجیں ایک امام حسینؑ کے نیچے ہیں۔ معراج کہتے ہیں بلندی کو اور تینوں معراجیں امام حسینؑ کے نیچے۔ پہلا نمازی صاحبِ معراج۔ دوسری نماز مومن کی معراج۔ تیسرا سجدہ نماز کی معراج۔

تجھے کیا پتہ ہے کہ حسینؑ کی بلندی کیا ہے؟ وہ چیز رُکتی ہے جو اہم چیز کے سامنے آجائے۔ لفظ مَیں نے کہہ دیا ہے پھر ایک دفعہ کوشش کرتا ہوں۔ بندہ گاڑی پر جارہا ہو اور پھاٹک بند ہو تو کہا جاتا ہے کہ جی! ٹرین آرہی ہے کیوں کہ وہ زیادہ اہم ہے، وہ جائے گی اور عام سواری یہاں پر رُکے گی۔ نماز اور حسینؑ کا وزن کرنے والے جاہلوں سے پوچھ رہا ہوں کہ نماز رُکی یا حسینؑ۔ بولنا جیسے زبان سمجھ آئے۔

رُکتی وہ چیز ہے جو اہم چیز کے سامنے آجائے۔ اب یہ مقصرین کا پروپیگنڈہ ہے کہ نماز ہی کے لیے تو حضرت امام حُسین علیہ السلام نے قربانی دی تھی۔ خدا تم پر لعنت کرے۔ نماز مکّہ میں نہیں بچتی تھی؟ بھئی نماز مدینہ میں نہیں بچتی تھی؟ نماز کی مخالفت کرنے والے کو بے دین سمجھتا ہوں۔ نماز پڑھیے لیکن یہ جہالت نہیں چلے گی جو اِن گلوں سے آوازیں نکل رہی ہیں کہ اِسی نماز کے لیے ہی تو امام حسینؑ نے قربانی دی تھی۔

میں آیا مجلس پڑھنے کے لیے۔ مجھے کوئی لے گیا ڈیرے پر۔ اُس نے مجھے دودھ پلایا۔ کسی مومن کی نظر پڑی اُس نے باہر سے آکر کہا: اِس ڈیرے کے دودھ کی کیا بات ہے، اسی لیے تو ناصر عباس ملتان سے سفر کر کے آیا ہے۔ مَیں نے دودھ ضرور پیا ہے لیکن آنے کا مقصد دودھ پینا نہیں۔

سلامت رہو! جنہیں بات سمجھ میں آئی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

نماز امام حسینؑ نے بچائی ہے صرف نمازی کو نہیں بچایا۔ حسینؑ چلا تھا اسلام بچانے۔ نماز بھی بچ گئی، روزہ بھی بچ گیا، حج بھی بچ گیا اور زکوٰۃ بھی بچ گئی۔

سامعینِ گرامی قدر!

اللہ تعالیٰ پیغمبرؐ کو فرماتا ہے: نِصْفَهٗ آدھی عبادت کر۔ قلیل، گھٹا دے۔ تھوڑی کر۔ اسی دوران سردیوں کے موسم میں پیغمبرؐ رات کو اُٹھے۔ مالک تطہیر نے وضو کیا۔ وضو کے لیے پانی ڈالا۔ سردی ہے۔ رات ہے۔ پیغمبرؐ اسلام نے پانی چلّو میں ڈالا۔ بدنِ طاہر میں، نفیس بدن میں، ہلکی سی تھرتھری آئی۔ اِدھر تھرتھری آئی۔ اُدھر جبریلؑ آئے، کلائی پکڑی اور پانی گرا دیا۔ مصلّٰی سے اٹھا کر بستر کی طرف لایا۔ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہے: آرام فرمائیں۔

ہم نے قرآن اِس لیے نازل نہیں کیا تُو مصلّٰی پر کھڑا رہے۔ یہ مشقت ہے اور یہ برداشت نہیں۔ تجھے مشقت ہو یہ برداشت نہیں ہوتا لہٰذا آپ آرام کریں۔

جس نبیؐ کے بدن کو ہلکی سی سردی لگنا خداوندِ عالم کو گوارا نہ تھی، اُسے غدیر کی کڑکتی ہوئی دھوپ میں فرماتا ہے: اگر رسالت بچانی ہے تو علیؑ کی ولایت کا اعلان کر۔

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ..... (سورۂ مائدہ: آیت ۶۷)

''اگر تُو نے علیؑ کی ولایت کا اعلان نہ کیا تو تُو نے میری رسالت کا کوئی کام نہیں کیا''۔

سخت دھوپ میں حضرت محمد مصطفیٰؐ علیؑ کی ولایت بتانے لگے۔ مزدورِ ولایت، ولایت کی مزدوری کرنے والے محمدؐ کو سر سے لے کر پاؤں تک پسینہ آ گیا۔ پھر قانون اسی کا تھا کہ مزدور کی اُجرت پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔ ابھی ولایت کی مزدوری کر کے پسینے میں ڈوبے ہوئے محمدؐ منبر سے اُترے نہیں کہ یہاں پر جبریلؑ مزدوری لے کر آ گیا۔

Presented by Ziaraat.Com

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ..... (نعرۂ حیدری)

یہ اُجرتِ ولایت ہے۔ دین مکمل ہوگیا، نعمت تمام ہوگئی، اللہ راضی ہوگیا اور کافر مایوس ہوگئے۔ یہ چار مزدوریاں ہیں ولایت کی اُجرت۔ کتنا بڑا کام ہے، علیؑ کی ولایت کہ سوا لاکھ انبیاء کی محنت پوری ہوگئی۔ کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی خدمت کا ثمر ہے علیؑ کی ولایت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ........ تا آخر

''اور (اے رسولؐ! وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب خدا نے پیغمبروں سے اقرار لیا......''۔ (سورۂ آلِ عمران: آیت ۱)

حضرت آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک کے نبیوں کو مَیں نہیں کہہ رہا، اللہ کہہ رہا ہے اور قرآن میں کہہ رہا ہے کہ اے آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک کے نبیو! وہ وعدہ یاد ہے جب مَیں نے تمہیں کہا تھا کہ تمہیں ایک شرط پر نبوت دوں گا کہ جب آخر میں ایک مصدّق نبی آئے گا۔

مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ ''تو اُس پر ایمان لے آنا''۔

وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ''اور اس کی مدد کرنا''۔

آدمؑ بنا رہا ہوں تجھے لیکن شرط ہے محمد رسول اللہؐ۔ نوحؑ تجھے نبوت دیتا ہوں لیکن شرط ہے محمدؐ رسول اللہ۔ ابراہیمؑ، عیسیٰؑ، یوسفؑ، یعقوبؑ، داؤدؑ، یحییٰؑ، زکریاؑ اور سلیمانؑ ان ساروں کو نبوت دیتا ہوں شرط ایک ہے کہ محمدؐ کی نبوت پر ایمان لے کر آنا اور پھر خُدا نے صرف یہ بات یہاں پر ختم نہیں کی بلکہ پھر فرمایا:

تم میں سے جو کوئی بھی اپنے وعدے سے پھر گیا۔

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

Presented by Ziaraat.Com

''وہ فاسق ہو جائیں گے''۔

اللہ کی ساری کائنات قربان عظمتِ رسولؐ پر تیری نبوت کے کیا کہنے۔ تیری رسالت کے کیا کہنے۔

نبی تو سوا لاکھ بن گئے لیکن آدمؑ نبی تب ہے جب محمدؐ کو مانے۔ اگر آدمؑ حضرت محمدؐ کی رسالت کو نہ مانے تو آدمؑ کی نبوت ختم۔ اگر نوحؑ حضرت محمدؐ کی رسالت کو نہ مانے تو نوحؑ کی نبوت ختم۔ اگر ابراہیمؑ حضرت محمدؐ کی رسالت کو نہ مانے تو ابراہیمؑ کی نبوت ختم۔ اگر عیسیٰؑ حضرت محمدؐ کی رسالت کو نہ مانے تو عیسیٰؑ کی نبوت ختم۔ اگر موسیٰؑ حضرت محمدؐ کی رسالت کو نہ مانے تو موسیٰؑ کی رسالت ختم۔ میں قربان جاؤں محمدؐ پر۔ سوا لاکھ نبی حضرت محمدؐ کو نہ مانیں تو اُن کی رسالت نہیں رہتی۔ یہاں غدیر خم پر نبی اکرمؐ اگر حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر نہ دکھائیں تو اُن کی رسالت نہیں رہتی۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

سامعین گرامی قدر!

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھے!

مولا حسینؑ آپ کو سلامت رکھے، جو علیؑ کے فضائل میں خوش ہوتے ہیں۔ یہ باتیں قرآن سے ہیں اور تمہیں تو قرآن کافی ہے۔

قرآن میں ہے کہ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک سارے نبیوں سے اللہ فرماتا ہے:
اگر تم نے محمدؐ کی رسالت کا اقرار نہ کیا تو تمہاری رسالت ختم اور حضرت محمد مصطفیٰؐ سے فرماتا ہے:

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ

''اور اگر تُو نے یہ کر کے نہ دکھایا''۔ ایک لفظ ہے تَفْعَلْ اور دوسرا لفظ ہے شاہ جی! بَلِّغْ۔ کئی دنوں سے کئی بندوں کا ایک طریقۂ واردات ہے وہ آ کر ذاکر اور مولویوں سے کہتے ہیں: ''جی! تھوڑی جئی تبلیغ وی کرنا جے''۔

Presented by Ziaraat.Com

اِس سے پہلے کچھ جاہلوں کا یہ فقرہ تھا۔ جی! یہ پتہ کرنا چاہیے کہ تُساں دِتا کی اے تے لِتّا کی اے۔ ہر محکمہ کماؤ نہیں ہوتا۔ کچھ محکمے ہوتے ہیں جن سے آمدنی (income) آتی ہے، لیکن سکول میں خرچہ ہو تو حکومت حساب نہیں کرتی کہ لگا یا کتنا ہے اور آیا کتنا ہے۔ کسی کی کیا اوقات ہے، کہ وہ یہ پوچھے کہ امام حسینؑ کے ذکر میں کتنا خرچہ ہوا ہے۔ کسی کی کیا مجال ہے کہ وہ کسی کو کچھ دے سکے۔

یہ مانگنا صرف عقیدت ہے۔ ہمارے امام وہ ہیں جو اِرادوں کی زبان بھی جانتے ہیں اور دلوں کے حالوں سے بھی واقف ہیں تو کیا وہ عزاداری مظلومِ کربلا پر ہونے والے اخراجات سے واقف نہیں۔ مَیں نے ایک بندے سے پوچھا: قبلہ! آپ شیعہ ہیں؟ اُس نے کہا: الحمد للہ۔

مَیں نے کہا: تبلیغ سے آپ کی کیا مُراد ہے؟

انھوں نے کہا: جی! نماز۔

مَیں نے کہا: جی! یہ تو امی ابو سے سیکھنی چاہیے تھی یہ تو والدین کا فرض ہے اُن پر واجب ہے۔

یعنی تیرا کلاس ورک بھی یہاں پر ہو اور ہوم ورک بھی یہاں پر ہو۔

ایک ہوتا ہے ہوم ورک، جو بچوں کو گھر سے کر کے آنا پڑتا ہے۔ وہ والدین کو چاہیے کہ وہ گھر میں کروائیں تو وہ ٹائم یہاں پر (سکول میں) خرچ نہیں ہوگا۔

چلو میں اور بھی آسان کردوں کہ اگر ایک گھر میں دس بیٹے ہوں اِن میں نو بے روزگار ہوں، ایک کمانے والا ہو، تو اُن نو کو چاہیے کہ وہ اپنے حصّے کی روٹی کھائیں دسویں کا حصّہ نہ کھائیں۔

پورے اسلام میں ایک کمانے والا ہے میرا مولا حسینؑ!

فضائلِ آلِ محمدؐ سے خوفزدہ لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھو، نماز اہم ترین عبادت

Presented by Ziaraat.Com

ہے لیکن یہ تو ماں باپ سے سیکھنی چاہیے تھی، وہ بھی تم چاہتے ہو کہ ذاکر اور مولوی سکھائے کہ نماز کیسے پڑھنی ہے۔ یہ صرف ٹائم ضائع کرنے والی بات ہے۔

مَیں نے مولوی سے کہا: یہ رکھا ہوا ہے قرآن۔ بسم اللہ کی ب سے والنّاس کی سین تک ایک بھی ایسی آیت دکھا دو جس میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو تبلیغ کہا ہو؟

مَیں منبر پر کہہ رہا ہوں کہ قرآن سے ثابت کریں کہ اللہ نے روزے کو تبلیغ کہا ہو؟ جو شیعہ ہے وہ سمجھتا ہے قَسم کافی ہے علَموں والے کی! جلالیوں والے کی قسم کھا کر کہتا ہوں: پورے قرآن میں لفظ تبلیغ صرف حضرت علیؑ کی ولایت کے ساتھ ہے۔ ''بَلِّغْ''، تبلیغ کر یہ صرف حضرت علیؑ کی ولایت کے ساتھ مخصوص ہے۔

قرآن والی تبلیغی جماعت وہ ہے جو علیؑ علیؑ کرتی ہے۔ لوٹے اُٹھانے سے تبلیغی نہیں بنتے۔ یہ تازہ تازہ اجتماع ختم ہوا ہے۔ اللہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو سلامت رکھے۔ ہر بندے کے پاس توا اور چولہا تھا۔ ابھی کل مَیں نے دیکھا ہے کہ کندھوں پر آٹے کی بوریاں ویگنوں پر رکھ کر یہ کیوں لے کر آتے ہیں؟ بھوک لگتی ہے۔ اس لیے پیٹ بھرنے کے لیے لے کر آتے ہیں۔

آؤ ہماری طرف دیکھو! کئی کئی راتیں ہم مجلس کے لیے نکلتے ہیں۔ کوئی ایک عزادار دکھا دیں جو روٹی اپنے گھر سے لے کر آتا ہو۔ چوبیس چوبیس گھنٹے کے جلسے، تین تین دِن کے جلسے، دَس دَس دِن کا محرم اور چوبیس چوبیس گھنٹے کے جلوس۔ ہماری مائیں بہنیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو اُٹھا کر شامل ہوتی ہیں، کیا ہمیں بھوک نہیں لگتی؟ کیا ہمیں پیاس نہیں لگتی؟ ـــــ یہ ہے امام حسینؑ پر توکّل کہ ہم خالی ہاتھ، خالی پیٹ گھر سے نکل آتے ہیں مولا حُسینؑ ہمیں روٹی کھلا دیتے ہیں، مولا حسینؑ ہمیں پانی پلا دیتے ہیں ـــ (نعرۂ حیدری)

سلامت رہو آباد رہو!

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے امامؑ کی حدیث ہے: ''علیؑ کی محبت اُس وقت کامل ہوتی ہے۔ بڑی توجہ سے سنیے گا۔علیؑ کی محبت اُس وقت کامل ہوتی ہے جب علیؑ کے پیار میں دنیا تجھے پاگل سمجھنے لگے''۔

ذکرِ مصائب: سفیرِ حسینؑ حضرت مسلم بن عقیلؑ کی شہادت

اِتنا علیؑ علیؑ کرو کہ دنیا سمجھ جائے کہ اِسے تو اور کچھ آتا ہی نہیں۔ اُٹھتے بیٹھتے علیؑ کی محبت کو جنون سے شروع کرو کہ دنیا آپ کو دیوانہ سمجھنے لگے۔آپ کی محبت کا امتحان ہے خداوند عالم آپ کو اِس پر پُورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِس محبت کی دوا دلادیں ہیں۔ایک خوشی اور ایک غم۔آج سادات عظام کے گھر سے جنازہ اٹھے گا، حضرت امام حسینؑ کے بے جرم سفیر کا۔اللہ ذاکر عاشق حسین بی اے صاحب کے درجات بلند کرے۔مَیں نے بچپن میں اُن سے ایک قصیدہ سُنا تھا۔

پاکستان دے شہراں وچوں لاہور دی شان نیاری اے
اِتھے وسدی اے سیّن رقیہ
لوکی کردے نے آن زواری اے

آگے ایک لفظ پڑھتے تھے:

سب توں پہلے اے اُجڑی اے

اگلا لفظ پڑھتے تھے۔سمجھ آجائے تو اُس سے آگے پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں

باوا اختر شاہ جی! حسینؑ کی ماں آپ کو ہمیشہ سلامت رکھے!

فرماتے ہیں:

سب توں پہلے اے اُجڑی اے
وِیراں توں اُدھلے روندی رہی اے

Presented by Ziaraat.Com

کر کے موہنہ کوفہ دے پاسے
پُتراں دا راہ ڈھدی رہی اے
سِکدی ٹُر گئی اے دنیا تُوں
نہ پُتر ملے اِک واری اے

اللہ آپ کو اِس غم کے سوا کسی اور غم میں نہ رُلائے۔(جزاک اللہ)

عزادارو!

رونے کے دِن شروع ہو گئے ہیں۔ بہن بھائی نے مکہ میں بیٹھ کر مشورہ کیا۔

آواز آئی: میری برابر کی حصہ دار بہن! تجھ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں؟

آواز آئی بھائی حکم کریں۔

غریب سیّد فرماتا ہے: نانا کے ساتھ ایک علیؑ۔ نانا محمدؐ کے ساتھ ہر جنگ میں ایک علیؑ تھا اور نانا ہر جگہ سے فتح یاب ہو کر آتے تھے۔ میرے ساتھ چار علیؑ ہیں۔ اگر یہ ساتھ ہوئے تو مَیں مظلومیت سے نہیں جیت سکوں گا۔ مَیں مظلوم ہوں، اس لیے اِن چاروں کی طاقت کو تقسیم کرنا چاہتا ہوں؟ فیصلہ ہوا کہ مسلمؑ کو کوفہ بھیجو۔ حنفیہؒ کو واپس مدینہ بھیجو۔ سجادؑ جانے حسینؑ جانے اور عباسؑ جانے زینبؑ جانے۔

واقعات آپ کے بچوں کو بھی یاد ہیں۔ حسین ابن علی علیہما السلام نے مسلم ابن عقیلؑ کو حکم دیا کہ آپؑ میرے سفیر بن کر کوفہ جائیں۔

اگلا فقرہ بڑی توجہ سے سننا!

شبیرؑ کی آواز آئی: مسلمؑ! سفیر کے لیے ہوتی ہے، دو گواہوں کی ضرورت۔ میری بھری فوج میں سے جس پر آپ کا دِل چاہے اُسے اپنا گواہ بنا کر اپنے ساتھ لے جائیں۔

روکر مسلمؑ نے عرض کیا:

Presented by Ziaraat.Com

مولاؑ! آپؑ کے ساتھ زینبؑ ہے میں آپؑ کی فوج کیوں گھٹاؤں۔محمدؑ اور ابراہیمؑ ان چھوٹے چھوٹے دونوں بچوں کو اپنا گواہ بنا کر لے جاتا ہوں۔

اللہ کروڑوں درجات بلند کرے پیر گلزار شاہؒ کے۔ امام حسین علیہ السلام کی مہر تھی سیّدزادے کی قلم پر۔ میں کچھ سرائیکی کے مصرعے پڑھنا چاہتا ہوں۔ مقصد رونے کا بہانہ تلاش کرنا ہے۔ میں کوئی منبر پر علامہ نہیں ہوں میں تو صرف حضرت امام حسینؑ کا عزادار ہوں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا علیہا السلام کا ایک چھوٹا سا وکیل ہوں۔

حضرت مسلمؑ اور حضرت عباسؑ کا رشتہ آپ سب کو معلوم ہے کہ حضرت مسلمؑ حضرت عباسؑ کا کیا لگتا تھا۔ حضرت عباسؑ کی بہن جناب رقیہ علیہا السلام کا سرتاج ہے جناب مسلمؑ۔ کعبہ کے اس طرف حضرت امام حسینؑ کھڑے ہیں۔ حضرت مسلمؑ تیاری کرنے لگے۔ آخری وقت میں مسلمؑ نے حضرت عباسؑ کا ہاتھ پکڑا۔ کعبہ کے اس طرف لے آیا۔ آواز دے کر مسلمؑ فرماتے ہیں:

حیڈے نال ہے پور شیریفاں دا

شرم نہ کر ماتم کریں۔ اے میری بیٹیو! ماتم کر کے فقرے سُننا۔ حسینؑ کی ماں تمہارے وارث سلامت رکھے۔ لاہور والی بی بی ہر ماتمی کی دعا قبول کرے۔

حضرت عباسؑ کو دیکھ جناب مسلمؑ فرماتے ہیں:

تیڈے نال ہے پور شریفاں دا نہ ڈیکھ کوں سفر کراویں
تیرے غیرت مند کُل فوجی ہن ہر کہیں کوں صبر ڈیواویں
تیرے غیرت مند کُل فوجی ہن ہر کہیں کوں صبر ڈیواویں

محسن شاہ جی!

تیڈے غیرت مند کُل فوجی ہن ہر کہیں کوں صبر ڈیواویں

مُسلمؑ کہتے ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

ناموس داغازی جتھے لفظ آوے سرد عزوی بازی لاویں
توڑے اپنی بھین تھی قید ونجے نہ زینبؑ قید کرواییں

ناموس داغازی............

توڑے اپنی بھین............

نہ زینبؑ قید............

خدا حافظ! مُسلمؑ چلا گیا۔ کوفہ میں آ گیا۔ کوئی عجیب رنگ دیکھے ہیں جناب مُسلمؑ نے۔

حضرت مسلم ابنِ عقیلؑ کوفہ میں پہنچے۔ ظلم کی وہ آندھی چلی۔ ظلم کی وہ آندھی چلی کہ باپ بچوں سے علیحدہ ہوا۔ رات کا وقت، حسینؑ کا سفیر، فوجیں تعاقب میں اور اکیلا مسلمؑ کوفہ کے شہر میں۔ ہر کسی نے ڈر کر اپنے دروازے بند کر دیئے۔ ایک دروازہ کھلا ہوا ملا۔

بڑے غور سے سننا____!

ایک دروازہ کھُلا ہوا ملا۔ اُس دروازہ پر ایک ضعیفہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اِس نے ایک رات سفیرِ آلِ محمدؐ کی خدمت کی۔ رہتی دنیا تک اِس کا نام رہے گا۔ جنابِ مسلمؑ نے پانی مانگا؟ اس نے دَوڑ کر پانی پلایا۔ تھکا ہُوا غریب دیوار کی ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ بُڑھیا کہتی ہے: جلدی کر اپنے گھر چلا جا، تجھے کوفہ کے حالات کا پتہ نہیں۔

سیّد رو کر کہتا ہے:

''جس کا گھر نہ ہو؟''

جس کا کوئی گھر نہ ہو وہ کہاں جائے اور یہ بتا کہ کُوفہ کے حالات کو کیا ہوا؟ ضعیفہ نے عرض کیا: ابنِ زیاد (ملعون) کے کُتے حسینؑ کے سفیر کے پیچھے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: مَیں حسینؑ کا سفیر مُسلم ابنِ عقیلؑ ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

عزادارو!

ہاتھ جوڑ کر کہتی ہے: اگر آپؑ کے حق میں کوئی گستاخی ہوئی ہو تو مجھے معاف فرمادیں۔ یہ گھر آپؑ کا ہے اور آپؑ مالک ہیں۔

حضرت امام حسینؑ نے بھی آخری رات عبادت میں گزاری اور جنابِ مسلمؑ نے بھی آخری رات عبادت میں گزاری۔ صبح کو مخبری ہوئی۔ فوجوں نے بڑھیا کے گھر کا محاصرہ کرلیا۔ جنابِ مسلمؑ اُٹھے:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

تلوار لے کر، مسلمؑ باہر نکلنے لگا تو ضعیفہ سامنے آ کر کہتی ہے: باہر نہ جائیں، میں زہراؑ کو کیا منہ دکھاؤں گی؟

جنابِ مُسلمؑ کا جواب سنا غیرت مندو! آواز آئی: اگر کوئی فوجی تیرے گھر کے اندر آجائے تو میں مرنے سے پہلے مرجاؤں گا۔ جنابِ مسلمؑ مومنہ کے گھر میں ایک فوجی برداشت نہ کر سکا۔

کتنا بڑا حوصلہ ہے امام سجادؑ کا۔ شامِ غریباں میں جنابِ زینبؑ کے خیمے میں بدمعاش فوجی ہاتھوں میں نیزے اٹھا کر کہتے ہیں:

لوٹو تبرکات علیؑ و بتولؑ کو
قیدی بنا کے لے چلو آلِ رسولؑ کو

مَیں بسم اللہ کروں!

عقیلؑ کا شیر باہر آیا۔ بہادر جوان میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ صدقہ غازیؑ کا اور علی اکبرؑ کا سلامت رہو۔

نجف اشرف میں سو ۱۰۰ سال پہلے علماء نے بحث کی کہ واقعۂ کربلا میں سب سے زیادہ بہادری سے کون لڑا؟ بڑے علم والے حضرات، وکلا صاحبان اور عزادار

Presented by Ziaraat.Com

تشریف فرما ہیں۔ کون لڑا تھا۔ ہر بندے کو جو بہادر ہے۔ اُسے یہ فقرہ سمجھ میں آئے گا۔

علماء نے لکھا کیا ہے؟: "مسلم ابنِ عقیل علیہ السلام"۔

انھوں نے کہا: دلیل کیا ہے؟ جواب ملا کہ کربلا میں جو ڈٹ کر لڑا اُسے یہ علم تھا کہ میرے پیچھے کوئی ہے اور جب مسلمؑ میدان میں لڑا...... میں پھر کہتا ہوں: غازی عباسؑ تیرا ماتم قبول کرے۔

فقرہ سننا اور سمجھنا ـــــ ہر ایک کو معلوم تھا کہ میرے پیچھے کوئی ہے لیکن جنابِ مسلمؑ کے پیچھے کوئی نہ تھا۔ اکیلا لڑ رہا تھا۔ جب فوج کا زور ہوتا تو کہتا تھا: آج میرا اکبرؑ ہوتا، آج میرے ساتھ غازیؑ ہوتے اور آج میرے ساتھ قاسمؑ ہوتے۔

فوجوں پر فوجیں آنا شروع ہوئیں۔ پہلے پانچ ہزار آئے، پھر دو ہزار گھوڑے آئے، پھر پانچ ہزار۔ ابنِ زیاد ملعون نے کہا: ایک بندے کو پکڑنے کے لیے اتنی فوج؟ اُس نے جواب دیا: یہ تو حال ہے کوفے کا۔ ہاشمی ہے اس لیے اتنی فوج منگوا رہے ہیں۔ اُس ملعون نے ایک جواب لکھا:

اس نے کہا: اگر یہ ہاشمی ہے تو لاکھ فوجیں اکٹھی کر لے۔ تُو طاقت سے کچھ نہیں کرسکتا۔ ہم نے جب بھی ہاشمی مارا ہے دھوکے سے مارا ہے۔ کوئی دھوکا کر حسینؑ کے سفیر سے۔ اس ملعون نے ایک کنویں کے آگے کپڑا رکھا۔ فوجوں کو کنویں کے سامنے کھڑا کیا۔ بپھرے ہوئے شیر کی طرح مسلمؑ آگے بڑھا۔ فوجیں جان بوجھ کر پیچھے ہٹتی رہیں۔ جب مُسلم قریب آیا تو اِن ملعونوں نے رسی کو کھینچا۔ مسلم کا پاؤں پھسلا۔ علیؑ کا شیر کنویں میں گرا۔ بے دین اپنے نیزے لے کر کنویں کے اُوپر آئے۔ کسی نے نیزہ مارا اور کسی نے تیر مارا۔ کسی نے پتھر مارا۔ علیؑ کا شیر بے ہوش ہوا۔ زخمی مسلمؑ کو جس وقت......

میری طرف دیکھنا! یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی ہو شیعہ اور اِس فقرے کو نہ سمجھے۔

Presented by Ziaraat.Com

بے ہوش مسلمؑ کو ہتھکڑیاں پہنائیں۔ اِدھر مسلمؑ کی آنکھ کھلی، اُدھر ایک لعین نے حضرت مسلمؑ کے ہونٹوں پر اتنے زور سے تلوار ماری کہ حسینؑ کے سفیر کے دونوں ہونٹ کٹ کر زمین پر گرے۔ کٹے ہوئے ہونٹوں سے...... کٹے ہوئے ہونٹوں سے مکّہ کی طرف دیکھ کر کہتا ہے:

مولا!...... حضرت زینبؑ کو لے کر کوفہ کی طرف نہ آنا۔ حضرت زینبؑ کو کوفہ کی طرف نہ لانا۔

عزادارو!

اگلے سال وہی روئے گا جو زندہ ہوگا۔ ہونٹ کٹے ہوئے۔ زنجیروں میں جکڑا ہوا، منہ سے خون، سر سے خون اور بدن سے خون جاری ہے لیکن سینہ جھکا ہوا نہیں ہے، حوصلہ بلند ہے...... ابنِ زیاد ملعون کے دربار میں تقریباً ایک مہینہ ۹ دِن بعد کوفہ میں ہی حضرت امام سجادؑ قیدی کی حیثیت سے تشریف لائے۔

ابنِ زیاد ملعون کا ایک سپاہی کہتا ہے: مُسلمؑ امام نہیں تھا لیکن سینہ اکڑا ہوا تھا تُو امامؑ ہو کر بھی دربار میں سر جھکا کے آنکھیں بند کیے ہوئے ہے؟

امام علیہ السلام رو کر فرماتے ہیں: میرا چچا اکیلا آیا تھا۔ میرے ساتھ زینبؑ اور اُمّ کلثومؑ ہیں اس لیے گردن جھکائے ہوئے ہوں ـــــ ماتمِ حسینؑ! ماتمِ حسینؑ!! ماتمِ سفیرِ حسینؑ۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ○

Presented by Ziaraat.Com

پانچویں مجلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ.....(سورۂ مائدہ: آیت ۳)

"آج تو کفار تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے......"

سامعین گرامی قدر!

خداوند عالم مخدومۂ کونین کی عزت کے صدقہ میں اس جلیل القدر عبادت کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ جملہ حاضرین کو، بانیانِ مجلس کو اور سامعینِ مجلس کو، اِس عزاداری کا بہترین اَجر عطا فرمائے۔

خداوندِ عالم نے اپنے پیغمبر کے ذریعہ جس دینِ مبین کو بھیجا، اس کی بے پناہ مخالفت ہوئی۔ مخالفوں نے مخالفت کی اِبتداء خود پیغمبر اسلام پر اِلزام تراشی سے شروع کی۔ اُنھوں نے حضرت محمد مصطفیٰؐ پر تین اِلزامات لگائے۔

پہلا یہ کہ جادوگر ہے۔ دوسرا یہ کہ شاعر ہے اور تیسرا الزام یہ کہ مجنون ہے یعنی معاذ اللہ پاگل ہے۔

تین الزامات لگانے کی وجہ یہ تھی کہ معاشرے میں جو افراد ہوتے ہیں۔ وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ جادوگر کہا تا کہ عورتیں اس سے دُور بھاگیں۔ شاعر کہا تا کہ مرد اس کی بات نہ سنیں۔ پاگل کہا تا کہ بچے اسے پتھر ماریں۔ یہ تھا کافروں کا انتظام اور وہ تھا اللہ کا انتظام کہ عورتوں کے مقابلے کے لیے حضرت خدیجہؑ آگئیں۔

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں!

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تجھے خدیجہؑ عطا کروں گا۔ مردوں کا مقابلہ کرنے کے لیے عمرانؑ عطا کروں گا اور بچوں کو جواب دینے کے لیے حیدر کرارؑ عطا کروں گا۔۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

میرے حبیبؐ! تو نہ گھبرا جب مَیں نے تجھے بھیجا ہے تو تیری حفاظت کی ذمہ داری بھی میری ہے۔ میں تجھے ابوطالبؑ کے بازوؤں کی طاقت سے اِس رنگ میں محفوظ رکھوں گا کہ کائنات تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ اب جب تک حضرت ابوطالبؑ رہے تب تک حضور اکرمؐ مکہ میں رہے۔ ایک ابوطالبؑ چلا گیا۔

اللہ نے فرمایا: محمدؐ! مکہ چھوڑ دے، مصطفیٰؐ مکہ چھوڑ دے۔

عرض کیا: اے اللہ! ابوطالبؑ نہیں رہا تُو تو موجود ہے یہ ہجرت کیوں کروا رہا ہے؟ یہ مکہ کیوں چھڑوا رہا ہے؟ ایک مرد چلا گیا اور تُو کہتا ہے کہ مکہ چھوڑ دے۔ کسی اور مرد سے کہہ دے کہ وہ میری حفاظت کر دے؟

جواب آیا: میں ابوطالبؑ کے بعد کسی اور کا احسان نہیں لوں گا۔۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

مجھے کسی اور کا احسان نہیں چاہیے۔ مصطفیٰؐ مکہ چھوڑ دے۔ رات کے وقت منصوبہ بنا کر آج ہی مکہ چھوڑ دینا۔ گنتی کے مسلمان ہیں۔ ارشاد ہوا: آج رات کوئی باہر نہ نکلے۔ ایک سمجھدار نے پیغام کو پلے باندھ لیا کہ کیوں روک رہے ہیں، وہ رات کو باہر کھڑا ہو گیا۔ مصطفیٰؐ نے علیؑ کو بلایا: علیؑ! آج رات میرے بستر پر سو جاؤ کیونکہ آج رات خطرہ ہے۔ پہلے فرمایا: سو جاؤ۔ پھر بتایا: خطرہ ہے۔

حضرت علیؑ نے پلٹ کر عرض کیا: یارسول اللہؐ! کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی؟

حضرت محمدؐ نے فرمایا: ہاں! علیؑ اگر تم ''میں'' بن کر سو جاؤ تو جان بچ جائے گی۔ اگر تم میں بن کر بستر پر سو جاؤ تو۔

Presented by Ziaraat.Com

ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہوں: علیؑ کو سُلانا ضروری تھا؟ دو تکیے اُٹھاتے اُن پر چادر ڈالتے اور چلے جاتے۔ کافروں کو ہی تو پیغام دینا تھا کہ "تین" تکیے تو رکھے ہیں۔ سرہانے اور چلے گئے۔ حضور فرمائیں گے: ایسے گیا تو فرار ہوگا۔ علیؑ کو سُلایا تو ہجرت ہے۔ ایسے لوگ کہیں گے: معاذ اللہ مصطفیٰؐ بھاگ گیا۔ اُنہیں اس لیے سُلایا ہے تاکہ ہجرت ہو۔ اس لیے میرے مولاؑ نے فرمایا:

کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی؟

پوری سیرتِ طیبہ میں، زندگانی حیدر کرارؑ میں ابوطالبؑ کے بیٹے نے حضرت محمد مصطفیٰؐ سے کیا، کب، کہاں، کیسے، چونکہ، چنانچہ جیسے الفاظ کہے ہی نہیں۔ نبیؐ فرماتے گئے، علیؑ کرتا گیا۔ نبیؐ فرماتے گئے، علیؑ کرتا گیا۔ میں پوچھتا ہوں: یا علیؑ! آخر یہ فقرے کہنے کی ضرورت کیا تھی کہ کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی؟

کیا عجب نہیں کہ مولا علیؑ فرمائیں: میں اُمت کو بتا رہا ہوں کہ ہجرت کی رات حضرت محمدؐ کی جان کو خطرہ تھا۔ جان سونے والے نے بچائی ہے، رونے والے نے نہیں بچائی ــــ (نعرۂ حیدری)

علیؑ سو جاؤ۔ صبح اُٹھ کر یہ امانتیں کافروں کو واپس کرنا۔ مولانا اسماعیل قبلہ صاحب فرماتے تھے:

بڑی مہربانی ہے پیغمبر اسلام کی کہ امانتیں حضرت علیؑ کو دے کر گئے۔ اگر آپؐ کسی اور کو سُلاتے تو وہ بستر بھی اُٹھا کر لے جاتا تو پھر باقی کی زندگی قرضے اُتارنے میں گزر جاتی۔

اسے سلایا جو امین تھا۔ علیؑ میرے بستر پر سو جاؤ۔ صبح اُٹھ کر یہ امانتیں کافروں کو واپس کر دینا۔ پوری کائنات میں پوری اُمتِ مسلمہ کو دستِ بدستہ عرض کرتا ہوں کہ ساری نبیؐ کی زندگی کھلی کتاب ہے۔ اگر کوئی انسان ضد پر آئے تو کسی مسئلے کا حل نہیں

Presented by Ziaraat.Com

نکال سکتا۔ جو ضدی نہیں، جھگڑالو نہیں، فسادی نہیں، جسے موت یاد ہے، جسے قبر یاد ہے، جسے مرنا یاد ہے اور جسے حشر یاد ہے اُسے دعوتِ فکر دیتا ہوں۔

نبیؐ کی ساری زندگی دیکھو۔ کبھی نبی نے کوئی امانت علیؑ کے علاوہ کسی اور کے حوالے کی ہے۔ جتنے لوگ آئے ہیں کوئی امانت داری ایسی نہیں جو مصطفیؐ نے علیؑ کے علاوہ کسی اور کے حوالے کی ہو۔

صرف ایک فقرے پر توجہ کرنا!

جو محمد مصطفیؐ ایک رات کے لیے مکہ چھوڑتے ہوئے کافروں کی امانتیں علیؑ کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیتا، وہ دنیا کو چھوڑتے ہوئے اللہ کی امانت علیؑ کے علاوہ کسی دوسرے کے سپرد کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

جو ایک رات کے لیے مکہ چھوڑتے ہوئے کافروں کی امانتیں علیؑ کے علاوہ کسی کو نہیں دیتا وہ دنیا چھوڑتے ہوئے اللہ کی امانت...... ایک امانت تھی جو بندے خیبر میں لے کر جاتے رہے اپنی مرضی سے۔ وہ تھا علم۔

۳۹ ویں رات پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

''کل مَیں علَم اس کو عطا کروں گا جو مرد ہوگا''۔

آلِ محمدؐ اِن ہاتھوں کو کسی کمینے کا محتاج نہ کریں جو علیؑ کی حمایت میں اُٹھتے ہیں۔ کل علَم مرد کو عطا کروں گا۔ ایک فوجی نہ تھا جس نے نبیؐ سے گزارش کی ہو کہ یارسول اللہ کیا ہو گیا ہے ہماری تو ڈاڑھیاں دیکھیں، ہمارے قد تو دیکھیں، آپؐ ہمیں مرد ہی تسلیم نہیں کرتے۔ سارا مجمع چپ رہا۔ خیبر شکن نے مدینہ سے پرواز کی۔ حیدرِ کرارؑ نے اسلام کا پرچم لگایا۔ مرحب کا سر اڑایا۔ جبریلؑ "علیؑ" کا قصیدہ کہنے لگا۔ مالِ غنیمت کو نبیؐ نے کچھ ایسے تقسیم کیا کہ ہر ایک کو آدھا حصّہ اور علیؑ کو دُگنا حصّہ دیا۔ کوئی تو دکھاؤ جس نے اعتراض کیا ہو کہ ہم انتالیس دن لڑے ہیں ہمیں آدھا حصّہ

Presented by Ziaraat.Com

کیوں دیا اور علیؑ ایک دن لڑا ہے، اُسے دُگنا حصّہ کیوں دیا؟ چُپ کر گئے اس لیے کہ مسئلہ جانتے تھے۔ "کہ مردوں کا حصّہ عورتوں سے دُگنا ہوتا ہے"۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں!

علیؑ سو جاؤ صبح اُٹھ کر یہ امانتیں کافروں کو واپس کر دینا۔ وہ سو گیا جو کبھی نہیں سویا۔ وہ ایک رات کے لیے سویا تا کہ نصیریوں کی دلیلوں میں اضافہ نہ ہو۔ ورنہ نصیری یہ کہہ دیتے:

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (سورۂ بقرہ: آیت ۲۵۵)

"اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند"۔

اللہ کو نیند نہیں آتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا: تُو کیوں نہیں سوتا؟"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کل دو شیشیاں لے کر آنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دو شیشیاں لے کر گئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انھیں ہاتھوں میں پکڑ کر کھڑے رہو۔

حضرت موسیٰؑ کھڑے رہے۔ کھڑے رہے۔ اچانک یوں ہوا کہ شیشیاں ٹوٹ گئیں۔

فرمایا: اب پتا چلا کہ میں کیوں نہیں سوتا۔ اب اُوپر خدا نہیں سوتا اور نیچے علیؑ نہیں سوتا۔ اِسی لیے تو اللہ نے اتنی مہنگی نیند خریدی کہ سو جا تا کہ میری توحید بچ جائے۔ جس کی نیند سے خدائی بچے اور جو سو کر محافظ توحید ہو۔

پہلے علیؑ کیا کرتے تھے رات کو۔ عبادت کرتے تھے۔ آج نبیؐ نے فرمایا: سو جاؤ۔ پہلے نماز پڑھتے تھے۔ آج علیؑ کو نبیؐ نے فرمایا: سو جاؤ۔ آج علیؑ کا سونا بہتر ہے یا "نماز"۔

Presented by Ziaraat.Com

بھئی سونا بہتر ہے ـــــ پتا چلا کہ یہ فقرہ ہر جگہ پر فٹ نہیں ہوتا کہ "نماز نیند سے بہتر ہے"۔

اگر ہر وقت نماز نیند سے بہتر ہوتی تو جو پہلے ہی جاگ رہا ہو وہ کیا کرے۔ آج علیؑ کا سونا بہتر تھا۔ وہ سو کر رضائے خدا بھی خرید رہا تھا اور مصطفیٰؐ کی جان بھی بچا رہا تھا۔

کافر اکٹھے ہوئے۔ ابوجہل اور ابولہب وغیرہ جتنے بھی اُس وقت کے 'اُلو' تھے، سارے اکٹھے ہو گئے۔ مصطفیٰؐ کو معاذ اللہ قتل کرنا چاہتے تھے۔ ۷۰ ننگی تلواریں سر پر موجود تھیں اور اُسے نیند آ گئی۔ جنہیں سمجھ آ گئی ہے خُدا انہیں اور معرفت دے اور جنہیں نہیں آئی انہیں میں سمجھاتا ہوں۔ خطرے میں آئی ہوئی نیند بھی اُڑ جاتی ہے۔ اگر خطرہ ہو تو آئی ہوئی نیند بھی اُڑ جاتی ہے۔ ہر بندے کو سونے کے لیے اپنی مرضی کا ماحول چاہیے۔

آپ مہمان سے پوچھتے ہیں کہ بتی جلتی رہے یا بند کر دیں کیونکہ بعض کو اندھیرے میں نیند آتی ہے اور بعض کو روشنی میں آتی ہے۔ حضرت علیؑ کا مزاج کیا ہے۔ حضرت علیؑ کا مزاج ۷۰ تلواریں ہوں اطمینان کی چادر ہو اور حضرت محمدؐ کا بستر ہو۔ اپنے اور پرائے مولویوں نے کہا کہ جی علیؑ کا قد چھوٹا تھا، نبیؐ سے کہو کہ کسی لمبے قد والے کو سُلا دیں۔

بھئی! رسولؐ سے کہو کہ کسی لمبے قد والے کو سُلا دیں کیونکہ بستر ہے پرائیویٹ جگہ اور منبر ہے سرکاری جگہ۔ جو پرائیویٹ جگہ کے قابل ہے وہ سرکاری جگہ پر کیسے بیٹھ جائے۔ یہ بسترِ محمدؐ ہے، اگر قد ایک جیسا نہ ہوتا تو علیؑ کو نہ سُلاتے۔

ایک سرائیکی شاعر کے دو شعر پڑھنا چاہتا ہوں۔

اہلِ سنت شاعر ہے وہ کہتا ہے:

بیا کوئی نہیں سَم سکدا نبی عربی کے بستر تے

Presented by Ziaraat.Com

علیؑ وانگد محمدؐ دی نبوت دے برابر اے

جیو سلامت رہو!

بیا کوئی نہیں سَم سکدا۔ (نعرۂ حیدری)

علیؑ وانگد محمدؐ............

ہٹا فتوے نوں اے ملاں پراں کردے کتاباں نوں
میرا قرآن زہراؑ اے میری تفسیر حیدرؑ اے

اہلِ سنت شاعر ہے، وہ کہہ رہا ہے:

ہٹا فتوے نوں اے ملاں پراں کردے کتاباں نوں
میرا قرآن زہراؑ اے میری تفسیر حیدرؑ اے

تو کہتا ہے کہ سارے برابر ہیں۔ اہل سنت شاعر کہتا ہے ؎

کوئی بارش کوئی رم جھم کوئی مٹی کوئی مالی
کوئی ٹویا کوئی ٹھپہ مگر حیدرؑ سمندر اے

(نعرۂ حیدری)

اُسے نیند آئی خطرے میں اور مصطفیٰؐ کے بستر پر سو گیا۔

پیغمبر اکرمؐ نے اپنی عزت بچائی حضرت علیؑ کی وجہ سے، ورنہ کافر کہتے کہ رسولؐ ہماری امانتیں لے کر چلا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: علیؑ! امانتیں تیرے حوالے اور سو جاؤ۔ مولا علیؑ مطمئن ہو کر سو گئے۔ کافر بڑی مشکل سے جاگتے رہے۔ آج کل سونا مشکل ہے اور اُس زمانے میں جاگنا مشکل تھا۔ ساری رات اس انتظار میں کہ مصطفیٰؐ کو قتل کریں گے۔ صبح کا وقت ہوا، کافر اندر آئے، ابوجہل نے قرآنِ ناطق کے خلاف کو ہاتھ لگایا۔ ارادہ یہ تھا کہ نبی ہوگا مگر سامنے تو علیؑ تھا۔

علامہ اظہر حسن زیدی کا فقرہ پڑھتا ہوں۔ وہ فرماتے تھے:

Presented by Ziaraat.Com

پوری رات کوئی بندہ ہرن کے شکار کے لیے گھات لگائے ہوئے بیٹھا رہا ہو کہ ابھی جھاڑیوں سے ہرن نکلے گا اور بندوق سیدھی ہو۔ اس اِنتظار کے باوجود وہاں سے شیر نکل آئے تو پھر کیا ہوگا۔۔۔(نعرۂ حیدری)

اِنتظار تھا رحمت للعالمینؐ کا اور سامنے قاتل المشرکین سویا ہوا تھا۔ بستر رسولؐ پر حیدر کرارؑ تھا۔ پریشانی کے عالم میں گھبرا کر ابوجہل نے حضرت علیؑ سے پوچھا: محمدؐ! کہاں ہیں؟

اگر حضرت علیؑ کہتے کہ محمدؐ مکہ میں ہیں تو یہ جھوٹ ہوتا اور حضرت علیؑ جھوٹ بول نہیں سکتے۔ اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت علیؑ کہتے کہ آپؐ مدینہ چلے گئے ہیں،تو یہ مخبری ہوتی۔ اگر حضرت علیؑ ہاں کہتے تو بھی غلط نہ کہتے۔ مگر حضرت علیؑ نے جلال میں آکر فرمایا: کیا میرے حوالے کر کے گیا تھا۔ حضرت علیؑ کے علاوہ یہ جواب کوئی اور نہیں دے سکتا۔ اچانک ابوجہل نے اپنے لہجہ کو بدلا اور حضرت علیؑ کو جھڑکنے کی کوشش کی اور کہا: بتاؤ محمدؐ کہاں ہیں؟ حضرت علیؑ کا ہاتھ اُٹھا۔ ایسا تھپڑ رسید کیا کہ ابوعلیحدہ ہوگیا اور جہل علیحدہ ہوگیا۔ ایسا زور کا تھپڑ مارا کہ پھر ساری زندگی رُخ ہوتا تھا مشرق کی جانب اور چلتا تھا مغرب کی جانب۔ شیرِ خدا کے ایک تھپڑ کی طاقت ہی کچھ ایسی تھی۔

بس اَب اِس فقرے کو لفظوں سے نہ سمجھنا بلکہ معرفت سے سمجھنا۔ اتنے سارے شریکوں میں ابوجہل کو تھپڑ لگ گیا وہ بھی ابوطالبؑ کے بیٹے سے۔ اب گھبرایا، پریشان ہوا، پریشانی کے عالم میں ابوجہل نے غلطی سے اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا، شیر خدا نے بسترِ محمدؐ پہ پر انگڑائی لے کر۔

فقرہ سننا جس جس کے دِل میں ولایتِ علیؑ ہے۔

شیرِ خدا نے محمدؐ کے بستر پر انگڑائی لے کر ایک ہاتھ ابوجہل کی گردن میں اور دوسرا داڑھی میں پکڑا۔ حضرت علیؑ نے جھٹکا دے کر فرمایا: سوچ کر آگے بڑھنا۔ جو محمدؐ

Presented by Ziaraat.Com

میرا ہاتھ روک لیتا تھا، آج وہ میرے ساتھ نہیں ہے۔

کافر بھاگ گئے۔ اَب ایک روایت ہے اگر نہ پڑھوں تو مجھے تکلیف ہوگی۔ میری ساری تقریریں سول ہیں کوئی فوجداری والی نہیں لیکن پھر بھی اِس فقرے پر توجہ دینا۔

اِدھر سے نبی چلے۔ حضورؐ نے سمجھا کہ پیچھے کوئی کافر آرہا ہے۔ اِدھر حضرت علیؑ بسترِ محمدؐ پر سوئے۔ کافروں نے سمجھا کہ محمدؐ سورہا ہے۔ ہمارے ملتان میں ایک جھگڑے والی مسجد بنی۔ بڑا جھگڑا تھا وہ چھ ماہ تک چلتا رہا۔ انھوں نے راتوں رات ٹھیکے پر مسجد بنوائی۔ مخالفوں کا ایک بابا دیکھنے آگیا کہ کیا ہورہا ہے۔ انھوں نے اُسے پکڑ کر وہیں بٹھالیا۔ انھوں نے کہا: تُو یہاں پر بیٹھ کر چائے پی کیونکہ اگر وہ پیچھے چلا جاتا تو مخبری کردیتا۔ چائے پلانے میں چچا سے کوئی محبت نہیں تھی۔ مخبری کے خطرے سے بٹھایا تھا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُسے ساتھ لے کر نہیں گئے فرمایا: تو واپس نہ جا۔ تو میرے ساتھ آ ــــ (نعرۂ حیدری)

ذکرِ مصائب: یتیمانِ حضرت مسلمؑ کی شہادت

جو آلِ محمدؑ کو اللہ نے دیا اُسے فضائل کہتے ہیں اور جو آلِ محمدؑ کو اُمت نے دیا اُسے مصائب کہتے ہیں۔ یہ خاندان اِس قابل نہیں تھا جو اُمت نے اِن کے ساتھ سلوک کیا۔ اللہ کی ساری کائنات قربان، آج جنابِ مسلم ابن عقیلؑ کی جوڑی کا ذکر ہوگا۔ جن کی ماں لاہور میں تمہاری مہمان ہے۔ وفا کی غازیؑ اگر مردوں میں ہوتیں تو عباسؑ ہوتیں۔

آخری وقت حضرت امام حسین علیہ السلام باہر نکلے۔ دیکھا کہ ذوالجناح تیار کھڑا ہے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں: میرا غازی تو رہا نہیں۔ ذوالجناح کس نے سجایا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

آواز آئی: مولاؑ! رقیہؑ نے۔

روتا ہوا غریب خیمے میں آیا۔ جناب رقیہؑ کو قریب بلایا اور ماتھا چوم کر فرمایا:

رقیہؑ! ذوالجناح سجانا مردوں کا کام ہے یہ تجھے کس نے بتایا کہ زین کیسے رکھتے ہیں، تجھے کس نے بتایا کہ رکابیں کیسے سجاتے ہیں؟

بی بیؑ نے عرض کیا: مولاؑ! کل رات خیمے میں غازیؑ آیا تھا اور ذوالجناح کو بھی ساتھ لے کر آیا۔ کبھی زین رکھتا تھا اور کبھی زین اُتارتا تھا۔ مجھے کہتا تھا: رقیہؑ! فاطمہؑ کی اولاد پر مشکل بن گئی ہے میرے بعد زینبؑ کا عباسؑ تُو ہے۔

حضرت امام حسینؑ کی ماں غریب کے غم میں رونے والوں کو دنیا کے کسی غم میں نہ رُلائے۔ سیدوں کو آباد و شاد رکھے۔ امام حسینؑ کا پاک خالق شاہ جی کے بچوں کو سلامت رکھے۔ سیدہ کائنات زیدی صاحب کے درجات بلند کرے۔ شاہ جی کی اہلیہ کے لیے سارے دُعا کرنا۔ غازی عباسؑ اپنے بازوؤں کا صدقہ انھیں صحت عطا کرے۔

مَیں نے اِن بچوں کے بارے میں پڑھا ہے کہ جس وقت کوفہ میں قافلہ داخل ہوا تو جناب رقیہؑ نے حضرت مسلمؑ کا سر دیکھا۔ رو کر عرض کیا: اے مسلمؑ! مَیں اپنی چادر کا گلہ نہیں کرتی۔ اس لیے کہ جناب زینبؑ کے سر پر بھی چادر نہیں ہے اور کلثومؑ کے سر پر بھی چادر نہیں ہے لیکن مَیں اُجڑی کو تُو اتنا تو بتا دے کہ میرے دو بچے تیرے ساتھ آئے تھے، میرے محمدؑ اور ابراہیمؑ کو کس کے حوالے کیا ہے؟

حضرت مسلمؑ کے کٹے ہوئے سر سے آواز آئی: ایک علی اکبرؑ پر قربان ہو گیا ہے اور دوسرا علی اصغرؑ پر قربان ہو گیا ہے۔ (اللہ تمہارا ماتم قبول کرے)

ایک علی اکبرؑ پر قربان اور دوسرا علی اصغرؑ پر قربان۔ چھوٹے چھوٹے بچے، کوفہ کا شہر، رات کا اندھیرا۔ اِن سب کتابوں میں لکھا ہے کہ دونوں بچے رات کو مسلمانوں سے ڈر کر گلیوں میں پھرتے رہے۔ اچانک چھوٹا شہزادہ کسی چیز سے ٹکرایا اور نیچے گرا تو

Presented by Ziaraat.Com

کیا دیکھتا ہے کہ بابا کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ رو کر کہتا ہے: ابراہیمؑ! کوفہ کے مسلمان لاشوں کو نہیں دفناتے۔

شہزادوں کو تقدیر حارث کے گھر لے آئی۔ حارث کی مومنہ زوجہ نے اِن شہزادوں کو اپنے کمرے میں چھپا دیا۔ رات کو بے غیرت حارث آیا۔ اُس نے بچوں کی آواز سُنی تو کمرے کے اندر داخل ہوا۔

مولا عباسؑ بڑا جلالیوں والا ہے۔ پورے خاندان میں سب سے کریم مولا میرے غازی کی ذات ہے۔ ساروں کا سہارا عباسؑ ہے۔ میں جلالیوں والے کے سامنے روایت پڑھتا ہوں۔

اس ملعون نے تالا دیکھا اور بیوی سے چابی مانگی۔ اُس نے کہا: چابی نہیں ہے۔ اس ملعون نے تلوار کے دستے سے تالے کو توڑا اور دروازہ کھولا۔ اندھیرے میں ہاتھ مارنا شروع کیے۔ اچانک اس کا ہاتھ محمدؑ اور ابراہیمؑ کے بالوں میں آیا۔ اس ملعون نے شہزادوں کو بالوں سے پکڑ کر اِس طرح اُوپر اُٹھایا کہ طمانچے مارنا شروع کیے۔ اگر چھوٹا شہزادہ چھڑاتا تھا تو بڑے کو طمانچے مارتا اور اگر بڑا شہزادہ چھڑاتا تھا تو چھوٹے کو طمانچے مارتا۔ آخر یہ ملعون بچوں کو دریا کے کنارے کی طرف لے کر چلا۔

عزادارو!

پورے راستہ میں ـــــ بی بی رقیہؑ کی یہ جوڑی نہ زمین پر تھی اور نہ زین پر تھی...... مجھ سے پوچھو بچے کہاں تھے؟ اس ملعون نے بچوں کو بالوں سے پکڑ کر ہوا میں اُٹھایا ہوا تھا۔ کوئی نہ تھا جو یہ کہتا کہ حیا کر۔ کوئی کالے برقع والی مستورتھی جو اپنے زخمی پہلو پر ہاتھ رکھ کر اِس ملعون کے گھوڑے کے پیچھے پیچھے دوڑتی ہوئی رو رو کر کہتی تھی حیا کر۔ میرے بچوں نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔

آ گیا دریا کا کنارہ۔ چھوٹا شہزادہ سامنے آیا اور فرمایا: حارث! تُو ہمارے

Presented by Ziaraat.Com

ماموں غازیؒ کا نوکر تھا۔ تجھے ہمارے ماموں غازیؒ نے کہا تھا کہ جانوروں کو بھی سختی سے نہیں مارنا چاہیے، تجھے شرم نہیں آتی۔ بے غیرت کہتا ہے: مَیں نے تمہیں قتل کرنا ہے۔ محمدؒ وابراہیمؒ کہتے ہیں: کیوں؟

یہ کمینہ کہتا ہے: انعام کے لالچ میں۔

محمدؒ کہتے ہیں: کتنا انعام ملے گا؟ حارث ملعون کہتا ہے: دو ہزار درہم۔

جنابِ رقیہؑ کی جوڑی کہتی ہے: ہمیں بازار میں لے جا کر بیچ دے، تجھے حضرت یوسفؑ سے تھوڑے پیسے نہیں ملیں گے۔ تجھے انعام کا لالچ ہے تو بازار میں جا کر ہمیں بیچ دے۔ ہم حضرت یوسفؑ سے تھوڑے پیسوں میں فروخت نہیں ہوں گے۔

کمینہ کہتا ہے: دیر نہ کرو، جلدی کرو، مَیں نے تمہیں قتل کرنا ہے۔

آواز آئی: اتنی اجازت دے کہ ہم نماز پڑھ لیں۔

یہ ملعون کہتا ہے: پڑھ لو اگر کوئی فائدہ دیتی ہے۔

میرے چھوٹے بچے سے لے کر میری قوم کے تمام بچوں کو بھی پتہ ہے کہ بچوں کو گُرتا اتارنا نہیں آتا۔ دُشمن کے ہاتھ میں تلوار ہے۔ نماز کی اجازت ملی۔ دونوں شہزادے دریا کی طرف بڑھے۔ کمینہ کہتا ہے: ادھر کہاں جاتے ہو؟

آواز آئی: وضو کرنے کے لیے

کمینہ کہتا ہے: تم وضو کے بہانے پانی پینا چاہتے ہو۔

چھوٹے شہزادے کی آواز آئی: کلی کرنا مستحب ہے صرف واجب وضو کرنے دے؟۔ بے دین کہتا ہے: وضو کی اجازت نہیں، تیمم کر کے نماز پڑھو۔ چھوٹے چھوٹے بچوں نے دریا کے کنارے تیمم کیا۔ اللہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ کمینہ بچوں کے گرد آ کر ڈرانے لگا۔ کہنے لگا: بتایئے پہلے کسے ذبح کروں؟

Presented by Ziaraat.Com

بڑے شہزادے کی آواز آئی: یہ چھوٹا ہے پہلے مجھے مار۔ اماں نے جاتے ہوئے اِس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا تھا۔

چھوٹا شہزادہ کہتا ہے: یہ بڑا ہے میرے باپ کی جگہ پر ہے میرے سامنے اس کو نہ مار، پہلے مجھے ذبح کر۔

اس بے دین کی تلوار چلی۔ پہلے اِس ملعون نے بڑے شہزادے کا سر کاٹا اور سر کو دریا کے کنارے رکھا۔ مجھے سیّد معاف کردیں۔ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں۔ اِس ملعون نے پہلے بڑے شہزادے کی لاش اٹھائی۔

لاہور والی بی بیؑ ــــ بی بی رقیہؑ! آئیں میں آپؑ کو دعوت دیتا ہوں کہ اپنے بچوں کا پُرسہ قبول کریں۔ اِس ملعون نے بڑے شہزادے کی لاش دریا میں پھینکی، لاش پانی کے ساتھ روانہ نہیں ہوئی بلکہ پانی میں لاش رُک گئی۔ پھر دوسرے شہزادے کو ذبح کیا اور لاش کو دریا میں پھینکا۔

عزادارو!

ایک شہزادے کی لاش دُور گری اور دوسرے کی قریب گری۔ دونوں کی لاشوں نے سفر کرنا شروع کیا۔ دونوں لاشے چلے، قریب پہنچے۔ دونوں بھائیوں نے بازو کھولے، چھوٹے شہزادے نے بڑے کو اپنے گلے سے لگایا۔ حارث لعین نے دونوں شہزادوں کو آپس میں یوں ملتے ہوئے دیکھا تو اس ملعون نے لاشوں پر ظلم کرنا شروع کردیا۔ کبھی محمدؑ کی لاش پر اور کبھی ابراہیمؑ کی لاش پر۔

جنابِ زہراؑ کی آواز آئی: شرم کر! میرے مرے ہوئے بچوں پر یوں ظلم نہ کر۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

Presented by Ziaraat.Com

چھٹی مجلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ.....(سورہ مائدہ: آیت ۳)

''آج تو کفار تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے......''

سامعین گرامی قدر!

خداوند عالم سیّدہ عالمیان کی عزت اور عظمت کے صدقہ میں اِس جلیل القدر عبادت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ مومنین و مومنات، بانیانِ مجلس کو آلِ محمدؐ کا کریم خالق اپنی حیثیتوں کے مطابق اِس عظیم ترین عبادت کا اجر عطا فرمائے۔

سامعین گرامی قدر!

خداوند کریم نے غدیر کے میدان میں اپنے عزتوں والے پیغمبر کی پاک زبان سے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ولایت مطلقہ کا جب باضابطہ اعلان کروایا تو اس اعلان کے بعد جو کافروں کی صورتِ حال تھی، اُسے خداوند کریم نے قرآنِ مجید میں صاف لفظوں میں بیان فرمایا کہ اس اعلانِ ولایت کی وجہ سے، امیر المومنین کے بازو دکھانے کی وجہ سے اور من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ فرمانے کی وجہ سے، آج کافر تیرے دین سے مایوس ہو گئے۔

اگر کوئی مجھ سے پوچھتا کہ کافر آج کیوں مایوس ہو گئے تو میں کہتا کہ کافروں کو ہجرت کی رات جب بستر پر رسولِ خدا نہیں ملے تھے تو اُس وقت اُنھیں مایوس ہو جانا

Presented by Ziaraat.Com

چاہیے تھا کیونکہ اُنہوں نے بڑی محنت کی، بڑا منصوبہ بھی بنایا تھا، بڑی کوشش بھی کی تھی، وہ چاہتے تھے کہ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؐ کے دین کو ابتداء ہی سے باطل کر دیا جائے لیکن اللہ نے کمال حکمت سے نبوت کے بستر پر امامت کو لِٹا کر مصطفیٰؐ کو علیؑ کے ذریعہ محفوظ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اکرمؐ کی جان بھی حضرت علیؑ کی وجہ سے بچائی اور پیغمبر کی عزت بھی حضرت علیؑ کی وجہ سے بچائی۔ اگر امانتیں واپس نہ ہوتیں تو عزت نہ بچتی اور اگر آپؐ خود بستر پر ہوتے تو جان نہ بچتی۔ جان بھی عمرانؑ کے لال نے بچائی اور عزت بھی حیدرِ کرّار نے بچائی۔ پیغمبر اکرمؐ مطمئن ہو کر چلے گئے اور پیچھے حضرت ابوطالبؑ کا بیٹا علیؑ قہرِ خداوندی بن کر ابوجہل وغیرہ کو بسترِ رسولؐ پر ملا۔

یہاں پر کافروں کو ذرا بھی مایوسی نہ ہوئی اگر مایوس ہوتے تو بدر کی جنگ لڑنے کے لیے ہرگز نہ جاتے۔ اگر کافر مایوس ہو گئے ہوتے تو بدر کی جنگ لڑنے کے لیے کبھی نہ جاتے۔ اُنہوں نے پورا سال چندا اکٹھا کیا جنگ کے لیے۔ مکمل طور پر مال و زر اکٹھا کر کے ایک سال کے بعد سن ۲ ہجری میں بدر کے مقام پر پیغمبرؐ اسلام کو قتل کرنے کے نجس اِرادہ سے مدینہ کے قریب جا پہنچے۔ اِدھر حالت بڑی کمزور تھی۔ ٹوٹل تین سو تیرہ افراد اور گنتی کے دو گھوڑے اور چند اُونٹ۔ تین سو تیرہ بے چاروں میں سلیمان اور ساری فوج کا اَکلوتا آسرا علی ابنِ ابی طالبؑ۔

لشکرِ اسلام کو جس ایک ہستی پر ناز تھا وہ صرف اور صرف ابوطالبؑ کا بیٹا علیؑ تھا اور پھر جب جنگ شروع ہوئی تو اس عمر میں آج پہلی مرتبہ حضرت علیؑ نے اپنی تلوار کے جوہر دکھائے اور یہ یاد رہے کہ حضرت علیؑ کے ہاتھ میں حضرت عمرانؑ کی تلوار تھی، ابھی تک ذوالفقار نازل نہیں ہوئی تھی۔

ذوالفقار نازل ہوئی جنگِ اُحد میں اور یہ جنگِ بدر تھی۔ جنگِ بدر میں

Presented by Ziaraat.Com

ابوطالبؑ کا بیٹا اس شان وشوکت سے لڑا کہ پورے لشکرِ اسلام نے جتنے بندوں کو قتل کیا، صرف اکیلے حضرت علیؑ نے اتنے منافقوں کو قتل کیا۔ جیسے ہی جنگ ختم ہوئی تو سلمانؓ کو کہنا پڑا کہ: یارسولؐ اللہ! آج مدینہ سے کتنے علیؑ لے کر آئے تھے؟ــــ(نعرۂ حیدری)

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں!

پوچھنا پڑا حضرت سلمان فارسی کو کہ یارسولؐ اللہ! آج مدینے سے کتنے علیؑ لے کر آئے۔ پیغمبر اکرمؐ مسکرا کر فرماتے ہیں: سلمانؓ! کیا علیؑ بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اللہ نے تو دوسرا علیؑ کائنات میں بنایا ہی نہیں۔ آواز آئی: یارسول اللہ! میں کیا کروں جو مشرق میں قتل ہوا تھا وہ بھی کہتا تھا کہ مجھے علیؑ نے مارا ہے تو جو مغرب میں قتل ہوا تھا وہ بھی کہتا تھا کہ مجھے علیؑ نے مارا ہے۔ مقصرین کو اب بھی اِس بات پر اعتراض ہے کہ میرا مولا علیؑ ایک وقت میں چالیس گھروں میں کیسے گیا۔

بڑا مشہورِ زمانہ واقعہ ہے۔ سارے بڑوں نے سنا ہوا ہے لیکن بچوں کو بھی سنانا چاہیے۔ جلدی جلدی سناتا ہوں۔ ماہِ رمضان میں امیرالمومنین حیدرِ کرّار کو بڑے لوگوں نے دعوت دی۔ ایک صحابی کہتا ہے: یاعلیؑ! میرے پاس تھوڑے سے جَو ہیں، آج روزہ میرے ساتھ افطار فرمائیں۔ میرے مولا علیؑ نے فرمایا: میں آجاؤں گا۔ پھر دوسرے نے کہا، پھر کسی تیسرے نے کہا تو کچھ بندے حیران ہوئے کہ اُسے بھی ہاں، اُسے بھی ہاں اور اُسے بھی ہاں۔ آخر میں پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میرا جی چاہتا ہے کہ تُو آج روزہ میرے ساتھ افطار کرے۔ مولا نے عرض کیا: آپؐ تو کائنات کے سلطان ہیں اور مَیں آپؐ کا غلام ہوں، مَیں آجاؤں گا۔

بندے حیران ہوئے کہ اب علیؑ کس کس کے پاس جائے گا۔

اگلا دِن ہوا تو ایک بندہ کہتا ہے کہ مجھ جیسا خوش نصیب کون ہے، رزق بانٹنے

Presented by Ziaraat.Com

والا علیؑ کل میرے گھر روزہ افطار کر رہا تھا۔ دوسرا بندہ قریب آ کر اُسے کہتا ہے کہ ماہ رمضان ہے جھوٹ تیرے منہ پر اچھا نہیں لگتا۔ ماہِ رمضان ہے کچھ تو حیا کر تجھے جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ صحابی کہتا ہے: کون سا جھوٹ؟

وہ کہتا ہے: حضرت علیؑ کل میرے پاس تھے جب کہ تُو کہتا ہے کہ تیرے پاس تھا۔

وہ دونوں جھگڑا ختم کروانے کے لیے سلمانؓ کے پاس آئے اور کہتے ہیں: اے سلمانؓ! دیکھ یہ جھوٹ بول رہا ہے یہ کہتا ہے کہ حضرت علیؑ کل میرے پاس تھے اور میں کہتا ہوں کہ حضرت علیؑ کل میرے پاس تھے۔

اللہ کے جلال کی قسم، سلمانؓ مسکرا کر کہتا ہے: حضرت علیؑ تو کل میرے، پاس تھے۔ میرا بادشاہ علیؑ تو کل میرے پاس تھا۔ روزہ افطار کرنے کے لیے آئے تھے۔

جھگڑا شروع ہوا۔ جھگڑا بڑھ گیا اور بات بڑھتے بڑھتے اتنی بڑھی کہ مسجد کے ہر کونے سے چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔

سلمانؓ کہتا ہے: میرے پاس۔ ابوذرؓ کہتا ہے: میرے پاس۔ مقدادؓ کہتا ہے: میرے پاس اور حذیفہ یمانی کہتا ہے: میرے پاس۔ آپس میں کہتے ہیں کہ حضرت محمدؐ کے ہوتے ہوئے لڑتے کیوں ہو؟ نبیوںؑ کے سلطان منبر پر تشریف فرما ہیں، اکٹھے ہو کر پیغمبر اکرمؐ سے پوچھ لیتے ہیں۔

عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہمارے درمیان فیصلہ کریں کہ ہم میں سے ابوذر سچا ہے، سلمان سچا ہے، مقداد سچا ہے، حذیفہ سچا ہے۔ یہ سچا ہے یا یہ سچا ہے، ہم میں سے کون سچا ہے؟ سارے صحابہ نے پیغمبر اکرمؐ سے بات کی۔

پیغمبر اکرمؐ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: علیؑ تو کل میرے پاس آیا تھا۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

Presented by Ziaraat.Com

پیغمبرِ اعظمؐ فرماتے ہیں: علیؑ تو کل میرے پاس روزہ افطار کر رہا تھا۔ اب حضورؐ کے سامنے کسی کی جرأت نہیں کہ بول پڑے۔ یہ تو کسی کی جرأت نہ تھی کہ کائنات کے صادق نبی کو جھٹلاتے۔ دِل مطمئن نہیں ہیں کیونکہ اُن ساروں کے پاس علیؑ آئے تھے۔ سامنے مصطفیٰؐ تھا کیسے انکار کرتے۔

اتنے میں جبریلؑ نازل ہوا۔ جبریلؑ نے استاد کے فضائل سننے کے بعد پیغمبرِ اعظمؐ سے عرض کیا:

اُس اللہ کی قسم! جس نے مجھے جبریلؑ اور آپؐ کو محمدؐ بنایا ہے۔ میں عرشِ اعلیٰ سے آرہا ہوں۔ حضرت علیؑ وحدت میں مہمان ہے رب العالمین کا۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

بندوں نے حضرت ابوطالبؑ کے بیٹے کے قدموں پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا: یا علیؑ! فرمایئے حقیقت کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہمارا تعاقب نہ کرنا، ورنہ عقلیں زخمی ہوجائیں گی۔

ہمارا پیچھا نہ کرنا ورنہ عقلیں زخمی ہوجائیں گی۔ ہماری حقیقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا۔ کائنات میں کسی کو پتا ہی نہیں کہ حضرت علیؑ کی حقیقت کیا ہے؟ ہم جسموں میں شبیہ ہیں۔ قرآن کی قسم، میری اوقات نہیں ہے کہ میں اپنے بادشاہ کے فقرے کی تشریح کروں۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں: ہم جسموں میں شبیہ ہیں۔ شبیہ کیا ہے جو سامنے شبیہ ہو۔ اگر مَیں آئینہ کے سامنے کھڑا ہوجاؤں تو ایک ناصر عباس شیشہ کے باہر ہے اور ایک ناصر عباس شیشہ کے اندر ہے۔ شیشہ کے سوٹکڑے کر کے پھینک دو اور اُس کے ہر ٹکڑے میں دیکھو تو اُس میں بھی ناصر عباس ہی نظر آئے گا۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

اس لیے حضرت جبریلؑ امین نے اپنے استاد حضرت امیر المومنینؑ سے عرض کیا: یا علیؑ! ایک مسئلہ سمجھ میں نہیں آرہا۔ آپؑ کے پاس ایک بندے نے آکر سوال کیا

Presented by Ziaraat.Com

کہ میری فلاں حاجت پوری ہو جائے۔ آپؐ نے ہاتھ اٹھائے، دعا مانگی، یا اللہ! اس کا فلاں کام کر دے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ٹھیک ہے۔ جبریلؑ نے عرض کیا: لیکن اُس وقت مَیں نے آپؑ کو عرش پر دیکھا تھا کہ آپؑ فرشتوں کو حکم دے رہے تھے کہ یہ کام کر دو۔ یا علیؑ نیچے دُعا اور حکم اُوپر۔ یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ نیچے دعا اور حکم اُوپر۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: سن اے جبریلؑ! ہم حکم بھی چلاتے ہیں اور ہم دُعا بھی مانگتے ہیں۔ دونوں کا مطلب سمجھ لے۔ جب ہم دعا مانگتے ہیں تو نظام بچا رہے ہوتے ہیں اور جب ہم حکم دیتے ہیں تو نظام چلا رہے ہوتے ہیں ـــــ (نعرۂ حیدری)

آلِ محمدؐ آپ سب کو سلامت رکھیں!

ہم دعا مانگ کر نظام بچاتے ہیں اور حکم دے کر نظام چلاتے ہیں۔ ایک قبر کو ٹھوکر ماری اور مولا علیؑ نے فرمایا: قم باذنیمیرے حکم سے اُٹھ۔ قبر سے مردہ نکلا، مٹی جھاڑی اور کہا:

السلام علیك یا امیر المومنین!

''اے مومنوں کے امیر علیؑ میرا اسلام''۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: تمھارے گھر والوں کو تمھاری ضرورت ہے تُو گھر چلا جا۔ واہ یا علیؑ! جو مُردے کے بھی گھر والوں کے حالات جانتا ہو، فقۂ جعفریہ میں اُسے امام کہتے ہیں۔ امام وہ نہیں ہوتا، جسے آنکھوں سے کنکریاں بھی نظر نہ آئیں۔

قبر کو ٹھوکر ماری فرمایا: قم باذنی'' مُردہ اٹھا۔ علیؑ فرماتے ہیں: گھر چلا جا۔ دوسری قبر پر حضرت علی علیہ السلام پہنچے۔ میرے مولا نے دعا مانگی ''قم باذن اللہ'' اللہ کے حکم سے اُٹھ۔ قبر پھٹی مُردہ نکلا۔

علیؑ فرماتے ہیں: گھر چلا جا۔

قنبر نے عرض کیا: مولاؑ! قبریں دو، مُردے دو اور حکم بھی دو۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک قبر والے سے فرمایا کہ میرے حکم سے اُٹھ اور دوسری قبر والے سے فرمایا: اللہ کے حکم سے اُٹھ۔

مولا علیؑ نے فرمایا: اے قنبر! حکم میرا کافی ہے۔ مَیں اللہ کو اللہ منوانے کے لیے آیا ہوں۔ اللہ بننے کے لیے نہیں آیا۔

اللہ منوانے کے لیے آیا ہوں، اللہ بننے کے لیے نہیں آیا۔ میں اللہ منوانے کے لیے آیا ہوں میں خُدا بننے کے لیے نہیں آیا۔ خیبر کے میدان میں دو انگلیاں۔ سائیں جی! دو انگلیاں خیبر کے در پر رکھیں۔

قمر جلال ایک شاعر ہے وہ کہتا ہے:

غنیمت جانیے دو انگلیوں پر بابِ خیبر ہے

اللہ اُن بندوں کو سلامت رکھے جو حضرت علیؑ کے فضائل پر خوش ہوتے ہیں۔

غنیمت جانیے دو انگلیوں پر بابِ خیبر ہے۔

اگر پانچوں انگلیاں اُٹھتیں تو درِ خیبر فرش سے عرش تک اُڑ جاتا۔ جس دروازہ کو ۴۰ مرد کھولتے تھے، اُسے دو انگلیوں سے جو اُڑا دے وہ ہے یداللہ۔ حضرت علیؑ کی طاقت دیکھ کر وہ پریشان ہو گئے۔ مولا کی طاقت دیکھیں کتنا ہی بہادر ہو عام بندہ، وہ یہ دروازے ہَوا میں نہیں اُڑا سکتا۔ اُن بندوں نے آپس میں مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ یہ تو وہی اللہ ہے۔ یہ کہنے والے کوئی عام بندے نہیں تھے بلکہ رسولؐ خدا کے ساتھی تھے۔ تاریخ میں اُن کے نام بھی موجود ہیں۔

انھوں نے کہا: ہو نہ ہو کہ اللہ یہی ہے۔ اگر اللہ نہ ہوتا تو اتنی طاقت کہاں سے آتی۔ حضرت علیؑ نے خیبر فتح کر دیا۔ خیمہ میں آ کر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت علیؑ کو خدا کہنے کے لیے وہ پچاس بندے خیمہ میں آئے۔ مولا اُسے کہتے ہیں جو ارادوں کی زباں جانتا ہو۔ جو ہونے کو ہونے سے پہلے جانتا ہو، وہ علیؑ ہوتا ہے۔ تقدیر جس کی

Presented by Ziaraat.Com

مرضی سے چلتی ہو، وہ علیؑ ہے۔ جو مشیت کا کاروبار چلاتا ہو اُسے علیؑ کہتے ہیں۔

بندے کے ذہن میں کیا تھا کہ طاقت کی وجہ سے وہ علیؑ کو خدا کہنے لگے۔ آپؑ نے خیمے کے اندر سے جَو کی روٹی اٹھائی۔ سوکھی روٹی اٹھائی۔ بندے آئے تھے طاقت کی وجہ سے علیؑ کو خدا کہنے۔ حضرت علیؑ نے ٹکڑے کو توڑنے کے لیے زور لگایا۔ بندے حیران ہوئے کیوں کہ خدا کہہ رہے تھے علیؑ کو طاقت کی وجہ سے۔ وہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ علیؑ تو جَو کی سوکھی روٹی کو نہیں توڑ سکا۔

آپؑ نے فرمایا: روٹی بہت سخت ہے، ذرا پیالے میں پانی دینا، پھر تمھاری بات سنتا ہوں، پہلے پیالے میں پانی دینا۔ انھوں نے مولا علیؑ کو پیالے میں پانی دیا۔ مولا علیؑ نے روٹی کو بھگویا۔ اب مولا علیؑ نے روٹی کو توڑنا شروع کیا اور روٹی ٹوٹتی رہی۔ وہ آئے تھے طاقت کی وجہ سے خدا کہنے۔ علیؑ کو یہ کرتا ہوا دیکھ کر چلے گئے۔ کسی نے کوئی جملہ علیؑ سے نہیں کہا۔ کہنے لگے: ہاں! یہ اللہ کا بندہ ہے۔ اللہ تو بس وہی ہے۔

مجھے حضرت غازی عباسؑ کے جلالت والے علَم کی قسم! وہ بندے باہر نکلے۔ حضرت علیؑ نے جَو کا ٹکڑا ایک طرف رکھا، آسمان کی طرف نگاہ کو اٹھایا اور عرض کیا: گواہ رہنا میں نے اپنے آپ کو گھٹا گھٹا کر تجھے بڑھایا ہے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

اے اللہ! گواہ رہنا میں نے اپنے آپ کو گھٹا گھٹا کر تجھے بڑھایا ہے۔ جسے اِس فقرے پر اعتراض ہو، اُسے ایک دلیل اور دیتا ہوں۔ ایسے انگلی کا اشارہ کیا انگشت کی پشت پر اُگے ہوئے ناخن کی طاقت سے پورے نظام شمسی کو واپس پلٹایا۔ جو میٹرک تک پڑھا ہوا ہے وہ بھی جانتا ہے کہ سورج اکیلا نہیں پلٹا بلکہ پورے نظام شمسی کو واپس پلٹایا۔ پھر ٹائم ہو گیا۔ مولا علیؑ نے اُسے فرض کرو ۵:۵۵ منٹ پر واپس پلٹایا۔ ۵ منٹ میں کسی کی زندگی کا وقت تھا اور کسی کی موت کا وقت تھا اور کسی کے

Presented by Ziaraat.Com

رزق کا وقت تھا۔ جس نے ۵:۵۶ منٹ پر مرنا تھا، حضرت علیؑ نے اُسے زندگی لوٹائی۔ اِدھر سورج پلٹایا اور اُدھر سجدے میں سر رکھا کیونکہ حضرت علیؑ نے سورج پلٹایا تھا، نماز کیلئے۔

میں پوچھتا ہوں: یا علیؑ! سجدہ کیوں کیا سورج لوٹانے کے بعد؟ عجب نہیں کہ مولا فرمائیں: مجھے میرا دادا ابراہیمؑ یاد آ گیا کیونکہ اس نے نمرود کو کہا تھا اگر تُو خدا ہے تو سورج کو مغرب سے نکال۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: میرا خدا مشرق سے سورج نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے۔ اگر تُو خدا ہے تو سورج کو مغرب سے نکال۔

بات بھری پنچائیت کی تھی۔ کہنے والا خلیلِ خدا تھا۔ نمرود میں ایسا کرنے کی جرأت نہیں تھی تو ابراہیمؑ کو ماننا پڑا۔ حضرت علیؑ نے سورج نکالا پھر یاد آیا کہ کہیں ابراہیمؑ گھبرا نہ جائیں۔

مولا نے سجدے میں رکھ کر سر کہا: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ حضرت علیؑ نے اس رنگ میں کائنات کے اندر تحفظِ توحید کیا کہ دنیا حیران ہو گئی۔

چونکہ مولا علیؑ ولی ہیں اور اللہ بھی ولی ہے۔ اب اگر یہ اللہ والے کام کر کے نہ دکھائے تو پھر ولی تو نہ ہوا۔ اللہ والے سارے کام کر کے پھر جو سجدے میں سر رکھ دے۔ اُسے علیؑ کہتے ہیں۔ طاقت اللہ کی ہے لیکن اُس کے مظہر مولا علیؑ ہیں۔

ایک ہوتا ہے ظاہر اور ایک ہوتی ہے حقیقت۔ یہ ناصر عباس کا ہاتھ، یہ ناصر عباس کی آنکھ، یہ ناصر عباس کا ناک اور یہ ناصر عباس کا منہ۔ ناصر عباس کہاں ہے؟

ذرا توجہ سے اور تسلی سے۔۔۔!

یہ تو ناصر عباس کے اعضاء ہیں اصل کدھر ہے؟ وہ پوشیدہ ہے اور یہ ظاہر ہیں۔ انھیں دیکھو اور اصلی کو پہچانو۔ اِسی طرح علیؑ کو دیکھو اللہ کو پہچانو۔ علیؑ کا کرم دیکھو اور اُسے کریم مانو۔ علیؑ کی عطا دیکھو اور اُسے معطی مانو۔ علیؑ ظاہر ہے اور وہ باطن ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ کے ظاہر کا نام علیؑ ہے۔

دریا کے کنارے صحابی تھے حضرت علیؑ نے فرمایا: جا آواز دے ''قنتیس''۔

صحابی نے عرض کیا: مولا! یہ کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ ایک مچھلی کا نام ہے۔

صحابی نے عرض کیا: مولا! مچھلی کو کیسے آواز دوں گا؟

فرمایا: تُو اُسے آواز دے، وہ آئے گی۔ جب وہ آئے گی تو اس سے پوچھنا کہ علیؑ کہہ رہے ہیں کہ میرا لشکر میرے ساتھ آرہا ہے۔ تُو بتا کہ پانی کہاں سے کم ہے کیوں کہ ہم نے یہاں سے گزرنا ہے۔

صحابی آیا اس نے دریا کے کنارے کھڑے ہو کر کہا: اے قنتیس! تو ستر ہزار مچھلیوں نے سر اُٹھایا۔

انھوں نے کہا: ہم ساری کی ساری قنتیس ہیں ہمیں کیا خبر کہ مشکل کشاء کو کس قنتیس سے کام ہے۔

واپس آیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: واپس جا اور کہ ''قنتیس بنتِ کرکرہ'' یا علیؑ تجھے کائنات کیسے سمجھے۔ آپؑ نے مچھلی کے باپ کا نام بھی بتا دیا۔

پھر قنتیس بنتِ کرکرہ کے نام پر ستر مچھلیاں نکلیں اور کہا: نام ہمارا قنتیس ہے باپ کا نام کرکرہ ہے۔

پھر گیا، پھر آیا۔ پھر گیا، پھر آیا۔ پھر گیا اور پھر آیا۔ آخر میں آکر پکارتا ہے: قنتیس ابنِ کرکرہ ابن مرمرہ بن الزما۔ حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے مجھے بھیجا ہے۔ مچھلی باہر نکلی۔ مچھلی نے ہوا میں چھلانگ لگائی۔ پلٹ کر کہتی ہے: تمہاری مت ماری گئی ہے جو میری سات پشتوں کے نام جانتا ہے، اُسے یہ نہیں پتا کہ دریا میں راستہ کہاں سے ہے ___ (نعرۂ حیدری)

Presented by Ziaraat.Com

ذکرِ مصائب: حضرت عباسؑ کا مستورات سے الوداع ہونا

ساری زندگی حضرت علیؑ نے اللہ سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگنا وہ ہے جو خرید نہ سکے۔ مولا علیؑ بادشاہ وہ تاجر ہیں جنھوں نے ہر تجارت صرف اللہ سے کی۔ نیند کے بدلے مرضیاں خریدیں، ضربت کے بدلے عبادت خریدی، انگوٹھی کے بدلے ولایت خریدی اور روٹیوں کے بدلے جنت خریدی۔ کبھی خدا سے سوال نہیں کیا۔ حضرت علیؑ کی اکلوتی دعا کا نام ہے عباسؑ۔

تہجد کی نماز میں حضرت ابوطالبؑ کا بیٹا علیؑ ہاتھ اُٹھا کر عرض کرتا ہے: خدایا! مجھے بیٹا عطا کر...... جتنی میرے بدن میں طاقت ہوئی میں تفصیل سے اپنے مرشد کا ذکر بیان کروں گا لیکن یہاں پر ایک فقرہ جو میرا ذاتی عقیدہ ہے، بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ سارا گھر کریم ہے جس ہستی سے مانگو وہی رحمۃ اللعالمین ہے لیکن اِن کریموں کے گھر میں جس کی عطا سب سے جُدا ہے اُس ہستی کا نام ہے عباسؑ۔

اِسی لیے چوتھے امامؑ نے حضرت عباسؑ کی قبر امام حسینؑ کے ساتھ نہیں بنائی اگر حضرت عباسؑ کی قبر حضرت امام حُسین علیہ السلام کے ساتھ ہوتی تو حضرت عباسؑ کے معجزے چھپ جاتے اور دُنیا کہتی کہ یہ بھی حضرت امام حُسین علیہ السلام کا معجزہ ہے، یہ بھی حضرت امام حسینؑ کا معجزہ ہے۔

حضرت امام سجادؑ نے غازیؑ کا روضہ علیحدہ بنایا اور شبیرؑ کا روضہ علیحدہ۔ علم کا شہر محمدؐ اور دروازہ علیؑ۔ کرم کا شہر حسینؑ اور دروازہ عباسؑ۔ ہر کرم جس سے ملتا ہے اُس کریم کا نام ہے غازیؑ۔

مَیں نے اپنی آنکھوں سے کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک بندہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس بار بار گیا اور عرض کیا: مولاؑ! میری فلاں حاجت ہے، میری فلاں حاجت ہے مگر حاجت پوری نہ ہوئی۔ اِس بندے کی عالمِ خواب میں حضرت امام رضاؑ سے

Presented by Ziaraat.Com

ملاقات ہوئی۔ اُس نے عرض کیا: مولاؑ! کتنے دن ہو گئے ہیں میں حاضری دے رہا ہوں۔ میری فلاں فلاں حاجتیں ہیں مگر پوری نہیں ہوئیں۔

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا: تُو غازی عباسؑ کے پاس جا۔

تڑپ کر عرض کرتا ہے: مولا! آپؑ امام ہیں غازی عباسؑ امام تو نہیں، پھر اُن سے کیوں مانگوں؟

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا: پوری زندگی غازی عباسؑ کے سینے میں دو حسرتیں تھیں: پہلی یہ حسرت تھی کہ لڑنے کی اجازت مل جائے اور دوسری حسرت یہ تھی کہ سکینہؑ تک پانی پہنچ جائے۔ نہ غازی عباسؑ کو لڑنے کی اجازت ملی اور نہ ہی سکینہؑ تک پانی پہنچا۔ غازی عباسؑ اپنی یہ دونوں حسرتیں سینے میں لے کر دریا کے کنارے سو گیا۔ اس دن سے ہم سب آلِ محمدؑ غازی عباسؑ کی رضا ڈھونڈتے ہیں۔

یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی کی حضرت عباسؑ سفارش کریں اور آلِ محمدؑ اُس کی بات کو پورا نہ کریں۔ اسی لیے دعائیں دلوں میں رکھ لیں کہ اللہ کے بعد ایک غازی عباسؑ ہے جو بغیر ہاتھوں کے عطا کرتا ہے۔ امتی ہیں ہم محمد مصطفیٰؐ کے۔ شیعہ ہیں ہم علیؑ کے اور عزادار ہیں ہم حسینؑ کے۔ لیکن اللہ نہ کرے جب کوئی مصیبت آجائے تو آج بھی ہماری بیٹیاں بال کھول کر علَم کے نیچے آجاتی ہیں۔ اُس وقت یہ سوچا کر کہ تیری اور میری بیٹی کے لیے ۱۴ سو سال کے بعد بھی اتنا بڑا آسرا حضرت عباسؑ ہیں۔

اللہ جانے حضرت امام حسینؑ کی بہن کو کربلا میں غازی عباسؑ پر کتنا مان تھا، کتنا آسرا تھا۔ ہمارے ایک نہایت جلیل القدر عالم دین گزرے ہیں۔ آیت اللہ ابو القاسم خوئی۔ خوئی صاحب کے بارے میں ہے کہ جب آپ غازی عباسؑ کے روضہ پر جاتے تھے تو آپ وہاں پر دو فقرے پڑھتے تھے ـــــ پہلا فقرہ!

السلام علیك یا شباب الحسین

Presented by Ziaraat.Com

"اے حسینؑ کی جوانی تجھ پر میرا اسلام"۔

دوسرا فقرہ کہتے تھے:

السلام علیك یاحجاب زینب

"اے بی بی زینبؑ کے پردہ تجھ پر میرا اسلام"۔

میرے غیرت مند، شریف عزادارو! جھولی پھیلا کر دعا کرتا ہوں سارے عزاداروں کے لیے۔ اللہ آپ سب کی دعائیں قبول فرمائے۔ امام حسینؑ کی ماں کسی ماتمی کو کوئی غم اور تکلیف نہ دیکھائے۔

عزادارانِ امام مظلوم فقرہ پڑھتا ہوں___!

جب حضرت علی اکبرؑ نے زین چھوڑی تو بی بی زینب ؑ کی آواز آئی: وامحمد۔ حضرت قاسمؑ کی لاش کے ٹکڑے تو ہوئے بی بی کی آواز آئی: واعلی۔

جب حضرت غازی عباسؑ نے زین چھوڑی تو بی بی نے نہ نانے کو یاد کیا اور نہ بابا کو یاد کیا۔ بلکہ علیؑ کی بیٹی کے دونوں ہاتھ سر پر آئے رو کر فرمایا: واحجابا، "ہائے میرا برقع، ہائے میری چادر، ہائے میرا برقع"۔

عزادارو!

حضرت علیؑ نے دعاؤں میں مانگا تھا کہ خدایا! مجھے بیٹا عطا فرما۔ ایک لفظ میں مولا غازیؑ کا سارا فضائل پڑھنے لگا ہوں۔ اس سے بڑا غازی عباسؑ کا فضائل کوئی نہیں پڑھ سکتا جو حضرت علیؑ نے فقرہ کہا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: مجھے بیٹا عطا فرما۔

آواز قدرت آئی: کیسا؟

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میرے جیسا۔ جیسے میں وفادار ہوں محمد مصطفیٰؐ کا ویسے ہی وہ وفادار ہو حسینؑ ابن علیؑ کا۔

Presented by Ziaraat.Com

غازی عباسؑ! مَیں آپؑ کے کیا فضائل پڑھوں۔ جس کے کپڑے جنت سے درزی لے کر آئے وہ حسینؑ ہوتا ہے اور جس کے کپڑے ٹوٹی ہوئی پسلیوں سے ہاتھ اُٹھا کر محمدؐ کی بیٹی جنابِ زہراؑ بنائے۔ وہ علموں والا عباسؑ ہوتا ہے۔

ایک فقرہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے کہتا ہوں کہ شریف گھروں میں بچیوں کو بچپن ہی سے سلائی کی تربیت دی جاتی ہے۔ مَیں کسی کا بھائی ہوں اور کسی کا بیٹا ہوں، منت کرتا ہوں کہ جب پہلے پہل اپنی اولاد کو سلائی سکھانے لگو تو سب سے پہلے غازی عباسؑ کا علَم سلایا کرو۔ یا غازی عباسؑ کا علَم یا علی اصغرؑ کا کُرتا۔ حضرت سکینہؑ راضی ہوجائے گی۔ جنابِ سکینہؑ کو راضی کرنے کے لیے......

عزادارانِ امامِ مظلومؑ!

۱۰ محرم کا دِن چڑھا۔ غریب عباسؑ قریب آیا۔ مولا کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا: مولا! مجھے مرنے کی اجازت دیں۔

حضرت امام حُسین علیہ السلام نے فرمایا: عباسؑ! تو میری فوج کا علَم دار ہے۔

حضرت عباسؑ نے ایک دفعہ دائیں دیکھا، پھر بائیں دیکھا اور عرض کیا: مولاؑ! اب وہ فوج کہاں ہے جس کا مَیں علَم دار ہوں؟ جہاں پر میری فوج گئی ہے وہاں پر مجھے بھی بھیج دیں۔

اگلا فقرہ! امام حسینؑ نے غازی عباسؑ کی گردن میں بازو ڈالے۔ تصویرِ غربت بن گیا زہراؑ کا لال۔ حضرت عباسؑ کے کندھوں پر سر رکھ کر غریب کہتا ہے: اتنے بڑے دُشمنوں میں بھلا کوئی اپنے بھائی کو اکیلا چھوڑ کر جاتا ہے؟

غازی عباسؑ مولا حسینؑ کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر عرض کرتا ہے: مولاؑ! میں آپؑ کے بعد زندہ نہیں رہنا چاہتا۔ مَیں نے شاگردوں کی لاشیں دیکھیں، مَیں نے علی اکبرؑ کی لاش دیکھی، مَیں نے قاسمؑ کی لاش دیکھی۔

Presented by Ziaraat.Com

مولا حسینؑ نے فرمایا: اچھا عباسؑ! پھر پالنے والی سے پوچھ کر جا۔

اس جملے کی تشریح کرنا چاہتا ہوں۔ جانتے ہو کس نے پالا ہے غازی عباسؑ کو؟ بی بی زینبؑ نے۔ اگر مجھ پر بھروسہ کرتے ہو تو امام حسینؑ کا ذاکر سمجھ کر میری بات پر غور کرنا۔ میں منبر رسولؐ پر کہہ رہا ہوں کہ صرف علی اکبرؑ کو نہیں، جناب قاسمؑ کو بھی پالا ہے جناب زینبؑ نے۔ مسلمؑ کو بھی پالا ہے جناب زینبؑ نے اور حضرت عباسؑ کو بھی پالا ہے جناب زینبؑ نے۔ جو پوری کربلا پال کے دے اسے زینبؑ کہتے ہیں۔

اللہ درجات بلند کرے حماد اہل بیتؑ شہید سیّد محسن نقوی کے۔ میں نے شہید سیّد کی زبان سے سنا کہ دو سال کا غازی تھا۔ اُنگلی پکڑ کر جناب زینبؑ چل رہی تھی۔ حضرت علیؑ مسجد سے گھر آئے تو فرمایا: زینبؑ عباسؑ کو چلنا سکھا رہی ہو؟

بی بی نے عرض کیا: نہیں بابا! غازیؑ کے سہارا چلنا سیکھ رہی ہوں۔ میں عباسؑ کی انگلی پکڑ کر صحن کے اندر چلنا سیکھ رہی ہوں۔

ملکۂ لاہور بی بی آپ کا پرسہ قبول فرمائے۔

سوالی بن کر غازی عباسؑ بی بی زینبؑ کے سامنے آئے۔ حضرت علیؑ کے لہجے میں غازی عباسؑ نے وہ آیت پڑھی جو سوالی سیدوں کے دروازے پر پڑھتے تھے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا○ (سورۂ احزاب: آیت ۳۳)

حضرت زینبؑ مصلے سے اُٹھیں۔ علیؑ کے لہجہ میں غازی عباسؑ فقیر بن کر دروازے پر سوال کرنے آیا۔

بی بی نے فرمایا: عباسؑ! مانگ کیا مانگتا ہے؟

غازی عباسؑ رو کر عرض کرتا ہے: مرنے کی اجازت۔

جنابِ زینب سلام اللہ علیہا نے رو کر فرمایا: بابا علیؑ نے سچ فرمایا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

غازی عباسؑ نے عرض کیا: کیا کہتے تھے بابا؟

بی بیؑ نے فرمایا کہ جب تُو چھوٹا تھا تو بابا علیؑ نے میری کلائیوں کو چوم کر فرمایا: زینبؑ! ایک وقت آئے گا، جب تیرے ہاتھ میں رسیاں ہوں گی۔

عباسؑ! مَیں نے تیری جوانی دیکھی تھی، میں سوچتی تھی کہ جس کا تیرے جیسا بھائی ہو، وہ کیسے رسیاں پہن سکتی ہے۔ اب جب کہ تُو مرنے کے لیے جارہا ہے۔ تو شامیوں کی مرضی ہے کہ وہ چاہے چادریں چھینیں، چاہے رسیاں پہنائیں اور چاہے زینبؑ کو قید کریں۔

عزادارو!

بس! یہی وجہ تھی کہ غازی عباسؑ کو اجازت ملی۔ سامنے جنابِ سکینہؑ آئی۔ سکینہؑ نے عباسؑ کو مشک پہنائی۔ سکینہؑ اونچی ہوئی اور غازیؑ جھکا۔ جنابِ سکینہؑ کا قد چھوٹا تھا۔ غازی عباسؑ نے جھکتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ جنابِ سکینہؑ کے قدموں پر رکھے۔ جنابِ سکینہؑ نے مشک چھوڑی۔ رو کر فرمایا: چاچا! میں پانچ اماموں کی رشتہ دار ہوں تُو نے میرے قدموں پر ہاتھ رکھے ہیں۔ اس لیے قیامت تک آپؑ کے ہاتھ کبھی نیچے نہیں ہوں گے۔

غازیؑ روانہ ہونے لگا حضرت رقیہؑ سامنے آئی، غازی عباسؑ سے فرمایا: عباسؑ! ذرا پیچھے دیکھیں۔ کیا دیکھا! جنابِ زینبؑ مٹی پر بیٹھ کر کہہ رہی ہیں:

بھین دا مان سلامت رہیں ہک منت ہمشیر تے لائی ونج
کل ملنے ہن زیور قیدیاں والے کیویں پاونے ڈسن سمجھائی ونج
کیویں ٹرناں اے سوڑیاں گلیاں وچ اونویں ٹر کے ویر وکھائی ونج
کیویں بولنا نال شرابیاں دے اونویں بول کے ویر وکھائی ونج

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ○

Presented by Ziaraat.Com

ساتویں مجلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۂ مائدہ آیت ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے دین اسلام کو پسند کیا''۔

خاندانِ تطہیر پر بلند تر صلوٰۃ

خداوندعالم مخدومہ عالمیان کی عزت وعظمت کے صدقہ میں اِس جلیل القدر عبادت کو قبول فرمائے۔ محمدؐ واہلِ بیتؑ کی عزت وجلال کے صدقہ میں بانیانِ مجلس اور ذاکرین کو اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اس کا اجرعطا فرمائے۔ اس دربار سے ضرور ملتا ہے لیکن صاف نیت والے کو۔ بدنیتوں کو رسولؐ کے دربار سے بھی کچھ نصیب نہیں ہوتا۔

سامعینِ گرامی قدر!

یہ آلِ محمدؐ خدا کی عطا کا دروازہ ہیں۔ اللہ نے کائنات آدم وعالم میں اس عظیم ترین پیغمبر کے ذریعہ جو دین مبین بھیجا، اِس کی تکمیل روز غدیر فرمائی۔ یہ دین مکمل ہوا غدیر کے دِن، نعمتیں تمام ہوئیں غدیر کے دِن اور اللہ راضی ہوا غدیر کے دِن۔ اِس کے بعد جوبات خداوندِ کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمائی۔ وہ یہ تھی کہ حضورؐ سے فرمایا: ''آج کافر تیرے دین سے مایوس ہوگئے''۔

Presented by Ziaraat.Com

اس لیے اِس موضوع پر آپ حضرات سے گفتگو کی سعادت حاصل کر رہا ہوں کہ سب سے اہم ترین چیز ولایت علیؑ ہے۔

اگر انسان کے پاس معرفت نہ ہو تو وہ انسان کمالِ ایمان پر نہیں پہنچ سکتا۔ معرفت کے لیے پہلی شرط حضرت ابوطالبؑ کے بیٹے حضرت علیؑ کی ولایت ہے۔ ہم شیعہ کہلاتے ہیں۔ ہمارا تعارف یہ ہے کہ ہم مذہب شیعہ پر ہیں اور شیعیت کی پہلی اور آخری پہچان کا نام حضرت علیؑ کی ولایت ہے۔

نمازیں باقی بھی پڑھتے ہیں اور ہم بھی پڑھتے ہیں۔ روزہ باقی بھی رکھتے ہیں اور ہم بھی رکھتے ہیں۔ حج پر باقی بھی جاتے ہیں اور ہم بھی جاتے ہیں۔ قرآن اُن کے گھروں میں بھی موجود ہے اور ہمارے گھروں میں بھی موجود ہے۔ زکوٰۃ اُدھر بھی ہے اور اِدھر بھی۔ جہاد اُدھر بھی ہے اور اِدھر بھی۔ ہر چیز وہاں پر بھی موجود ہے۔

پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری اُمت کے تہتر فرقے بنے گے۔ سارے کے سارے جہنم میں جائیں گے فقط ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور جو جنت میں جائے گا۔ بے شک وہی فرقہ ناجی ہوگا جو جنتی ہوگا۔ باقی بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے۔ اب نمازیں سب پڑھتے ہیں، روزہ سب رکھتے ہیں، حج پر سب جاتے ہیں اور زکوٰۃ سب دیتے ہیں۔ ہر دعا، ہر تلاوت اور ہر عبادت کرتے ہیں۔ مسجدیں ستاروں کی طرح اور عبادتیں ساروں کی طرح ہیں۔ اب اُن سے اِس عقیدے کا پتہ کر جو ایک فرقہ کے پاس ہے اور بہتر کے پاس نہیں۔

سلامت رہو۔۔۔۔!

اُس ایک عقیدے کا پتہ کر جو بہتر کے پاس نہیں اور ایک کے پاس ہے اور وہی ذریعۂ نجات ہے۔ نجات کا دارومدار اسی عقیدہ پر ہے، بخشش کا دارومدار اِسی عقیدہ پر ہے۔ چنانچہ وہ ایک کون سا عمل ہے جو سب کے پاس نہیں ہے۔ اب اگر کوئی

Presented by Ziaraat.Com

کہے کہ جی نماز قبول ہوتی ہے، اگر ہاتھ کھول کر پڑھی جائے تو۔ اُن کا بھی ایک امام ہاتھ کھولنے کا قائل ہے اور باقی ساری کی ساری نماز میں وہ بھی ہاتھ نہیں باندھتے۔ صرف قیام میں باندھتے ہیں۔ رکوع میں ہاتھ کھلے رکھتے ہیں۔ سجدے میں ہاتھ کھلے رکھتے ہیں۔ تشہد میں ہاتھ کھلے رکھتے ہیں۔

تو جھگڑا یہ نہیں ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ رسولِ خدا کے بعد وارثِ رسولؐ کون ہے؟ اگر نبی بادشاہ تھے تو پھر تخت کا وارث ہوگا۔ لیکن رسول تو ہیں: اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ رسالت مآبؐ تو اللہ کے عبد اور رسول ہیں۔ اگر رسولؐ دنیا سے چلا جائے تو پھر آپؐ کا وارث کون ہوگا؟ انبیاءؑ کے وارث لوگوں کے بنائے ہوئے خلیفہ نہیں ہوتے بلکہ انبیاءؑ کے خلفاء کا اللہ تعالیٰ خود انتخاب کرتا ہے اور جنہیں اللہ منتخب کرتا ہے ان کے لیے تخت ضروری نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (سورۂ بقرہ: آیت ۳۰)

''میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں''۔

میں آدم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنا رہا ہوں تو حضرت آدمؑ قرآن کی نظر میں خلیفہ ہیں اب حضرت آدمؑ کا تخت دکھاؤ۔ ابھی تو تخت بنانے والے بنے ہی نہیں تھے اور حضرت آدمؑ خلیفہ تھے۔ تاج نہ تھا اور آدمؑ خلیفہ تھے۔ لشکر نہ تھا اور آدمؑ خلیفہ تھے۔ ووٹ نہ تھے اور آدمؑ خلیفہ تھے۔ بیت المال نہ تھا اور آدمؑ خلیفہ تھے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اے پروردگار! کوئی نشانی تو بتادے جس سے تیرے بنائے ہوئے خلیفہ کی پہچان ہو کہ یہ تیرا بنایا ہوا ہے۔ اس کی کوئی نشانی تو ہوگی۔ اس کا کوئی طریقہ تو ہوگا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے آدمؑ کے سامنے فرشتوں کو جھکا دیا۔ جو میرا خلیفہ ہوگا فرشتے اُس کے سامنے جھک جائیں گے۔ اب نبیؐ کے بعد

Presented by Ziaraat.Com

یہ بتاؤ کہ تاج کہاں تھا، لشکر کہاں تھا، فوج کہاں تھی، یہ بتاؤ کہ جبریلؑ کہاں تھا اور جبرئیلؑ کہاں پر چکی چلاتا تھا۔۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

آ! مَیں تمھیں بتاؤں کہ جبریل چکی چلانے کہاں آتا تھا۔ اُس بنیادی عقیدے کا نام ہے بادشاہ علیؑ کی ولایت۔ کتاب کا نام ہے: ''سیفِ جلی علی المنکر ولایت علیؑ'' اور لکھنے والے ہیں ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔

انھوں نے رسولؐ اللہ کی اس حدیث کو لکھا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا:

یاعلی انت وشیعتك هم الفائزون

''علی تہتر فرقوں میں جو ایک جنت میں جائے گا، مذہب ان کا شیعہ ہوگا اور امام ان کا حیدرِ کرارؑ ہوگا۔۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

یاعلی انت وشیعتك هم الفائزون

غیر ہمیں علیؑ کا شیعہ سمجھ کر کافر کہیں اور ہم علی ولی اللہ ہی سے منکر جائیں، جس کی وجہ سے جنت مل رہی ہے۔ بندہ اِسی پر اکڑ جائے کہ میں کیوں پڑھوں۔

مولا علیؑ کی ولایت کو سمجھ اِس کے لیے کہ اللہ نے فرمایا: ''آج علیؑ کی ولایت کے اعلان کی وجہ سے کافر مایوس ہو گئے''۔ وہ ڈھیٹ کافر جو ہجرت میں مایوس نہیں ہوا، جو بدر میں مایوس نہیں ہوا، جو اُحد میں مایوس نہیں ہوا، جو خندق میں مایوس نہیں ہوا اور جو خیبر میں مایوس نہیں ہوا۔ حد ہوگئی کہ مکہ فتح ہوگیا مگر کافر پھر بھی مایوس نہیں ہوا۔ اب تو ان کافروں کو مایوس ہوجانا چاہیے تھا کیوں کہ جسے یتیم سمجھ کر مکہ سے نکالا تھا، وہ آج بادشاہ بن گیا تھا۔

توجہ ہے ناں!

دِن بدن اسلام قوت پکڑ رہا تھا۔ کل یہ عالم تھا کہ حضورؐ کو یتیم سمجھا۔ طائف میں پتھر مارے، جاہل کہا، شاعر کہا اور جادوگر کہا۔ اب تو وہی بادشاہ بن گیا ہے۔ وہ

Presented by Ziaraat.Com

جو کل دو بھائی مکہ سے نکلے تھے، آج وہ دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ کے باہر آ گئے۔ ۱۰ ہزار کا لشکر لے کر مکہ کے باہر کھڑے ہیں۔ کائنات کا پہلا فاتح ہے میرا نبی جو مفتوحہ علاقے میں سفید پرچم لے کر گیا۔ سفید پرچم ہوتا ہے امن کی علامت۔ پرچم کے جتنے رنگ ہیں ہر پرچم کے رنگ کا مطلب جدا ہے۔ اگر جھنڈا سفید ہو تو اس کا مطلب ہے امن۔

اگر پرچم کا رنگ سرخ ہو جیسے حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم اطہر میں گنبد طیبہ پر سرخ رنگ کا پرچم لہرا رہا ہے۔ اُس کے سرخ رنگ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ ہمارے گھروں پر کالے اور حضرت امام حسینؑ کے حرم پر سرخ۔ سرخ ہونے کی وجہ کیا ہے۔ عرب میں سرخ رنگ کا جھنڈا اس کا ہوتا ہے جس کے خون کا بدلہ لینا ابھی باقی ہو ـــــ (نعرۂ حیدری)

سامعینِ گرامی قدر!

کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لینا ابھی باقی ہے اس لیے امامؑ کے حرم پر لگے ہوئے پرچم کا رنگ سرخ ہے۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں ہم یہ الفاظ پڑھتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ

''اس پر سلام جس کے خون کا بدلہ لینا اللہ کے ذمہ ہے''۔

جس کے خون کا بدلہ خود خدا لے گا۔ اِسی لیے بندے کہتے ہیں کہ کون بدلہ لے گا؟ تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارا بارھواں امام انتقام لے گا۔

وہ کہتے ہیں کہ چوتھے نے انتقام کیوں نہیں لیا؟

اعتراض کرنے والے نے کہا کہ بدلہ لینا چاہیے تھا چوتھے امام کو۔ تم کہتے ہو کہ بارھواں آ کر انتقام لے گا۔ چوتھا بھی امام تھا اور بارھواں بھی امام ہے تو چوتھے نے بدلہ کیوں نہیں لیا؟

Presented by Ziaraat.Com

مَیں نے کہا: اگر چوتھا بدلہ لے لیتا تو آج والے یزیدی بچ جاتے۔ (نعرۂ حیدری)

اگر چوتھا امامؑ بدلہ لے لیتا تو آج والے یزیدیوں سے بدلہ کون لیتا۔ ہمارے پاس قتلِ حسینؑ کے مجرموں کی تعداد تین قسم کی ہے۔

فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ

''اُن پر لعنت جنہوں نے امام حُسین علیہ السلام کو قتل کیا''۔

وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ

''اور اُن پر لعنت جنہوں نے امام حُسین علیہ السلام پر ظلم کیا کیونکہ ہر ظلم کرنے والا قاتل ہوتا ہے''۔

وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ

''اور ان پر لعنت جنہوں نے سنا کہ امام حُسین علیہ السلام قتل ہو گئے اور وہ اُس پر راضی رہے''۔

قیامت تک جو بھی حضرت امام حُسین علیہ السلام کے قتل پر راضی ہوتا رہے گا، اس کا نام حضرت امام حسینؑ کے قاتلوں میں آتا رہے گا۔ وہ موجود ہے بدلہ لینے کے لیے جو بدلہ لے گا۔

سفید جھنڈا لے کر مصطفیؐ آئے۔ امن کی علامت بن کر میرا پیغمبر آیا لیکن جب آقا پہنچے تو اس وقت صحابہ کرام کو بھی اس مقام پر بڑا جلال آیا۔ بعض حضرات نے پہلی مرتبہ تلواروں کو نیاموں سے نکالا اور جو کبھی نہیں لڑتے تھے وہ بھی لڑنے پر آمادہ ہوئے۔ ہم زیادہ ہیں دُشمن تھوڑے ہیں۔ ایک بزرگ نے تلوار نکال کر کہا: ''آج بدلہ لینے کا دِن ہے''۔

نبیؐ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''آج معاف کر دینے کا دِن ہے''۔

آج معاف کر دینے کا دِن ہے کیونکہ امیرالمومنین حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

''دشمن سے بہترین انتقام یہ ہے کہ جب اُس پر قابو پالیا جائے تو اُسے معاف کر دو''۔

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں۔۔۔!

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ''جب دشمن پر قابو پالو تو اُسے معاف کر دو''۔ پورا لشکر مکہ کے باہر پڑاؤ ڈال کر بیٹھ گیا۔ رات کا وقت ہوا تو بزرگوں کو بھوک لگی۔ ۱۰ ہزار بندوں کے لیے روٹیاں پکنی شروع ہوئیں۔ روٹیوں کی خوشبو ہوتی ہے اور خوشبو سفر بھی کرتی ہے۔ اگر کوئی خوشبو لگا کر جا رہا ہو تو خوشبو اِدھر اُدھر پھیل جاتی ہے۔ اِس لیے مذہب شیعہ میں عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا حرام ہے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو بھی نکلنا حرام ہے اور اگر شرارت کے لیے نکلے تو بھی حرام ہے۔

سامعینِ گرامی قدر!

روٹیوں کی خوشبو نے سفر کیا۔ ۱۰ ہزار کے لشکر کے لیے پکتی ہوئی روٹیوں کی خوشبو جب شہر میں پہنچی۔ اِدھر خوشبو پہنچی اور اُدھر دو بندے باہر نکلے۔ مَیں بڑی احتیاط سے یہ فقرہ کہتا ہوں: جو دو بندے نکلے تھے، اُن میں ایک مسلمان تھا اور ایک فی الحال کافر تھا۔ اس سے زیادہ احترام ہو ہی نہیں سکتا۔

توجہ ہے یا نہیں!

بھئی ایک جو تھا اُن میں وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ایک فی الحال کافر تھا، وہ بھی صبح مسلمان ہو جائے گا۔ صبح وہ بھی Government of Makkah کا کلمہ پڑھ لے گا۔ صبح حکومت کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ لیکن کفر میں اُس کی آخری رات تھی۔ ان دونوں نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر لشکر کو دیکھا تو وہاں پر آگ جل رہی تھی جس سے لشکر کا اندازہ ہو رہا تھا۔ ابوسفیان کی تجربہ کار نگاہوں نے دو منٹ میں پہچان لیا کہ لشکر بہت بڑا ہے اُس کے کلیجے سے ٹھنڈی آہ نکلی۔ کیوں کہ دس سال کی محنت ضائع ہو گئی تھی۔ اُسے اپنے مُردے یاد آئے اور کلیجہ کانپنے لگا۔ آواز دے کر کہنے لگا: عباس تیرا

Presented by Ziaraat.Com

بھتیجا تو بہت بڑا بادشاہ بن گیا ہے۔ یہ لفظ سمجھنا ہے۔ عباسؓ! تیرا بھتیجا تو بہت بڑا بادشاہ بن گیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا: ہوش کر یہ بادشاہت نہیں نبوت ہے۔

آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھیں۔۔۔!

یہ میٹرک کی کتابوں میں بھی واقعہ لکھا ہوا ہے۔ عباس ابنِ عبدالمطلبؑ نے فرمایا: یہ بادشاہت نہیں بلکہ نبوت ہے۔

شاہ جی! یہ بادشاہت نہیں بلکہ یہ نبوت ہے۔

یہ دونوں فقرے اگر کوئی بندہ اپنے ضمیر کو جگا کر سوچے کہ فتح مکہ سے ایک رات پہلے کافر بادشاہت سمجھ رہا تھا اور مسلمان نبوت سمجھ رہا تھا۔ کافر حکومت سمجھ رہا تھا اور مسلمان دین سمجھ رہا تھا۔ جو کہہ رہا تھا کہ حکومت ہے وہ حضور کو بادشاہ سمجھ رہا تھا اور جو کہہ رہا تھا کہ نبوت ہے وہ اسلام کو دین سمجھ رہا تھا۔ صبح کے وقت یہ حادثہ ہوا کہ جو بادشاہ سمجھتا تھا وہ بھی مسلمان ہو گیا اور جو دین سمجھتا تھا وہ تو پہلے ہی مسلمان تھا۔

اب یہ دونوں عقیدے مسلمانوں میں مکس ہو گئے کچھ حکومت سمجھتے تھے اور وہ سیاست کرتے رہے اور کچھ دین سمجھتے تھے اور وہ عبادت کرتے رہے۔ اب کیسے پتہ چلے کہ حکومت کون سمجھتا تھا اور اسلام کو دین کون سمجھتا تھا۔

دو ہی باتیں کہتا ہوں اور سمجھنے کے لیے یہی کافی ہے۔ حکومت والوں کے لیے ووٹ ضروری ہے اور مذہب والوں کے لیے جنازہ ضروری ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو ووٹ ڈالنے جائے وہ سیاستدان ہے اور جو جنازہ میں آئے وہ دین کا وارث ہے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

حضور اکرمؐ کے بعد دیکھو کہ لوگ کہاں گئے، جو سیاست والے تھے وہ ووٹ ڈالنے کے لیے گئے۔ کیونکہ ووٹ سیاست دانوں کے لیے سب سے ضروری کام ہے۔ مذہب والوں کے لیے جنازہ ضروری ہے۔ مذہب والے ملک کے باہر سے

Presented by Ziaraat.Com

آئے ہیں جنازے پڑھنے کے لیے۔ اِس لیے کہ اِن کا تعلق دین کے ساتھ ہے۔ مکہ فتح ہوگیا اور وہ بادشاہ بن کر کھڑا ہوگیا مگر کافر مایوس نہیں ہوئے۔

کتنا ڈھیٹ ہے کافر کہ مایوس ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کیوں مایوس نہیں ہوا۔ کیونکہ فتح مکہ کے موقع پر ایک دوسرے کے کانوں میں آ کر گفتگو کرتے تھے کہ اب کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے اِن کی مخبری کی۔ ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ اب کیا ہوگا؟ انھوں نے کہا: کیا ہونا ہے بوڑھا ہوگیا ہے اور کتنے دِن زندہ رہے گا۔ ہر جنگ میں ویسے ہی رہتا ہے کہیں قتل ہوجائے گا اور ہم پچھلے دوستو سے صلح کرلیں گے۔

صلح اس کی نہیں ہوتی جو بگاڑ کر رکھے۔ جو اَسّی جنگوں میں جائے اور ایک بندہ بھی نہ مارے۔ بھئی اَسّی جنگوں میں رہ کر جس کا ایک مقتول بھی ثابت نہ ہو وہ ہوتا ہے صلح جو آدمی۔ بنا کر رکھنے والا۔ اسی طرح کے بندوں کو ووٹ ملتے ہیں۔ یہ جو اِس طرح کے بندے ہوتے ہیں ناں جنابِ والا! اَسّی جنگوں میں گئے اور کسی کو First Aid جتنا نقصان بھی نہ پہنچے۔ کیونکہ میدانِ جنگ میں صرف دو عہدے ہوتے ہیں غازی یا شہید۔ تیسرا کوئی اعزاز نہیں ہوتا۔ نہ یہ زخمی ہوئے اور نہ زخمی کیا۔ آج تک تاریخ میں کسی ایک بندے کا نام نہیں ملتا جس کو انھوں نے مارا ہو۔ آج تک کسی ایک زخم کا تذکرہ نہیں ملتا جو انھیں کیا ہو اور رہے ہر جنگ میں۔

اب آپس میں یہی بحث تھی کہ محمدؐ مر جائے گا (معاذ اللہ) یا قتل ہوجائے گا (معاذ اللہ) ہم پچھلوں سے جا کر صلح کرلیں گے اور ہم پچھلے دین پر چلے جائیں گے۔ اس لیے وہ مایوس نہیں ہو رہے تھے اور نہ ہی ابھی صلح کا امکان تھا۔

فقرہ عرض کرنا چاہتا ہوں جہاں جہاں تک میری آواز جا رہی ہے۔

کافروں کو انتظار تھا محمدؐ کی موت کا اور غدیر میں اس لیے مایوس ہوگئے کہ

Presented by Ziaraat.Com

بوڑھے محمدؐ نے جوان محمدؐ کا ہاتھ پکڑ کر دکھایا۔ جانے والے محمدؐ نے آنے والے محمدؐ کا ہاتھ دکھا دیا۔

اوّلنا محمّد و اٰخرنا محمّد و اَوسطنا محمّد و کلّنا محمّد

یہاں پر مولوی ایک چکر دے جاتا ہے آئندہ Check کر کے دیکھ لینا کہ جب بھی مولوی یہ حدیث پڑھے گا تو اس روایت کا ترجمہ یوں کرے گا: ہمارا پہلا محمدؐ، ہمارا آخری محمدؐ، درمیان والا محمدؐ۔ اس کے بعد مولوی کہے گا: ہمارے چودہ کے چودہ محمدؐ ہیں۔ اِس کے بعد مولوی کہے گا: ہمارے چودہ کے چودہ محمدؐ۔ چودہ کا لفظ کہاں پر رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: جو عربی جاننے والے حضرات ہیں اُن سے پوچھ لیں کہ چودہ کا روایت میں لفظ کہاں ہے: اوّلنا محمّد و اٰخرنا محمّد و اَوسطنا محمّد و کلّنا محمّد۔ مصطفیٰؐ کے فرمان پر یا تو دِل سے یقین رکھ کر اصلی شیعہ مولوی سے چودہ کا لفظ پوچھ کر آ۔ اگر چودہ کا لفظ نہ ملے تو پھر تسلیم کر لینا کہ رسولؐ خدا تجھے بتا رہے ہیں کہ ہم سارے کے سارے محمدؐ ہیں۔ علیؑ محمدؐ ہے، حسنؑ محمدؐ ہے، حسینؑ محمدؐ ہے، سجادؑ محمدؐ ہے، باقرؑ محمدؐ ہے، جعفرؑ محمدؐ ہے، کاظمؑ محمدؐ ہے، علی رضاؑ محمدؐ ہے، تقیؑ محمدؐ ہے، نقیؑ محمدؐ ہے، عسکریؑ محمدؐ ہے اور آخری بھی محمدؐ ہے۔ ہمارا غازیؑ محمدؐ ہے، اکبرؑ محمدؐ ہے، قاسمؑ محمدؐ ہے، اصغرؑ محمدؐ ہے۔ پھر تسلیم کر لیں کہ عباسؑ محمدؐ ہیں، اکبرؑ محمدؐ ہیں، قاسمؑ محمدؐ ہیں، علی اصغرؑ محمدؐ ہیں اور عونؑ محمدؐ ہیں۔ کُلنا ہم سارے کے سارے محمدؐ ہیں۔

یا تو مولوی چودہ کی عربی دکھائے میں معافی مانگ لوں گا۔ اور اگر انھوں نے چودہ کا لفظ نہ دکھایا تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ کُلنا محمد۔ یہ سارے کے سارے محمدؐ ہیں۔ اِس کے بعد ایک اور غلط لفظ مولویوں نے مشہور کیا ہے چودہ معصوم۔ یہ بھی مقصرین کی سازش ہے۔

معصوم کسے کہتے ہیں؟ جو گناہ نہ کرے۔ کائنات میں غازی عباسؑ کا گناہ

Presented by Ziaraat.Com

دکھائیں میں منبر چھوڑ دوں گا۔

اس سے بڑا حرامی کوئی نہیں جو غازی عباسؑ کو معصوم نہ مانے۔ علی اکبرؑ بھی معصوم ہے اور قاسمؑ بھی معصوم ہے۔ یہ تو میں نے سرداروں کے نام لیے ہیں۔ قرآن کی قسم کھا کر کہتا ہوں! سلمان بھی معصوم ہے، ابوذر معصوم ہے اور جناب فضہ بھی معصوم ہے۔

نہیں! نہیں! جن بندوں کے دل میں کوئی شک ہے تھوڑی سی تشریح کر دوں۔ فضہ معصوم ہے۔ بڑے یزید (ملعون) کے دربار میں شام کے اندر حضرت امام حسنؑ تقریر فرما رہے تھے۔ حضرت امام حسنؑ نے تقریر کرتے ہوئے دو فقرے ارشاد فرمائے پہلا فقرہ فرمایا:

اگر میں حسنؑ چاہوں تو حضرت زہرا علیہا السلام سے لے کر حضرت حواؑ تک ہر ماں کا کردار دربار میں بتا سکتا ہوں۔

جسے بات سمجھ آئے وہ بندہ تو بولے گا۔ اگر سمجھے نہیں ہو تو فقرہ سمجھنا۔

حضرت امام حسنؑ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو اپنی ماں حضرت زہراؑ سے لے کر حضرت حواؑ تک ہر ہر ماں کا کردار بھرے مجمع میں بتا سکتا ہوں۔

حضرت امام حسنؑ فرماتے ہیں: اے فلاں! اگر تیری اوقات ہے تو یہاں آ کر اپنی ماں کا کردار میرے کان میں بتا دے۔ بازار میں نہیں، میرے کان میں۔ آ میرے کان میں بتا دے۔

حضرت عباسؑ کے علَم کی قسم، میرے شیعہ سُنی مسلمان بھائیو فقرہ سننا۔

غازی عباسؑ کے علَم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت امام حسنؑ نے فرمایا:

جس جس کی گود میں حسنؑ پروان چڑھا ہے۔ آلِ محمدؐ کی قسم نہج البلاغہ کا وارث بول رہا ہے۔ علی کی زبان بول رہا ہے فرماتے ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

محمد ضمیری وعلیؑ امیری وحُسین وزیری وجبریل فقیری

''تیرا میرا کیا مقابلہ میرا ضمیر محمدؐ ہے، میرا امیر علیؑ ہے، میرا وزیر حسینؑ ہے، میرا فقیر جبریل ہے''۔

کسی دوست کے دربار میں نہیں بلکہ دُشمن کے دربار میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے حسن امیرؒ نے فرمایا:

جس جس کی جھولی میں مَیں حسنؑ پلہ ہوں اُن بیبیوں کی ہر ہر چادر قرآن کا غلاف بن سکتی ہے۔ اب بتاؤ! امام حسنؑ کو فضہ نے لوریاں دی ہیں کہ نہیں۔ معصومہ کسے کہتے ہیں؟ بلکہ جس جس صحابۂ پیغمبر نے حضرت زہراؑ کے جنازہ کو کندھا دیا وہ سارے معصوم ہیں۔

سلمان کا انتقال کہاں پر ہوا؟ مدائن میں۔ علیؑ کہاں تھے؟ مدینے میں۔ کیوں گئے مدائن؟ کیونکہ معصوم کو غیر معصوم غُسل نہیں دے سکتا۔

آخری فقرہ کہتا ہوں ـــ پوری دُنیا میں کوئی بندہ سلمان کے باپ کا نام بتادے میں ساری زندگی اُس بندہ کی نوکری کروں گا۔ یہ وہیں سے آیا تھا جہاں سے مالک آئے تھے۔ فضہ، قنبر، سلمان یہ یہاں کے نوکر نہیں تھے۔ اِدھر والے ہوتے تو بتولؑ چاچا نہ کہتی۔ علیؑ نے ہر نوکر کو بیٹا نہیں کہا۔ صرف قنبر ہے جسے علیؑ نے بیٹا کہا ہے۔ یہ زمین کی مخلوق نہیں تھی یہ عرش کی مخلوق تھی۔ فِضہ عرش کی مخلوق نہ ہوتی تو فضہ کجا اور سیّدۃ الملائکہ کجا۔ جبریلؑ دستک دیتا ہے تو فضہ جھڑک کر کہتی ہے: انتظار کر مَیں حسنینؑ کے برتن صاف کر رہی ہوں۔ جن کی کنیزیں فرشتوں کو جھڑک دے دیتی ہیں، اُس گھر کا نام ہے آلِ محمدؐ۔

Presented by Ziaraat.Com

ذکرِ مصائب: ہم شکلِ نبیؐ حضرت علی اکبرؑ کی شہادت

عزادارو!

اللہ نے جو آلِ محمدؐ کو دیا وہ فضائل بنتا گیا اور جو اُمت دیتی گئی وہ مصائب بنتا گیا۔ آج ایک جوان کا جنازہ اٹھے گا۔ عام جوان نہیں ہم شکلِ پیغمبر ہے۔ مَیں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ علی اکبرؑ وہ شہید ہیں۔ مدینہ میں اُمن کے زمانہ میں اکبرؑ پانی کسی سے مانگتا تھا تو پانی پلانے کے لیے خود امام حسینؑ جاتے تھے۔ علی اکبرؑ پانی کسی اور سے مانگتا تھا لیکن پلانے کے لیے حسینؑ آجاتے تھے۔ علی اکبرؑ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے تھے: آپؑ بابا ہیں اور مَیں غلام ہوں۔ آپؑ امامؑ ہیں اور مَیں نوکر ہوں۔ بابا! مجھے آپؑ کیوں پانی پلاتے ہیں؟

امامؑ فرماتے تھے: بیٹا سمجھ کر نہیں بلکہ تجھے نانا سمجھ کر پانی پلاتا ہوں۔ بیٹا سمجھ کر نہیں، مَیں تو نانا سمجھ کر تیری خدمت کرتا ہوں۔

عزادارانِ امامِ مظلوم!

مَیں نے ابھی آتے ہوئے راستے میں کتاب میں پڑھا۔ آپ نے سورج مکھی دیکھی ہوئی ہے اور سورج مکھی کا پھول بھی دیکھا ہوا ہے۔ سورج مکھی کے پھول کی فطرت ہے کہ جدھر سورج مڑے وہ اُدھر مڑ جاتا ہے۔ دیکھا ہے ناں ساروں نے۔ جدھر جدھر حسینؑ کا سر جاتا تھا ہر شہید کا سر ادھر اُدھر مڑتا تھا۔ تھے نیزوں پر لیکن جدھر جدھر غریب حسینؑ کا سر جاتا تھا اُسی طرف سب کا رُخ پھرتا جاتا تھا اور جدھر جدھر علی اکبرؑ کا نیزہ جاتا۔ اُدھر اُدھر حسینؑ کا سر اُسی طرف مڑتا جاتا تھا۔

اللہ لعنت کرے شمر ملعون پر، اسے مرنے کے بعد بھی باپ اور بیٹے کا پیار پسند نہیں آیا۔ اس ظالم نے ایک رات علی اکبرؑ کا سر نیزہ سے اتارا۔ صندوق کو کھولا اور علی اکبرؑ کے سر کو صندوق میں رکھ کر باہر سے تالا لگا دیا۔ صبح کا وقت ہوا تو نیزوں پر گنتی

Presented by Ziaraat.Com

ہوئی مگر شبیرؑ کا سر نظر نہ آیا۔ یہ ملعون تازیانہ لے کر سیّد سجادؑ کے پاس آیا اور حضرت زین العابدینؑ کی پشت پر تازیانے مارنے شروع کیے۔

امام سجادؑ پوچھتے ہیں: مجھے کیوں مارتے ہو؟

یہ ملعون کہتا ہے: تیرے بابا حسینؑ کا سر نہیں مل رہا، تیرے بابا کا سر کہاں ہے؟

امام سجادؑ کی آواز آئی: پہلے تُو یہ بتا کہ علی اکبرؑ کا سر کہاں ہے؟

اب جو شمر ملعون نے صندوق کھولا تو امام حسین علیہ السلام اپنے کٹے ہوئے ہونٹ اکبر کے ہونٹوں پر رکھ کر چومتا بھی ہے اور رو رو کر کہتا ہے: علی اکبرؑ! تیرے جیسے بیٹے برچھیوں کے لیے نہیں پالے جاتے، میرا لعل میں نے تو بچپن میں تجھے مٹی نہیں لگنے دی۔

تم تو شیعہ سُنی پھر مسلمان ہو۔ تم سُن کر رو رہے ہو۔ علی اکبرؑ وہ شہید ہے جس کا سر ایک عیسائی عورت نے دیکھا۔ اپنی چادر اُٹھائی۔ اِس عیسائی عورت نے اپنے بال کھولے۔ وہ کہتی ہے: اللہ کرے وہ نہ ہو۔ اللہ کرے تُو وہ نہ ہو۔

ساتھ والے قیدی کہتے ہیں: کون نہ ہو؟

رو کر کہتی ہے: مَیں نے جوانی میں مباہلہ کے دن محمدؐ کو دیکھا تھا، اس کا چہرہ ہو بہو محمد مصطفیٰؐ کی طرح ہے۔

میری ماں، بہنو، بیٹیوں ماتم کرنا اور فقرہ سننا ــــــ!

ایک عیسائی ضعیفہ عورت اُس نے علی اکبرؑ کے قاتل سے کہا کہ ذرا نیزہ نیچے کر۔ اُس نے نیزہ نیچے کیا۔ اس نے چادر اُتاری۔ علی اکبرؑ کے چہرہ سے خون کو صاف کیا۔ اکبرؑ کے چہرے سے مٹی کو صاف کیا۔

پھر رو کر کہتی ہے: اے چودھویں رات کے چاند! کاش! تیرے مرنے سے پہلے تیری ماں مر گئی ہو۔ تیری ماں نے تیری شہادت کی اطلاع نہ سُنی ہو اور اُسے یہ پتہ

Presented by Ziaraat.Com

نہ چلا ہو کہ تیرے جیسا بیٹا سینے میں برچھی کا پھل کھا کر شہید ہو گیا ہے۔

(جلدی نہ کرنا۔ ایک فقرہ مجھے پڑھنے دینا اس کے بعد زیارت لے آنا)

شبیرؑ کے اکبرؑ نے زین چھوڑی۔ امام علیہ السلام چلتے چلتے گرتے پھر اُٹھتے، پھر گرتے۔ پھر اُٹھتے۔

شیعو____!

مجھے علی اکبرؑ کی دادی کی قسم! جب مولا حسینؑ سے چلا نہ گیا تو مولا حسینؑ علی اکبرؑ کی لاش پر کہنیوں کے بل چلتے ہوئے فرمار ہے تھے:

اکبرؑ! جلدی نہ کرنا میں آرہا ہوں۔ اکبرؑ! جلدی نہ کر میں آرہا ہوں۔

ایک فقرہ پڑھنے دو____!

اگلے سال وہی روئے گا جو زندہ رہے گا۔ علی اکبرؑ جلدی نہ کر میرے لعل میں آرہا ہوں۔ علی اکبر میں آرہا ہوں۔ غریب لاش پر پہنچا۔ علی اکبرؑ نے زندگی میں پہلی مرتبہ امام حُسین علیہ السلام کو ایک ہاتھ سے سلام کیا۔ امام نے فرمایا: بیٹا! دوسرا ہاتھ کہاں ہے؟ علی اکبرؑ نے عرض کیا: بابا! سینے پر ہے۔ سینے میں برچھی لگی ہوئی ہے۔

مولاؑ نے فرمایا: علی اکبرؑ! تیرا قاتل بڑا ظالم تھا، اُس نے برچھی مار کر پھل نہیں نکالا۔

علی اکبرؑ نے عرض کیا: بابا! میری پسلیوں میں برچھی کے پھل کو توڑ کر گیا ہے اور کہہ رہا تھا کہ سُنا ہے حسینؑ بڑا صابر ہے۔

اچھا علی اکبرؑ! میرے صبر کا امتحان ہے۔ علی اکبرؑ تیرا قاتل بڑا ظالم تھا۔

اُس نے برچھی کا پھل مار کر نکالا نہیں۔ بابا! میری پسلیوں میں توڑ گیا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: علی اکبرؑ! تیرا کیا خیال ہے؟

عرض کیا: بابا! نہ تُو ابراہیمؑ ہے اور نہ میں اسماعیلؑ ہوں۔ جیسے دِل کرے برچھی کا پھل نکال۔

Presented by Ziaraat.Com

کڑکتی ہوئی دوپہر میں ستاون سال کا بوڑھا باپ اور اٹھارہ سال کا جوان بیٹا۔
شبیرؑ نے برچھی کے پھل میں ہاتھ ڈالا تو حضرت ابراہیمؑ کی آواز آئی: اسماعیل! ہم اور ہیں، یہ اور ہیں۔

اے بی بی زہراؑ! مجھے طاقت عطا فرما کہ میں آپؑ کے بیٹے کی شہادت پڑھ سکوں۔شبیرؑ نے برچھی کے پھل میں ہاتھ ڈالا تو کربلا کی زمین میں زلزلہ آیا۔
علی اکبرؑ کی آواز آئی: بابا! زمین ہل رہی ہے مَیں نہیں ہلا۔زمین ہل رہی ہے مَیں نہیں ہلا۔

مولا حسینؑ نے برچھی کے پھل میں ہاتھ ڈالا۔نبیوں کی صفیں لگیں۔
مولا حسینؑ کی آواز آئی: اے معبود! میرا بیٹا ہے، اِن کا کچھ نہیں لگتا۔کسی نبیؑ سے فرما دے کہ وہ برچھی کا پھل نکال دے۔حضرت آدمؑ نے آنکھیں بند کرلیں، حضرت ابراہیمؑ نے گردن جھکالی اور حضرت اسماعیلؑ نے رُخ پھیرلیا۔
پھر مجھ سے پوچھو کہ کوئی آیا___ مولا حُسین علیہ السلام کی مدد کرنے کے لیے؟
نہیں! صرف ایک ٹوٹی ہوئی پسلیوں والی ماں فاطمہ زہراؑ مولا حسینؑ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر رو کر کہتی ہیں:
مَیں نادِعلی پڑھتی ہوں تُو برچھی کا پھل نکال۔
شبیرؑ نے زور لگایا تو برچھی کا پھل اکیلا نہ نکلا،علی اکبرؑ کا کلیجہ برچھی کے پھل کے ساتھ آیا......آواز آئی:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ!

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ○

Presented by Ziaraat.Com

آٹھویں مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ.....(سورۂ مائدہ: آیت ۳)

''آج تو کفار تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے......''

سامعینِ گرامی قدر!

آلِ محمدؐ کا پاک خالق جنابِ سیّدہؑ کی پاک عزت وعظمت کے صدقہ میں اس جلیل القدر عبادت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ جتنے مومنین مومنات فرزندِ زہراؑ کی عزاداری میں پوری دنیا میں شریک ہیں۔ آلِ محمدؐ کا کریم خالق ہر عزادار کی حفاظت فرمائے۔ مَیں نے آپ حضرات کی خدمت میں مسلسل پوری گزارشات پیش کی ہیں کہ پوری کائنات میں دین کی اہم ترین ضرورت کا نام ہے علیؑ ____ (نعرۂ حیدری)

کوئی کروڑ ہا بار فرار کرے دین کا مگر حضرت علیؑ کے بغیر گزارہ نہیں۔ کسی بھی دین کی کارروائی میں ایک میرے مولا علیؑ کو نکال دو تو باقی کچھ نہیں بچتا۔ ہجرت سے حضرت علیؑ کو نکالو تو باقی کچھ نہیں بچتا۔ بدر سے حضرت علیؑ کو نکالو تو باقی کچھ نہیں بچتا۔ اُحد سے حضرت علیؑ کو نکالو تو باقی کچھ نہیں بچتا۔ خندق سے حضرت علیؑ کو نکالو تو باقی کچھ نہیں بچتا۔ جس کے نہ ہونے سے دین میں کچھ نہیں بچتا، اگر تمہاری نماز میں وہ نہ ہوا تو تمہاری نماز کا کیا بنے گا۔

آلِ محمدؐ آپ سب کو سلامت رکھیں، سخی حسینؑ سلامت رکھے ____!

جس وقت پیغمبرِ اکرمؐ نے ایک لاکھ چالیس ہزار کے مجمع میں اپنے پرائے کے

Presented by Ziaraat.Com

سامنے گورے اور کالے کے سامنے۔ خوش ہونے اور جلنے والے کے سامنے، حیدر کرارؑ کا بازو پکڑ کر دکھایا تو یہ صرف حضرت علیؑ کا ہاتھ نبی ﷺ کے ہاتھ میں نہ تھا۔

ایک سرائیکی شاعر کی چار لائنیں پڑھتا ہوں سرائیکی زبان میں۔قبلہ! وہ فرماتے ہیں: یہ محمد مصطفی کے ہاتھ میں جو علیؑ کا ہاتھ ہے۔اس کی حقیقت کیا ہے؟

قدر دے ہتھ وچ قضا دا ہتھ اے
بھرا دے ہتھ وچ بھرا دا ہتھ اے
عجیب منظر اے خُم دے اندر
نبیؐ دے ہتھ وچ خدا دا ہتھ اے

پیغمبر اکرمؐ نے بازو پکڑ کر دکھا دیا۔ جلنے والے جل گئے۔کسی نے کہا کہ یہ تو میرے باپ کا قاتل ہے۔کسی نے کہا کہ میرے چچا کو بھی اسی نے مارا تھا اور کسی نے کہا کہ میرے ماموں کو بھی اِسی نے مارا تھا۔ چہروں کے رنگ اُڑ گئے اور پیغمبر اکرمؐ نے آواز دے کر فرمایا: میرا عمامہ سحاب لے کر آؤ۔ پیغمبر اکرمؐ کا عمامہ آیا۔پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کے سر پر دوشالہ سجایا۔ پیغمبر اکرمؐ نے دوشالہ علیؑ کے سر پر سجایا۔ ایک لڑ اِدھر سے چھوڑ دیا۔ایک لڑ اُدھر سے چھوڑ دیا پھر حضرت علیؑ سے فرمایا: علیؑ! ذرا پیچھے جاؤ۔ علیؑ پیچھے گئے۔ پیغمبر اکرمؐ نے درود پڑھ کر فرمایا: اب ذرا آگے آؤ۔ حضرت علیؑ آگے آئے۔درمیان میں حضرت علیؑ کھڑے ہوئے۔پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کے گرد گھوم گھوم کر درود پڑھنا شروع کیا۔علیؑ کو دیکھتے گئے اور پیغمبر خوش ہوتے گئے۔آواز دے کر فرمایا:

''اے علیؑ! فرشتوں نے بھی ایسے عمامے باندھ لیے''۔

فرشتوں نے بھی اِسی انداز کے عمامے باندھ لیے۔ پھر لوگوں سے فرمایا: علیؑ کو امیرالمومنین کہہ کر سلام کرو۔ جو بندہ بھی علیؑ کو سلام کرے، وہ امیرالمومنین کہہ کر سلام

Presented by Ziaraat.Com

کرے۔ تین دن تک نبی ﷺ نے حاجیوں کو روک لیا۔ جو حاجی ہے اُسے اِس بات کا پتا ہوگا کہ حاجیوں کو واپسی کی بہت جلدی ہوتی ہے۔ اُس زمانہ میں بندوں نے پورا حساب کیا ہوا ہوتا تھا کہ اس دِن قافلہ وہاں ہوگا، اُس دِن قافلہ فلاں مقام پر ہوگا اور اِس دِن قافلہ وہاں پہنچے گا۔

نبیوں کے سلطان نے علیؑ کی ولایت کے اعلان میں پورے مجمع کو تین دِن تک تاخیر کرا دی۔ طائف والا تین دن لیٹ، یمن والا تین دِن لیٹ، شام والا تین دِن لیٹ اور مدینے والا تین دِن لیٹ۔

مَیں عرض کرتا ہوں: یارسول اللہ! آخر کوئی تو راز ہوگا۔ آپؐ نے لیٹ کیوں کیا؟ کیونکہ پیغمبرؐ ہادی نہیں بلکہ ہدایت ہے۔ ہادی وہ ہوتا ہے جو کبھی ہدایت کرے اور کبھی ہدایت نہ کرے۔ ہدایت وہ ہوتی ہے جس کا چلنا ہدایت، جس کا بولنا ہدایت، جس کا چلنا عبادت، جس کی جلدی عبادت اور جس کا لیٹ کرنا عبادت۔

آخر پیغمبرؐ اِسلام نے تین دِن تک لیٹ کیوں کیا؟ اُس کی وجہ سُن لیں۔ میں یہاں پر تقریر کر جاؤں چار گھنٹوں کی۔ آپ نے جانا ہو کسی اور مجلس میں۔ مومن وہاں پر انتظار کر رہے ہوں۔ آپ چار گھنٹے کے بعد پہنچے۔ وہ آپ سے پوچھیں گے: ''کتھے رہ گئے سو'' تو مجبوراً بتانا پڑے گا کہ مولوی لمبا ہو گیا تھا۔

ویسے پتہ نہیں کہ کوئی بتاتا یا نہ بتاتا۔ پیغمبرؐ اسلام نے پورے مجمع کو اسی لیے تین دِن لیٹ کیا۔ جب یہ یمن والا تین دِن کے بعد گھر پہنچا، طائف والا تین دِن کے بعد گھر پہنچا اور شام والا تین دِن کے بعد گھر پہنچا تو گھر والوں نے پوچھا کہ کہاں رہ گئے تھے؟ پتہ نہیں پہلے بتاتے یا نہ بتاتے۔ اب مجبوراً بتانا پڑا کہ علیؑ کی ولایت کا اعلان تھا اس لیے دیر ہو گئی ــــــ (نعرۂ حیدری)

سلامت رہو ــــــ!

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علیؑ کی ولایت کا اعلان ہو رہا تھا۔ سامنے سے وہی حاجی نکلا۔ حاجی، نمازی اور صحابی، یہ تینوں عہدے اُس کے پاس تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خطرہ ہے۔ جب یہودیوں کے مقابلہ میں حضور جا رہے تھے۔ وہاں پر تو یہ نہیں فرمایا کہ خطرہ ہے۔ پتا چلا کہ علیؑ کی ولایت کو یہودیوں سے خطرہ نہیں تھا۔ عیسائیوں سے خطرہ نہیں تھا بلکہ نمازیوں سے خطرہ تھا اور حاجیوں سے خطرہ تھا۔ میرے بادشاہ کی ولایت کے مقابلہ میں جب بھی کوئی نکلے گا یا حاجیوں سے نکلے گا یا نمازیوں سے نکلے گا۔

مخالفت کر رہا ہے علیؑ کی ولایت کی۔ آسمان سے پتھر آیا۔ میں کہتا ہوں: دُشمن تو وہ علیؑ کا تھا۔۔۔ پھر مارا کس نے؟

مَیں تاریخ کے دو حارث آپ کو بتاتا ہوں۔ ایک حارث خیبر میں آیا۔ مرحب، عنتر اور حارث یہ تین بھائی تھے۔ اِن کی ماں جادوگرنی تھی۔ اُس نے حساب لگایا تھا اور بیٹوں سے کہا تھا کہ ہر کسی سے لڑنا مگر علیؑ سے نہ لڑنا۔ اگر خود پیدا کیے ہوئے ہوں تو کافروں کی ماں بھی بچوں کو علیؑ سے لڑنا منع کرتی ہے۔ اس نے اپنے بچوں کو وصیت کی کہ ہر کسی سے لڑنا مگر حیدرؑ سے نہ لڑنا۔ کافروں کی بھی بعض مائیں اچھی ہوتی ہیں جو اپنے بچوں کو علیؑ سے بچاتی ہیں۔ اُس نے وصیت کی تھی کہ حیدرؑ سے نہ لڑنا۔ یہ وصیت ایک ماں نے اپنے بچوں سے کی۔ اپنے گھر کے اندر تمام جنگوں میں۔

ہر جنگ میں میرے بادشاہ علیؑ نے اپنا تعارف کروایا۔

انا علی ابن ابی طالب!

"مَیں علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں"۔

لیکن واحد جنگ ہے جنگِ خیبر جس میں حیدر کرارؑ نے اپنے دلدل کو ایک اشارے سے قلعہ قموص کا طواف کروا کر پتھر پر علَمِ محمد مصطفیٰؐ گاڑ دیا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

انا الذی سمتنی امی حیدرۃ

''میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے''۔

جو ماؤں کی وصیتوں سے واقف ہو، فقہ جعفریہ میں اُسے امام کہتے ہیں۔ یہ آج کی بات نہ تھی، پتہ نہیں ماں نے وصیت کب کی۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا۔

کیونکہ پہلے مرحب کہتا رہا:

انا الذی سمتنی امی مَرْحَب

''مَیں وہ ہوں جس کی ماں نے جس کا نام مرحب رکھا''۔

میرا کسی سے کوئی جھگڑا نہیں، کسی سے کوئی اختلاف نہیں۔ مَیں اپنا مذہب چھوڑ دوں گا، اگر کوئی ایک مورخ کسی ایسے بزرگ کا نام بتا دے جو بے شک لڑا نہ ہو مگر صرف اپنا نام بتا کر میدان سے واپس آ گیا ہو؟

مَیں نے کہا ہے کہ اگر کوئی دکھا دے تو مَیں مذہب چھوڑ دوں گا۔ باپ چھوڑنا آسان ہے، علیؑ چھوڑنا مشکل ہے۔ اتنا ناز اور فخر ہے مجھے اپنے بادشاہ علیؑ پر جو بے چارے باتوں کا جواب نہیں دے سکتے تھے، وہ تلوار کا جواب کیسے دیتے؟

اُنتالیس دن تبادلہ تبسم ہوتا رہا۔ نہ انھیں کچھ ہوا اور نہ اُنہیں کچھ ہوا۔ کسی کو سنی پلاسٹ کی بھی ضرورت نہیں ہوئی۔ First Aid کی بھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کیونکہ جاتے تھے بڑے منصوبہ کے ساتھ۔ مگر جب مرحب اُوپر سے شکل دکھا دیتا تو یہ نیچے کھڑے ہو کر کہتے: ''اللہ'' پھر حضور کے خیمہ میں پہنچ کر کہتے ''ہو اکبر'' ___ (نعرۂ حیدری)

حضورِ اکرمؐ کے پاس آ کر کہتے: بڑی مشکل سے بچا ہوں یارسولؐ اللہ! بڑی مشکل سے۔ ایک بات اور بھی یاد رکھیں کہ اُنتالیس دن خیبر فتح نہیں ہوا اور اگر اُنتالیس دن اور خیبر فتح نہ ہوتا تو کیا حرج تھی۔ چالیسویں دن کی اتنی Tension

Presented by Ziaraat.Com

کیوں تھی۔ Tension یہ تھی کہ جب خیبر میں مصطفیٰؐ آئے تو پیغمبرِ اعظمؐ سے یہودیوں نے کہا:

ہمارے موسیٰؑ پر جبرئیلؑ آتا تھا۔ وہ پیشین گوئیاں کرتا تھا۔ اگر آپؐ کے پاس جبرئیلؑ آتا ہے تو اُس سے پوچھ کر بتایئے کہ یہ جنگ کب جیتی جائے گی؟

حضورؐ نے فرمایا: چالیسویں دِن۔ بندے خوش ہو گئے کہ علیؑ تو ساتھ ہے نہیں۔ اس لیے چالیسواں دن کسی طرح گزار لو۔ نہیں سمجھے فقرہ!

یہ فقرہ میرا ضائع ہوا ہے پہلی دفعہ۔ انھوں نے کہا: رسالتؐ قائم ہے۔ چالیسویں دِن کی پیش گوئی پر۔ اگر نبیؐ سچا ہوگا تو چالیسویں دِن خیبر فتح ہوگا۔ انھوں نے بندے خرید لیے۔

انھوں نے تو کسی کو نہیں مارا اور کیوں نہیں مارا، اس کی کیا وجہ ہے؟ اگر اُووروں والا میچ ہو اور سامنے کھلاڑی نالائق ہو جو سکور نہ بنا رہا ہو تو سمجھ دار کھلاڑی اُسے آؤٹ نہیں ہونے دیتا کہ اچھا ہے اُوور ضائع کرتا رہے۔

مَیں نے ایک مولوی سے کہا کہ تمھیں کرکٹ سمجھ میں آجائے تو دین بھی سمجھ جاؤ گے اُس نے کہا: جی! وہ کیسے؟

مَیں نے کہا: اِس میں بھی گیارہ کھلاڑی میدان میں ہوتے ہیں اور بارھواں باہر بیٹھا ہوتا ہے۔ گیارہ میدان میں اور بارھواں باہر۔ اب یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ وکٹیں کتنی ہوتی ہیں۔ لیکن ایک بات مجھے یاد ہے کہ مسلسل انھوں نے کسی کو مارا نہیں۔ صرف اُوور ضائع کراتے رہے، کراتے رہے۔ بندے بھی پیسے لیتے رہے، رشوت لیتے رہے۔ انھوں نے کہا ٹھیک ہے پیسے آتے رہیں۔ خیبر قلعہ نہیں تھا۔ یہ یہودیوں کا ریزرو بینک تھا بلکہ یہودی خرچ نہیں کرتا۔ یہودی جمع کرتا ہے۔ دو ہزار سال کی یہودیوں کی کمائی تھی وہاں پر۔

Presented by Ziaraat.Com

اُنتالیس روز رشوت خوروں نے یوں گزارے کہ کسی کو ہلکی سی خراش تک بھی نہ آئی۔ اُنتالیسویں رات پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا:

لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رجلًا كرارٍ غَيْرَ فَرَّارٍ

''کل میں علَم اُسے عطا کروں گا جو مرد ہوگا''۔

ایک صاحب فرماتے ہیں: مجھے اِس رات جتنا علَم کا شوق ہوا، اتنا کبھی نہیں ہوا۔ کئی بزرگوں نے سفارش بھی کروائی۔ مبلغِ اعظم مولانا محمد اسماعیلؒ کے درجات بلند ہوں۔

قبلہ فرماتے تھے کہ بی بی نے جا کر رسولؐ سے کہا:

''جدوں وی علَم دیندے اوعلی نوں ای دیندے او۔ اَج اِک نکا

جیہا ای سہی ساڈے بزرگاں نوں وی علَم عطا فرماؤ؟''

بزرگوں کی یہ خواہش تھی کہ ہمیں علَم ملے لیکن اِن کے مرید علَم دیکھ لیں تو اُن کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

بارادیں حیدر قرار سے ڈر لگتا ہے

موت کو میثم تمار سے ڈر لگتا ہے

پرچم حضرت عباسؑ سے دُوری ، کیسی

کیا تمھیں اب بھی علَم دار سے ڈر لگتا ہے

(نعرۂ حیدری)

ایک مولوی نے کہا: شیعوں کے گھروں کے اُوپر کالا علَم ہوتا ہے۔

مَیں نے کہا: بالکل غلط۔ شیعوں کے گھروں کے اُوپر علَم نہیں ہوتا بلکہ علَم کے نیچے شیعوں کا گھر ہوتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بتا رہا ہے صفاء میں علم کا لہرانا   کہیں کوئی بھی ہو پر یہ گھر حسینؑ کا ہے

یزیدیت جو کہیں منہ چھپائے بیٹھی ہے   خدا کا خوف نہیں اُس کو ڈر حسینؑ کا ہے

ہزاروں سر ہیں نمازیں جنہیں بچاتی ہیں

نماز کو جو بچالے وہ سر حسینؑ کا ہے

(نعرۂ حیدری)

سارے میدان میں جاتے رہے۔ جھنڈا لے کر گئے اور جھنڈا لے کر خالی واپس آ گئے۔ مرحب کو دیکھ کر کہا اللہ اور حضورؐ کے خیمہ میں پہنچ کر کہا "ھوا کبر"۔ بڑی مشکل سے بچا ہوں، یا رسول اللہ! حضورؐ پوچھتے ہیں: کیا ہوا ہے؟

وہ کہتے ہیں: یہ ہمیں ڈراتا ہے۔ اس کا کوئی بندوبست کریں۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کل علم مرد کو دوں گا۔ سلمان! جی وارثِ ایمان۔

پیغمبرِؐ اسلام نے فرمایا: جلدی کر ہمارے لیے مصلّیٰ عبادت بچھا۔ سلمانؓ نے مصلّیٰ بچھایا۔ کبھی پریشان نہ ہونے والا نبیؐ پریشان ہوا۔ محمد مصطفیٰؐ نے دو رکعت نمازِ حاجت پڑھی۔ نماز حاجت پڑھنے کے بعد خالق سے رابطہ کیا اور عرض کیا: اے پروردگار! میں کہتا تھا کہ اسے ساتھ آنے دے تُو نے فرمایا کہ نہیں! اُسے مدینہ میں رہنے دے۔ اَب مَیں اُسے چھوڑ آیا ہوں اور انھیں چھیڑ بیٹھا ہوں جب کہ ایک دن باقی رہ گیا ہے اگر میں نبیؐ نہ رہا تو تجھے اللہ کون مانے گا۔ یا خود آ، یا اِسے بھیج۔

آوازِ قدرت آئی: گھبراتا کیوں ہے وہ سبق پڑھ جو نبوت کی یونیورسٹی سے ہم نے ہر نبیؑ کو پڑھا کر بھیجا تھا۔ کروڑ کتا مولوی بھونکے کہ نادِ علی حق نہیں ہے مگر وہ کیسے انکار کریں جن کا آزمایا ہوا نسخہ ہو۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ

یہاں پر وارثِ قرآن نے سامت قرآن کو بند کیا۔ جو بندہ میرے ساتھ سفر

Presented by Ziaraat.Com

کر سکے، وہ میرے ساتھ ساتھ رہے اور جو پیچھے رہ جائے وہ یہیں پر بیٹھے۔ نادِ علیًّا قرآن نے قرآن کو بند کیا۔ میرے جیسے دو ٹکے کے مولوی کو اگر کوئی آیت یاد ہو جائے تو وہ قرآن کھول کر نہیں پڑھتا اور بچے پریشان ہو جاتے ہیں۔ لیکن مولا علیؑ تو خود قرآن تھے، آپؑ قرآن کھول کر کیوں پڑھتے تھے۔

ساری زندگی میری یہ بات سُننے کے بعد یاد رکھنا! علیؑ قرآن کھول کر اس لیے پڑھتے تھے کہ علیؑ قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے اور قرآن زیارت کر لیتا تھا ــــ (نعرۂ حیدری)

حضرت علیؑ تلاوت کر لیتے تھے اور قرآن زیارت کر لیتا تھا۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَآئِبِ ناطق نے سامت کو بند کیا۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَآئِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِی النَّوَآئِبِ

قنبر! جی وارثِ منبر۔ جلدی کر میری ذوالفقار لے آ۔ قنبر جنابِ بتولؑ کی چوکھٹ پر آیا اور دستک دی۔ دروازہ کُھلا۔ جنابِ فِضّہ کی آواز آئی: بھائی قنبر! ذوالفقار لے جا ــــ (نعرۂ حیدری)

قنبر نے دروازہ پر دستک دی۔ ابھی دستک دے کر قنبر نے کچھ کہا نہیں کہ دروازہ کھلا اور جنابِ فضّہ کی آواز آئی: بھائی قنبر! ذوالفقار لے جا۔

قنبر حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر کہتا ہے: بہن فِضّہ! مَیں نے ذوالفقار مانگی تو نہیں تجھے کیسے پتہ چلا کہ مَیں ذوالفقار لینے کے لیے آیا ہوں؟

مُسکرا کر جنابِ فِضّہ کہتی ہیں: باہر کے غلام اور ہوتے ہیں اور اندر کی کنیزیں اور ہوتی ہیں ــــ (نعرۂ حیدری)

بھائی قنبر! اس میں حیرت والی کیا بات ہے۔ سرکارِ مصطفیٰؐ نے میدانِ خیبر سے مولا علیؑ کو پکارا تو مسجد میں علیؑ نے سُنا اور گھر میں زہراؑ نے سُنا۔ تجھے علیؑ نے بھیجا کہ ذوالفقار لے آ اور مجھے زہراؑ نے بھیجا کہ ذوالفقار دے آ۔

Presented by Ziaraat.Com

كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِىْ

قنبر میرے قدموں سے لپٹ جا۔

بِعَلِيٍّ بِعَلِيٍّ بِعَلِيٍّ السّلام و عليك يا رسول الله

میں حاضر، میں حاضر، علیؑ نے جا کر جنگ لڑی۔ پہلے عنتر کو مارا، پھر حارث کو مارا اور جو وار مولا علیؑ نے مرحب پر کیا اس کے بارے میں ہمارے اپنے بندے بھی غلطی کر گئے کہ مولاؑ نے جب وار کیا تو اللہ نے جبرئیلؑ سے فرمایا کہ جلدی جا نیچے پَر بچھا دے۔

ایک کروڑ جبرئیلؑ پَر بچھائیں جرأت نہیں ہے کہ وہ حضرت علیؑ کے وار روک سکیں۔ جبرئیلؑ کی کیا اوقات ہے کہ وہ حضرت علیؑ کا وار روکے۔ یہ علیؑ کا وار نہیں، یہ تو قہر خداوندی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ○ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ○ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ○ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ○ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ○ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ○ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ○

کسی بندے نے مذکورہ آیات کی تلاوت کی تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

Presented by Ziaraat.Com

نے فرمایا: پتہ ہے تُو نے کیا پڑھا ہے؟ اُس نے عرض کیا: مولا کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ حضرت علیؑ کا وہ نام ہے جو جبرئیلؑ کے ماتھے سے اگر مٹ جائے تو جبرئیلؑ کی ساری طاقت ختم ہو جائے ـــــ (نعرۂ حیدری)

جبرائیلؑ کیا ہے اُس کے فرشتوں کی بھی مجال نہیں۔ ایک بندے نے پوچھا پانچویں امامؑ سے کہ ملائکہ افضل ہیں یا حضرت علیؑ؟ امامؑ کے چہرے پر جلال آ گیا۔

آپؑ نے فرمایا: ملائکہ سے تو حضرت علیؑ کے شیعہ افضل ہیں۔

ہمارے سرائیکی کا ایک شاعر ہے جو مذہب اہل بیتؑ میں آیا اُس نے چار مصرع لکھے:

صحیح سیدھے رہ تے ہُن آئے ہاں
جیڑا در چِھنا سی چِھن آئے ہاں
ساڈی آ جبرئیلؑ زیارت کر
آساں ذکر حسینؑ دا سُن آئے ہاں

مرحب کے بھائی حارث کو کس نے قتل کیا؟ مولا علیؑ نے ایک وار سے۔ مولا علیؑ نے کبھی زندگی میں دوسرا وار نہیں کیا۔ دوسرا وار وہ کرتا ہے جس کا پہلا وار خطا ہو جائے اور جس سے خطا ہو جائے وہ علی نہیں ہوتا۔ دوسرا وار میرے بادشاہ نے کبھی نہیں کیا۔ اب مقابلے کے لیے مرحب آیا دو تلواریں، دو نیزے اور دو خود زِرہ یعنی ڈبل ہو کر آیا تھا۔ علیؑ عادل امام تھے۔ اُس سے فرمایا کہ تمھاری تلواریں دو ہیں، مرحب تُو ایک کیوں ہے؟ علیؑ نے ایک مرحب کے دو کر دیئے۔

پہلے پہلے تو اس نے نام پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ جب مولا علیؑ نے اپنا نام بتایا تو اس نے کہا: خدا حافظ۔ بندے پریشان ہوئے کہ نام سُن کر پیچھے چلا گیا۔ راستے میں شیطان کھڑا تھا۔ مرحب کی دوڑیں لگی ہوئیں تھیں۔ بڑے شیطان نے

Presented by Ziaraat.Com

اِسے آواز دی: اے مرحب!

مرحب نے رُک کر کہا: جی! چاچا۔

اُس نے کہا: چاچا قربان جائے تجھ پر! ''کتھے چلیاں ایں'' مرجب کہتا ہے: پیچھے حیدرؑ حیدرؑ۔

شیطان کہتا ہے: حیدرؑ ہے تو پھر کیا ہوا۔

مرحب نے شیطان سے کہا: امی نے روکا تھا کہ حیدرؑ سے نہ لڑنا۔

شیطان کہتا ہے: یہ وہ حیدرؑ نہیں، وہ کوئی اور حیدرؑ ہوگا جس سے تجھے امی نے روکا تھا۔ عرب کی عورتیں تجھے طعنے دیں گی اس لیے میدانِ جنگ سے نہ بھاگ۔

کافر تھا لیکن غیرت مند تھا۔ دوڑتے دوڑتے موڑا۔ اچھا بھلا واپس جارہا تھا کون واپس لے کر آیا؟ شیطان۔ پتا چلا کہ جو بھی علیؑ سے لڑے گا اُس میں شیطان کا مشورہ ضرور شامل ہوگا۔ جو بھی میرے مولا علیؑ سے لڑے اس کے ساتھ شیطان کا مشورہ شامل ہے۔

یہ حارث اللہ کا دشمن تھا علیؑ کا دشمن نہیں تھا۔ مرحب کا بھائی یہ اللہ کا دشمن تھا۔ اگر میرے مولا کا دشمن ہوتا تو مسلمان اس سے اُنتالیس دن کیوں لڑتے۔ یہ تھا اللہ کا دشمن، اسے علیؑ نے مارا۔ غدیر والا حارث تھا علیؑ کا دُشمن، اُسے اللہ نے مارا۔ یہ حارث نمازی بھی تھا، حاجی بھی تھا اور رسول اکرمؐ کے ساتھ تھا یہ اللہ کا دشمن تو نہیں تھا، علیؑ کا دشمن تھا لیکن مارا اللہ نے۔

ایک حارث خیبر میں آیا اور ایک حارث غدیر میں آیا۔ خیبر والا اللہ کا دُشمن اور غدیر والا علی کا دُشمن۔ خیبر والوں کو علیؑ نے مارا۔ یعنی اللہ کے دشمن کو علیؑ نے مارا اور علیؑ کے دُشمن کو اللہ نے مارا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مولا علیؑ اور اللہ میں معاہدہ ہوگیا ہو کہ تیرے دُشمن کو مَیں ماروں گا اور میرے دشمن کو تُو ــــ (نعرۂ حیدری)

Presented by Ziaraat.Com

ذکرمصائب: یتیم حسنؑ شہزادہ حضرت امیر قاسمؑ کی شہادت

اِس علیؑ اور اُس علی میں معاہدہ تھا کہ تیرے دُشمنوں کو میں ماروں گا اور میرے دُشمنوں کو تُو مارے گا۔ تو لاالہ الاّ اللہ کے منکروں کو علیؑ مارے گا اور علی ولی اللہ کے منکروں کو خدا مارے گا۔

یہی وجہ ہے بے شک شمار کر لینا کہ لاالہ الاّ اللہ کے کُل حروف کی تعداد بارہ ہے اور محمد رسولؐ اللہ کے حروف کی تعداد بھی بارہ ہے۔ اللہ نے جو مہینے بنائے ہیں، دیسی ہوں، انگریزی ہوں ''یا'' چاند والے ہوں، اُن کی تعداد بھی بارہ ہے۔ دن اور رات کی ساعتوں کی تعداد بھی بارہ ہے۔ تو پھر بارہ کو چھوڑ کر کہاں جائے گا؟

سامعینِ گرامی!

اس پاک اور پاکیزہ گھر کی عظمت جسے ذرا سی بھی سمجھ آجائے وہ خوش قسمت ترین انسان ہے۔ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہے تو وہ اُس کے غم میں غمگین ہوتا ہے اور اُس کی خوشی میں خوش ہوتا ہے۔

آج ایک یتیم کی مہندی آئے گی، اُن کے گھر کی مہندی جن کے پاس پینے کے لیے پانی بھی نہ تھا۔ میری ہزار جانیں قربان حضرت امیر قاسمؑ۔ اگر زندگی رہی تو کل کی تقریر میں ماتم پر عرض کروں گا۔ تمام شیعہ سُنی مسلمان بھائیوں کی خدمت میں ادب اور احترام سے آج اُس کا ذکر کرتا ہوں جس کے سہرے مسلمانوں نے لوٹ لیے تھے عربوں نے۔

عربوں میں جہالت کے باوجود کچھ رسم و رواج تھے۔ اُن رواجوں پر وہ بڑے پکے ہو کر عمل کرتے تھے لیکن اُنھوں نے اپنے ہر رواج کو کربلا میں توڑا۔ ایک بندے سے ایک بندہ لڑتا تھا، ایک سے دو لڑنے کو یہ توہین سمجھتے تھے۔ یہ قانون بھی انھوں نے کربلا میں توڑا۔

Presented by Ziaraat.Com

ان میں ایک قانون یہ تھا کہ جتنی مرضی لڑائی اور مخالفت ہو، اگر کسی قبیلے کی مستور برقعہ پہن کر میدان کے اندر آ جاتی تھی تو وہ صلح کر لیتے تھے اور لڑائی ختم، جھگڑا ختم۔

دوسرا قانون یہ تھا کہ اگر دو قبیلوں میں جنگ ہونے لگتی تو جو قبیلہ صلح چاہتا، وہ کسی جوان کو سہرے باندھ کر میدان میں بھیج دیتا تھا اور وہ کہتا تھا کہ: میری خوشیاں تباہ نہ کرو بلکہ یہ رواج آج بھی عرب میں موجود ہے۔

یہ رواج حضرت داؤدؑ کے زمانے سے چلا تھا۔ حضرت داؤدؑ نبی کے زمانے میں ایک بچے کی موت کا وقت قریب تھا۔ وہ بچہ یتیم تھا اور اُسے پالا تھا، داؤدؑ نبی نے۔

حضرت داؤدؑ نبی نے فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے خبر دی ہے کہ اس بچے نے ایک ہفتہ کے بعد مر جانا ہے، اس لیے میں اس کی شادی کا ارمان پورا کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت داؤدؑ نے اس بچے کو سہرے باندھے۔ جبرائیل نازل ہوا اور عرض کیا: اللہ فرماتا ہے مَیں نے اس کے سہروں پر ترس کھا کر اس کی عمر چالیس سال بڑھا دی ہے۔

آج ہمارے پنجاب میں بھی ــــ مجھے آپ کے رواج کا پتہ نہیں لیکن میں اپنے علاقے کا رسم و رواج بتاتا ہوں۔ جتنی مرضی کسی کی آپس میں مخالفت ہو، اگر شادی کی تاریخ آجائے اور دولہا منانے کے لیے اُن کے گھر چلا جائے تو وہ مخالف کہتے ہیں: یارا جس کی شادی تھی وہ خود آ گیا ہے، اب ہم نے جھگڑا ختم کر دیا ہے اب ہم شرکت کریں گے۔

حضرت امام حسینؑ شہزادۂ قاسمؑ کو سہرا باندھ کر کھڑے رہے کہ شاید یہ حیا کریں میرے قاسمؑ کے سہروں کا۔ لیکن اُمت بے حیا نے حیا نہ کیا۔ چھوٹے بچے بھی رو رہے ہیں۔ شبیرؑ کی مظلومیت پر رونا فنکاری نہیں۔ آنسو نکلتے ہی وہی ہیں، جس پر جناب زینبؑ کی مہر لگی ہو۔ حضرت امام حسینؑ کا گھر ہے اور حضرت امام حسنؑ کے یتیم کی شادی

Presented by Ziaraat.Com

پڑھنے لگا ہوں۔ اُس غریب کا تذکرہ کرنے لگا ہوں جو تیرہ سال کی عمر میں حضرت امام حسینؑ پر قربان ہونا چاہتا تھا۔

شب عاشور کی ساری رات جب حضرت امام حسینؑ کی قاسمؑ پر نظر پڑتی تو حضرت قاسمؑ پنجوں کے بل اونچا کھڑا ہو جاتا۔ کچھ لوگ سمجھے ہیں اور کچھ نہیں سمجھے۔ قد کو اُونچا کر کے اپنا سینہ چوڑا کر لیتا تھا کہ کہیں حسینؑ مجھے چھوٹا سمجھ کر لڑنے کی اجازت نہ دے اور یہ بتانا چاہتا تھا کہ دیکھنا چاچا! میں بڑا ہو گیا ہوں، چچا میرا قد کتنا بڑا ہو گیا ہے اور میں آپؑ پر قربان ہونا چاہتا ہوں۔

عزادارو ___!

چڑھ گیا دسویں محرم کا دن۔ علی اکبرؑ و غازی عباسؑ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

علی اکبرؑ عرض کرتے ہیں: چچا غازیؑ! صبح باباؑ پر پہلے میں قربان ہوں گا۔

تڑپ کر غازی عباسؑ نے فرمایا: نہ اکبرؑ! تُو شہید ہو گیا تو میرے مولاؑ کی آنکھوں کا نُور چلا جائے گا اس لیے پہلے میں جاؤں گا۔

علی اکبرؑ نے عرض کیا: چچا! آپؑ انصاف کریں، اگر آپؑ چلے گئے تو میرے باباؑ کی کمر ٹوٹ جائے گی۔

علم نہیں غازیؑ سمجھ کر فقرہ پڑھتا ہوں___!

تب حضرت قاسمؑ دوڑ کر آئے، کبھی اکبرؑ کے ہاتھ چومے اور کبھی غازی عباسؑ کے ہاتھ چومے۔ رو کر عرض کرتا ہے: نہ اکبرؑ تُو پہلے جا اور چچا غازیؑ نہ تُو جا۔ مَیں یتیم ہوں۔ میرے جانے سے نہ تو کسی کی کمر ٹوٹے گی اور نہ کسی کی آنکھوں کا نُور جائے گا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام دوڑ کر آئے۔ قاسمؑ کو سینے سے لگایا اور رو کر فرمایا: قاسمؑ! تُو مجھے علی اکبرؑ سے زیادہ پیارا ہے۔ قاسمؑ تو مجھے علی اکبرؑ سے زیادہ پیارا ہے۔ تیرے

Presented by Ziaraat.Com

جانے سے میرے دو گھر اُجڑتے ہیں۔ سارا دن جنابِ قاسمؑ کے لیے جو سب سے بڑی مشکل تھی۔

بڑے بڑے عزادار ماتمی میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ مَیں ذمہ داری سے ایک فقرہ پڑھنا چاہتا ہوں اور جو کچھ مَیں پڑھوں گا وہ کتاب کے الفاظ ہوں گے۔

شہزادۂ قاسمؑ کے لیے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ جب روتا تھا تو دونوں ہاتھ حضرت امام حسینؑ کے پاؤں پر رکھ دیتا اور ہاتھ جوڑ جوڑ کر عرض کرتا تھا: چچا! مجھے مرنے کی اجازت دے دیں۔ چچا! مجھے خود پر قربان ہونے کا امر دے دیں۔

سادات عظام شاہ جی!

جب شہزادہ خیمہ کے اندر جاتا تھا تو ماں کے چہرہ پر جلال آتا تھا حضرت اُمّ فروہؑ فرماتی تھیں: قاسمؑ! ابھی تک زندہ ہو؟

ابھی تک زندہ ہو۔ چچا اجازت نہیں دیتا اور ماں جینے نہیں دیتی۔

وہ لفظ کہہ رہا ہوں بھائی شوکت اور جتنے عزادار بیٹھے ہو آخری بندے تک۔ یہ فقرہ اگر سمجھ میں آگیا تو ہر بندہ ماتم کرے گا۔

فقرہ یہ ہے: حضرت اُمّ فروہؑ کہتی ہیں کہ قاسمؑ! ابھی تک زندہ ہو۔ مَیں سیّدزادی نہیں ہوں میری عزت رکھنا، میری لاج رکھنا۔ لوگ کہتے ہیں کہ تیرے باپ کو لڑنا نہیں آتا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ حسنؑ کو لڑنا نہیں آتا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ تیرے بابا کو لڑنا نہیں آتا تھا۔ جا قاسمؑ! باپ کی جگہ پر جہاد کر۔ عرب والوں نے طعنہ بنا دیا تھا کہ حسنؑ کو لڑنا نہیں آتا تھا۔ صلح دیکھی ہے تیرے باپ کی دنیا نے۔ آج باپ کی جنگ دکھا۔ قاسمؑ بار بار......

آپ تسلی سے فقرے سنیے۔۔۔!

Presented by Ziaraat.Com

ایک تعویذ تھا جو حضرت امام حسن علیہ السلام نے باندھا جنابِ قاسمؑ کو اور فرمایا تھا: جب مشکل پیش آئے تو اسے کھولنا۔ دس سال حضرت قاسمؑ کو حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس طرح پالا کہ کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ نہ مشکل پیش آئی اور نہ ہی تعویذ کھولنا پڑا۔ یہ نہ ہوتا دسویں محرم کا دن اور نہ قاسمؑ کو وہ تعویذ کھولنا پڑتا۔ عاشور کے دن قاسمؑ کو مشکل پیش آئی اور وہ تعویذ کھولا۔ تعویذ کیا تھا حضرت امام حسنؑ کا خط تھا حضرت امام حسینؑ کے نام۔

اِس میں لکھا ہوا تھا کہ بڑی خواہش تھی کہ میں تجھ پر قربان ہوتا لیکن زہر نے مجھے موقع نہیں دیا اس لیے میری جگہ پر میرے بیٹے قاسمؑ کو میدانِ جنگ میں بھیج دینا۔

عزادارانِ امامِ مظلوم!

ادھر امام حسنؑ کا حکم آیا اور اُدھر امام حسینؑ کی آنکھوں سے آنسو نکلے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: غازیؑ! میرے قاسمؑ کو تیار کرو۔ قاسمؑ تیار ہوا۔ بیبیوں نے قطار باندھی۔ شاگرد کو اُستاد نے گھوڑے پر بٹھایا۔ شاگرد کون؟ قاسمؑ۔ اُستاد کون؟ عباسؑ۔ عباسؑ نے گھوڑے پر بٹھایا۔

رونے آئے ہو تو رسولؐ خدا کو پرسہ دینا ___!

قاسمؑ گھوڑے پر بیٹھ کر خیمے سے باہر نکلا۔ حضرت قاسمؑ کا قاتل کہتا ہے کہ میں نے دیکھا تو مجھے ایسے معلوم ہوا جیسے تیرہ سال کا چودھویں کا چاند نکلا ہو۔ ارے! جو قاتل کو چودھویں کا چاند لگتا تھا، اللہ جانے اپنی ماں کو وہ کتنا پیارا ہوگا۔

جنابِ قاسمؑ وہ مجاہد ہیں، جن کے بدن پر کوئی زرہ پوری نہیں آئی کیونکہ زِرہ بنانے والوں کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ حضرت امام حسینؑ کو اتنے چھوٹے بچوں کو بھی میدان میں لڑنے کے لیے بھیجنا پڑے گا۔

جنابِ قاسمؑ میدان میں آئے اور اَزرق ملعون کے بیٹوں کو قتل کیا۔ پھر ازرق

Presented by Ziaraat.Com

شامی پر تلوار سے وار کیا اور اِس ملعون کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ عمر سعد کہتا ہے: یہ ہاشمی ہے اگر ایک ایک کر کے اس کے سامنے گئے تو یہ ہمارے تمام لشکر کو مار دے گا۔ سارے اکٹھے ہو کر حسنؑ کی نشانی پر حملہ کرو۔ شہزادۂ قاسمؑ واحد شہید ہیں جن پر لاکھوں کی فوج نے پتھر اٹھا کر دُور سے مارنا شروع کر دیئے۔

امام حسنؑ کا یتیم گھوڑے پر ڈگمگایا۔ ایک ملعون نے ماتھے پر پتھر مارا۔ جنابِ قاسمؑ نے زین چھوڑی۔ پاؤں رکاب میں پھنس گئے۔ رکابوں کے اندر پاؤں پھنس گئے۔ اِدھر قاسمؑ زین پر تھا تو قاسمؑ تھا، زین پر تھا تو قاسمؑ تھا جب زمین پر آیا تو تقسیم ہو گیا۔ اُدھر گھوڑوں نے قاسمؑ کی لاش کو پامال کر دیا۔

قاسمؑ زِین پر تھا تو قاسمؑ تھا، زمین پر آیا تو تقسیم ہو گیا۔ جب مَیں اشارہ کروں تو اس وقت شہزادے کی مہندی لے کر آنا۔ مجھے دو فقرے پڑھنے دو۔ قاسمؑ زین پر تھا تو قاسمؑ تھا جب زمین پر آیا تو تقسیم ہو گیا۔

عزادارو!

اِس منبر کو امام حسینؑ کی قبر سمجھ کر قسم کھا کر کہتا ہوں: شبیرؑ بپھرے ہوئے شیر کی طرح اُٹھے اور فرمایا: عباسؑ! مَیں یتیم بھتیجے کا انتقام لوں گا۔ قاسمؑ کا قاتل بچے گا نہیں۔ امامؑ نے تلوار اٹھا کر فوجوں پر حملہ کیا۔ تم نے میرا یتیم مار دیا۔ تم نے میرا بھتیجا مار دیا۔ امام حسینؑ کے ڈر سے فوجوں نے دوڑنا شروع کر دیا۔ زندگی میں گھوڑے قاسمؑ کی لاش پر دوڑ گئے۔ گوشت کے ٹکڑے گھوڑوں کے سموں میں پھنسنا شروع ہوئے۔ کوئی کالے برقعے والی بی بی گھوڑوں کے ساتھ ساتھ دوڑتی تھی۔ سموں سے گوشت کے ٹکڑے زہراؑ چُن چُن کر ہائے میرا قاسمؑ، ہائے میرا قاسمؑ......

عزادارو!

بیٹھ جاؤ۔ ادھر میری طرف دیکھنا!

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام حسینؑ نے چادر بچھائی۔ غریب نے کمر پر ہاتھ رکھا۔ سارے بیٹھے رہنا نیاز حسینؑ۔ ایک فقرہ مجھے پڑھنے دو۔۔۔ آخری فقرہ ہے۔

اس سے آگے نہیں پڑھوں گا۔ حضرت امام حسینؑ نے چادر بچھائی۔ غریب نے کمر پر ہاتھ رکھا۔ پہلا فقرہ کہا: قاسمؑ تیری لاش نظر نہیں آ رہی۔ کوئی جواب نہیں آیا۔

دوسرا فقرہ حضرت امام حسینؑ نے کہا: قاسمؑ غریب چچا بلا رہا ہے۔ کوئی جواب نہیں آیا۔

شبیرؑ نے آخری فقرہ کہا: قاسمؑ امامِ وقت بلا رہا ہے جہاں بھی ہو جواب دو!

کوئی ٹکڑا اِدھر سے اُٹھا اور کوئی ٹکڑا اُدھر سے اُٹھا اور ہر ٹکڑے سے آواز آئی: چچا! میں یہاں ہوں۔ چچا! میں یہاں ہوں۔ مولاؑ! میں یہاں ہوں۔ مولاؑ! میں یہاں ہوں۔

مولا حسینؑ نے قاسمؑ کی لاش کے ٹکڑے اکٹھے کر کے ایک گٹھڑی بنائی۔ گٹھڑی بنا کر شبیرؑ نے بھتیجا کو اُٹھایا۔ حضرت امام حسینؑ خیمے میں آئے۔ امام حسینؑ سے جنابِ قاسمؑ کی ماں نے کہا: میرا قاسمؑ گھوڑے پر گیا تھا، اتنا چھوٹا ہو گیا ہے......

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

Presented by Ziaraat.Com

نویں مجلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاندانِ تطہیر پر مل کر صلواۃ پڑھ لیں۔

سامعینِ گرامی قدر!

خداوندِ عالم سیدہ عالمیان کی عزت وعظمت کے صدقہ میں اس جلیل القدر عبادت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین سارے کہیں۔ اے خدا پوری کائنات میں جہاں کہیں بھی عزاداریٔ امام حُسین علیہ السلام برپا ہو رہی ہے۔ تجھے اپنی عزت وجلال کا واسطہ ہر عزادار کی اور ہر عزاداری کی حفاظت فرما۔

محمدؐ واہل بیت محمدؐ کا صدقہ جتنے شیعہ سُنّی مسلمان غریب زہراؑ کی عزاداری میں یہاں پر یا پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی شرکت فرما رہے ہیں اُن ساروں کو اپنے حفظ و امان میں رکھ۔ سارے آمین کہا کرو: خدایا! امام آخرالزمانؑ کے ظہور پرنُور میں تعجیل فرما۔ آلِ محمدؐ کا واسطہ جتنے مریض ہیں خدا انھیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ بالخصوص عرفان سکندر صاحب کی والدہ کو صحت عطا فرمائے۔

سامعینِ گرامی!

ابتدائے انسانیت سے جتنی بھی حق کی طاقتیں آئیں، انھوں نے اپنی لڑائی خود شروع کی اور ختم اللہ کو کرنا پڑی، سوائے امام حسینؑ کے۔ حضرت ابراہیمؑ نے لڑائی خود شروع کی۔ نمرود کے ساتھ ٹکر لی اور دربار میں جا کر اُسے للکارا۔ نمرود سے آگ روشن کرادی۔ نومیل کے علاقہ میں آگ لگی۔ حضرت ابراہیمؑ کو رسیوں سے باندھ دیا گیا اور منجنیق میں

Presented by Ziaraat.Com

بٹھا دیا گیا۔ کسی مصنف کو بٹھائیں کہ کہانی کو آگے لکھے کہ اب کیا ہوگا۔ ایک بندے کے لیے نو میل میں جلتی ہوئی آگ۔ بندہ ایک ہے اور آگ نو میل کے علاقہ میں۔

حضرت ابراہیمؑ آگ میں جائیں گے اور خدانخواستہ جل جانے کا امکان ہو تو یہاں پر حضرت ابراہیمؑ کی بس ہوگئی اور اللہ خود میدان میں آ گیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی لڑائی خدا نے لڑی۔ آگ کو گلزار بنا دیا اور اپنے خلیل کو بچا لیا۔

یہ ہیں جناب موسیٰؑ جنھوں نے فرعون سے ٹکر لی۔ اُسے دربار میں جا کر للکارا تو فرعون فوجوں سمیت حضرت موسیٰؑ کے پیچھے دوڑ پڑا۔ اب حضرت موسیٰؑ کے سامنے دریائے نیل آ گیا۔ پیچھے فرعون کا لشکر آ گیا۔ اللہ نے فرمایا: موسیٰؑ! تُو ہٹ جا اِس سے مَیں لڑتا ہوں۔ لڑائی حضرت موسیٰؑ کی تھی اور لڑی خُدا نے۔ راستہ اللہ نے بنایا، حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے نکالا اور فرعون کو اللہ نے لشکر سمیت غرق کر دیا۔

ازل سے لے کر ابد تک۔ سر سے لے کر پاؤں تک پہلا اور آخری بادشاہ ہے حضرت امام حسینؑ جسے اللہ کہتا رہا کہ مَیں آؤں۔ حضرت امام حسینؑ کی آواز آتی رہی کہ مَیں اپنی لڑائی خود لڑوں گا۔

ایک ہی بادشاہ ہے۔ نہ اِس سے پہلے کوئی تھا اور نہ ہی اس کے بعد کوئی ہوگا۔ ساری کائنات سے بڑھ کر بہادر کا نام ہے حسینؑ۔ سب سے بڑے شجاع کا نام ہے حسینؑ۔ سب سے بڑی طاقت کا نام ہے حسینؑ۔

پیغمبر اکرمؐ کو شہید کیا گیا تو حضورؐ کے قاتل چھپ گئے۔ حضرت علیؑ کو شہید کیا گیا تو علیؑ کے قاتل چھپ گئے۔ سیّدہ سلام اللہ علیہا کو شہید کیا گیا تو سیّدہؑ کے قاتل چھپ گئے۔ امام حسنؑ کے قاتل چھپ گئے۔ کیا انتقام ہے تیرا حسینؑ ابن علیؑ۔ تُو نے اپنے قاتل کو اتنا بے نقاب کیا کہ آج تک شبیرؑ کے قاتل کا نام ایک گالی بن کر رہ گیا ہے۔ اگر آج کسی کافر کو بھی یزید کہو تو اُسے بھی غصہ آ جاتا ہے۔ پھر رکاوٹیں ڈالنے کی خاطر مظلومؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

عزاداری کی جتنی مخالفت ہو رہی ہے اتنی کائنات میں کسی ذکر کی مخالفت نہیں۔

پانچ سو لڑکے سڑک پر ناچتے ہوئے چلے جائیں تو نہ مولوی کی رگِ جان پھڑکتی ہے اور نہ ہی جبین شریف پر بَل آتا ہے۔ اگر پانچ لڑکے یا حسینؑ کہہ دیں تو بندے کہتے ہیں: جی! نکاح ٹوٹ گئے ہیں۔ جب ایسی صورتِ حال ہو تو ایسی صورتِ حال میں پوری کائنات میں کوئی باپ اپنے بچے کو فلم سے روکے یا نہ روکے۔ مگر یہ ضرور کہتا ہے کہ مجلس میں نہ جانا۔ حق سے ڈرتے کیوں ہو؟ حسینیت سے گھبراتے کیوں ہو؟ ایمان تمہارا اتنا کمزور کیوں ہے؟

حسینؑ کائنات کی وہ طاقت ہے۔ اگر مَیں جلسہ منعقد کروں اور اس کا نام رکھوں ذکرِ ابراہیمؑ تو اُس میں ابراہیمؑ کا ہی ذکر ہوگا، کوئی اور ذکر نہیں ہوسکتا۔ اگر عنوان رکھوں محفلِ قرآن تو اُس میں قرآن کا ہی ذکر ہوگا کوئی اور ذکر نہیں ہوسکتا۔ کیا کہنے حسینؑ تیرے عنوان کے یعنی مجلس حسینؑ۔ اُس میں چاہے آپ آدمؑ کا ذکر کریں، چاہے نوحؑ کا ذکر کریں؛ چاہے موسیٰؑ کا ذکر کریں، چاہے ابراہیمؑ کا ذکر کریں۔ مجلس حسینؑ کی اور ذکر رسولؐ کا۔ مجلس حسینؑ کی اور ذکر علیؑ کا۔ مجلس حسینؑ کی اور ذکر حسنؑ کا۔ مجلس حسینؑ کی اور ذکر سجادؑ کا۔ مجلس حسینؑ کی اور ذکر محمد باقرؑ کا۔ مجلس حسینؑ کی اور ذکر جعفر صادقؑ کا۔ مجلس حسینؑ کی اور ذکر موسیٰؑ و رضاؑ، تقیؑ و نقیؑ و عسکریؑ اور ہادیؑ کا۔

آج تک ایک مجلس میں اتنے ذکر نہ علیؑ نے اکٹھے کیے نہ رسولؐ نے اکٹھے کیے، نہ حسنؑ نے اکٹھے کیے اور نہ ہی کسی اور طاقت نے اکٹھے کیے۔ اب پتا چلا کہ جب آدمؑ کا ذکر ہوتا ہے تو شیطانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب ابراہیمؑ کا ذکر ہوتا ہے تو نمرودیوں کو تکلیف ہوتی ہے، جب موسیٰؑ کا ذکر ہوتا ہے تو فرعونیوں کو تکلیف ہوتی ہے اور جب علیؑ کا ذکر ہوتا ہے تو حرامیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ (نعرۂ حیدری)

کہتے ہیں: جی! آپ ماتم کیوں کرتے ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

عبادت کرنے والوں سے یہ نہیں پوچھا جاتا کہ تم عبادت کیوں کرتے ہو۔ یہ تو ان سے پوچھنا چاہیے جو ماتم نہیں کرتے کہ تم ماتم کیوں نہیں کرتے۔ نمازی سے پوچھو گے کہ نماز کیوں پڑھتا ہے؟ روزے دار سے پوچھو گے کہ تُو نے روزہ کیوں رکھا ہے؟ عبادت کرنے والے سے نہیں پوچھا جاتا بلکہ جو عبادت نہ کرے اُس سے پوچھا جاتا ہے کہ تم عبادت کیوں نہیں کرتے۔

جی! رونا نہیں چاہیے کیوں کہ یہی شیعہ ہی تو تھے جنہوں نے مارا تھا اور خود ہی روتے ہیں۔

مَیں نے کہا: یہ تو سوال ہی بڑا آسان ہے تُو نے تو مسئلہ ہی حل کر دیا کہ مارنے والے شیعہ تھے پھر کسی جگہ پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو امام حسینؑ کے قاتلوں کے نام لے کر ولدیت سمیت اُن پر لعنت کرتے ہیں۔

جیو سلامت رہو، آباد رہو____!

آیئے اب ہم امام حسینؑ کے قاتلوں کے نام تاریخ سے دیکھ کر لکھتے ہیں اور اُن پر لعنت کرتے ہیں۔ ان کے باپ پر اور اُن کے دادا پر لعنت کرتے ہیں۔ پھر ان کی شکلیں دیکھنا کہ ان میں سے یہ کس کے رشتہ دار ہیں۔ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں اگر قاتل شیعہ تھے تو تکلیف تمہیں کیوں ہوتی ہے۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ ہم اُن پر لعنت بھیجتے ہیں۔

کسی شاعر نے سچ کہا ہے:

ہم تو شبیرؑ کے قاتل کو بُرا کہتے ہیں
رنگ کیوں آپ کے چہرے کا اُتر جاتا ہے

جی! ہائے حسین نہیں کہنا چاہیے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے قرآن سے ہائے نکال دیں۔ قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ○ (سورۂ یوسف: آیت ۴)

''اور یعقوبؑ نے ان لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا اور (رو کر) کہنے لگے ہائے افسوس یوسفؑ پر۔ اور (اس قدر روئے کہ) اِن کی آنکھیں صدمہ سے سفید ہو گئیں۔ وہ تو بڑے رنج کے ضابط تھے''۔

وا یوسف ''ہائے میرا یوسفؑ''۔

حضرت یوسفؑ زندہ تھے یا کہ مُردہ۔ اگر زندہ بیٹے پر رو کر حضرت یعقوبؑ نبی رہ سکتے ہیں تو پھر حضرت علیؑ کے شیعوں کو حضرت امام حسینؑ جیسے شہید پر رونے سے کیا فرق پڑتا ہے؟

پھر کہتے ہیں: جی! وہ تو زندہ ہیں۔ زندہ کو نہیں رونا چاہیے؟

مَیں نے کہا: یا علیؑ مدد۔

پھر مولوی کہتا ہے: مُردے سے مدد مانگتے ہیں۔

عجیب فلسفہ ہے اگر میں مدد مانگوں تو کہتے ہیں یہ مُردہ ہیں اور اگر ماتم کروں تو یہ کہتے ہیں زندہ ہیں۔ جب مَیں اُن سے مدد مانگتا ہوں تو مولوی کہتا ہے کہ یہ مُردہ ہے۔ اگر ماتم کروں تو پھر مولوی کہتا ہے کہ یہ زندہ ہیں۔ تو مولوی صاحب! پہلے تُو اپنا کوئی ایک عقیدہ تو بیان کر۔

جنابِ حمزہؑ کی شہادت کے بعد نبیوں کے سلطان نے مدینہ میں اعلان کرایا: آؤ! جو میرے چچا حمزہؑ کا ماتم کرے گا میں اُسے جنت کی بشارت دوں گا۔ حضرت حمزہؑ کے ماتمی سالار کا نام ہے مصطفیٰؐ۔ یہ ہیں جنابِ اویس قرنی۔ اس نے سُنا کہ حضورؐ کا کوئی دانت شہید ہو گیا۔ اُس نے اپنا دانت توڑا۔ میں کہتا ہوں: اویس! صبر کر۔ حضورؐ کے دانت تو کافروں نے توڑے تھے تُو اپنے خود کیوں توڑ رہا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب آیا: یہ عشق کی منزل ہے جو تکلیف میرے محبوب کو پہنچی ہے اگر وہ مجھے نہ پہنچے تو پھر عشق کیسا۔

اویس قرنی نے اپنے سارے دانت شہید کر دیے۔ حضوؐر نے اُس کی طرف سلام بھیجا۔ اب پتا چلا کہ جو محمدؐ کو سلام کرنے جائے، اُسے حاجی کہتے ہیں اور جسے محمدؐ سلام کرے، اُسے ماتمی کہتے ہیں۔

سلامت رہو____!

حاجی کو سلام کرنے کے لیے جانا پڑتا ہے اور ماتمی پر سلام خود مصطفیٰؐ بھیجتا ہے۔ شاہ جی! رسولؐ کے لیے تو اللہ ناراض ہو جاتا ہے۔ اللہ نے دیکھا کہ رسولؐ کے ماتمی کے دانت نہیں رہے۔ اللہ نے جنت کا پھل "کیلا" زمین پر اُتار دیا۔ اس سے پہلے تاریخ میں کیلے کا وجود ہی نہیں تھا۔ یاد رہے کہ ہر فروٹ موسمی رہے گا لیکن کیلا چونکہ ماتمی کی نیاز ہے اس لیے بارہ مہینے رہے گا____ (نعرۂ حیدری)

پھر کچھ اپنوں کو بھی بیاری لگی۔ انھوں نے کہا: جی! خون نہیں نکالنا چاہیے۔ کل لاہور میں کئی جگہ پر تسبیح کی زیارت ہوگی۔ تسبیح میں سے خُون نکلے گا۔ آپ میں سے کئی بندوں نے دیکھا ہوگا اور مَیں نے بھی دیکھا کہ ہے مٹی! اور مٹی سے نکلا ہے خُون۔ اگر میں عام مٹی کی تسبیح لے کر کھڑا ہو جاؤں تو یقیناً اس سے خُون نہیں نکلے گا۔ اُس مٹی کی تسبیح سے نکلے گا جو حسینؑ کی مٹی کی تسبیح ہوگی۔ بدن ساروں کے مٹی سے بنے ہوئے ہیں مگر زنجیر وہی چلائے گا جس کے بدن میں حسینؑ کی مٹی ہوگی____ (نعرۂ حیدری)

ذِکرِ مصائب: حضرت علی اصغرؑ کی شہادت

عزادارانِ امام مظلوم!

اگر میں کسی اور مٹی کی تسبیح بنا کر سارا دِن کھڑا رہوں تو اُس سے خون نہیں نکلے گا اُس مٹی سے خون نکلے گا جو کربلا کی ہوگی۔ کربلا ملکیت ہے حسینؑ کی۔ ہمارے بدن

Presented by Ziaraat.Com

بھی مٹی سے بنے ہیں لیکن خون اُسی سے نکلے گا جس کے بدن میں حسینؑ کی مٹی ہوگی۔
اگر یہ مٹی حسینؑ کی ہے تو اِس سے حسینؑ کے لیے خون نکلے گا۔

اگر کوئی مُلاں کہے: جی! یہ جائز نہیں ہے تو اُس مُلاں سے پوچھو کہ اگر تُو شیعہ ہے تو صرف ایک سوال کا جواب دے۔ حضرت امام زین العابدینؑ چالیس سال آنکھوں سے کیا رویا؟ خون۔

تیرے امامؑ نے سنت بنا دیا کہ اگر مَیں امامؑ ہو کر شبیرؑ کے لیے آنکھوں سے خون نکال سکتا ہوں۔ اگر کوئی یہ کہے: جی! آنکھوں سے تو خون نکالا تھا، کمر سے تو نہیں؟ مَیں اُن لوگوں سے کہتا ہوں کہ تم نے حضرت امام سجادؑ کی کمر سے خون نکلتا ہوا دیکھا جو نہیں۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام پر ایک ایسا وقت آیا تھا کہ جب یزید ملعون کے سپاہی دُرّے نہیں مارتے تھے اور پھینک دیتے تھے۔ ملعون کہتا تھا: مارتے کیوں نہیں؟ کہتے تھے: اب کون سی جگہ باقی ہے؟ بڑا قیامت خیز منظر تھا۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ کبھی میت والے گھر پر اعتراض نہیں کرتے۔ شریک بھی غیرت مند ہو تو وہ بھی شادی والے گھر پر اعتراض کرتا ہے، مگر جنازہ والے گھر پر اعتراض نہیں کرتا۔ آلِ محمدؐ کے گھر میں ایک جنازہ نہیں بلکہ یہ تو جنازوں والا گھر ہے۔ یہ حضرت عباسؑ کا عَلَم ہے سادات عظام! میں علم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نو محرم کو بی بی زینب علیہا السلام کو یقین ہو گیا تھا کہ اب میرا بھائی نہیں بچتا۔

تطہیر کی پروردہ مستورات کو چاروں طرف سے فوجوں نے گھیر لیا۔ نو محرم وہ دِن ہے، جس دن شمر ملعون اپنے ہاتھ میں خنجر گھماتا ہوا کربلا میں داخل ہوا۔ حضرت زینبؑ نے جنابِ سکینہؑ کو قریب بلایا اور سینے سے لگا کر فرمایا: سکینہؑ! اللہ کا عرش ہلانے والا کربلا میں آ گیا ہے۔ اب تمہارے بابا حسینؑ......

Presented by Ziaraat.Com

مرحبا!۔۔۔ اللہ تمہارا شمار رونے اور رلانے والوں میں کرے۔

عزادارو!

آج کی رات اور کل کا دن تمام کائنات کو بھول جانا۔ فقط حسینؑ حسینؑ کرنا۔ گریبان کھلا رکھنا اور آستینیں اُلٹ کر رکھنا اس لیے کہ تمہیں دیکھ کر بندوں کو یہ پتہ چلے کہ اِن کا کوئی نقصان ہوگیا ہے۔

چند ضروری باتیں: آج کی رات اور کل کا دن کوئی مومن کسی مومن کو سلام نہ کرے اور نہ ہی کسی کے گلے ملے کیوں کہ سلام والا گھر اُجڑ رہا ہے۔ اگر کوئی مومن کسی مومن سے ہاتھ ملائے تو اسے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ کیا حال ہے بلکہ اُسے یہ کہنا چاہیے کہ

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

غازی عباسؑ عزاداروں کی زندگی دراز کرے۔ حضرت زہراؑ کے اُجڑے ہوئے گھر پر رونے والو! بی بی فاطمہ علیہا السلام تمہیں کائنات میں کوئی غم نہ دکھائے۔

مرحبا! مرحبا!

جو بندہ غریب زہراؑ کے لیے روتا ہے وہ کائنات کا کوئی غم نہ دیکھے۔ حضرت امام حُسین علیہ السلام کی سب سے بڑی قربانی، شہیدِ اعظم کا سب سے بڑا تحفہ، اللہ کی بارگاہ میں حضرت علی اصغرؑ کی قربانی ہے۔ آپ نے دُرِّ نجف دیکھا ہوا ہے۔ دُرِّ نجف کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟ سفید اور یاقوت کا سُرخ

سید محسن نقوی فرماتے تھے:

یہ دُرِّ نجف ہے ابھی یاقوت بنے گا

ہائے علی اصغرؑ!

یہ دُرِّ نجف ہے ابھی یاقوت بنے گا
جس جھولے میں یہ کھیلا ہے وہ تابوت بنے گا

Presented by Ziaraat.Com

مولاؑ آپ کی زندگی دراز کرے!

جنابِ رباب ؑ کی کمائی۔ میری ماؤں، بہنو! گنتی کی دو اولادیں تھیں حضرت رباب ؑ کی۔ ایک کو کربلا کھا گئی اور دوسری کو شام کھا گئی۔ نہ سکینہؑ باقی رہی اور نہ علی اصغرؑ۔ عباسؑ کی لاش اٹھا کر ٹوٹی ہوئی کمر کے ساتھ غریب زہراؑ حسینؑ، قبضۂ ذوالفقار پر پیشانی رکھ کر...... میدان میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک غریب کی آواز آئی:

هَلْ مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُنَا

"کوئی ہے جو میں غریب کی مدد کرے"۔

عزادارو!

حضرت علی اصغرؑ نے اپنے آپ کو جھولے سے نیچے گرایا تو مظلومِ کربلا میدان میں ایسے چلے جیسے علی اکبرؑ کی لاش پر چلے تھے۔ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے چھ ماہ کا بچہ خیمہ سے باہر لے آئے۔ علی اصغرؑ ایسے میدان میں چلا جیسے کہہ رہا ہو: بابا! علی اکبرؑ کے قاتلوں سے مدد نہ مانگ، ابھی تک تیرا اصغرؑ موجود ہے۔ غریب واپس آیا۔

امامؑ نے فرمایا: رُبابؑ! رُبابؑ!

عرض کیا: جی مولاؑ!

امامؑ نے فرمایا: اصغرؑ کو تیار کرو۔ ماں بیٹے کو تیار کرنے لگی۔ وہ تیار کرنے لگی جس کے گھر میں پینے کے لیے بھی پانی نہ تھا۔

عزادارو!

پہلی جنگ ہے حضرت علی اصغرؑ کی۔ حضرت علی اصغرؑ کائنات کا وہ خوش قسمت ترین بہادر مجاہد ہے۔ اس لیے کہ جیسی سواری علی اصغرؑ کو ملی ہے۔ ویسی سواری نہ رسولؐ کو ملی، نہ علیؑ کو ملی، نہ حسنؑ کو ملی اور نہ حسینؑ کو ملی۔ کوئی کسوٹی پر سوار ہوا، کوئی دلدل پر سوار ہوا اور کوئی ذوالجناح پر سوار ہوا۔ رُبابؑ کا اصغرؑ امام حسینؑ کے ہاتھوں پر سوار

Presented by Ziaraat.Com

ہو کر پہلی جنگ لڑنے کی خاطر میدان میں گیا۔

یا زہراؑ ۔۔۔!

پہلی اور آخری جنگ لڑنے کے لیے جنابِ رُبابؑ کا علی اصغرؑ میدان کی طرف روانہ ہوا۔ شہزادے کا نانکا خاندان بھی شجاعت میں بڑا مشہور تھا۔ بہادری کی انتہا تھی۔ جناب رُبابؑ نے حسینی سپاہ کے آخری سپاہی کو تیار کرنا شروع کیا لیکن ماں کے پاس پانی تو تھا نہیں۔ اصغرؑ کو جھولی میں اٹھایا۔ جنابِ ربابؑ کی آنکھوں سے آنسو گرنا شروع ہوئے۔ چھوٹے سے چہرہ پر، نازک سے چہرہ پر، معصوم سے چہرہ پر جنابِ رُبابؑ کے آنسوؤں کے قطرے گرے۔ معصوم نے سمجھا کہ پانی آ گیا ہے۔ علی اصغرؑ کا منہ کھلا۔ چھوٹا سا منہ حسینؑ کے بیٹے کا۔ ماں کے سامنے......

میری ہزار جانیں قربان چھے ماہ کے شہزادے پر۔

بیٹا! رونا نہ آئے تو آج کے دن نظریں نیچی رکھنا۔ یہ قیامت کا منظر ہے جو میں پڑھنے جا رہا ہوں۔

چھے ماہ کا شہزادہ۔ آؤ! دیکھو کہ علی اصغرؑ کیسے تیار ہوا۔ جس طرح یہ چھوٹی سی بچیاں اپنے ہاتھوں میں سامان لے کر آ رہی ہیں۔ ایسے ہاتھ اٹھا کر کہو۔ ہائے غریب۔ ہائے غریب۔ جناب صغریٰؑ نے کرتہ بنا کر بھیجا ہے مدینہ سے صغریٰؑ کا قاصد علی اصغرؑ کا کُرتہ لے کر آیا ہے۔ علی اصغرؑ کے کُرتہ لے کر صغریٰؑ کا قاصد کربلا کے میدان میں آیا۔ غریب زہراؑ حسینؑ نے علی اصغرؑ کو صغریٰؑ کا بنایا ہوا کُرتا پہنایا۔

(نیازِ حسینؑ بیٹھ جائیں مجھے آپ کے جذبات کا اندازہ ہے آپ کے جذبات ہی کو مدنظر رکھتے ہوئے شہزادے کی شہادت پڑھنا چاہتا ہوں جو بی بیؑ شام سے آئی ہیں، اُن کے لیے پڑھنا چاہتا ہوں۔ جو لاہور والی بی بی علی اصغرؑ کی مجلس میں آئی ہوئی ہیں، اُن کے لیے پڑھنا چاہتا ہوں)۔

Presented by Ziaraat.Com

جنابِ صغریٰؑ کے قاصد نے صغریٰؑ کے ہاتھوں کا سلا ہوا کرتہ دیا۔ حضرت رُبابؑ نے شہزادہ کو تیار کیا۔ چھ ماہ کے حسینی سپاہ کے صغیر سپاہی کو شبیرؑ نے اپنے ہاتھوں پر اُٹھایا۔ علی اصغرؑ کو لے کر امام حسینؑ میدان میں آیا۔ دُشمنوں نے سمجھا کہ قرآن لے کر آرہے ہیں۔

امام حسینؑ نے فرمایا: قرآن نہیں، یہ میرا بیٹا علی اصغرؑ ہے۔ وہ دیکھو تو سہی کہ تمہارے جانور بھی پانی پی رہے ہیں۔ یہ دریا اِس کی دادی کا حق مہر ہے، اگر تھوڑا سا پانی علی اصغرؑ کے لیے دے دیں۔

عزادارو!

غازی عباسؑ تیری زندگی دراز کرے۔ بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا تمہیں سلامت رکھیں۔ امام حسینؑ تمہیں کوئی غم نہ دے سوائے غم حسینؑ کے۔ مجھے فقرہ پڑھنے دینا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے علی اصغرؑ کو اُٹھا کر نولاکھ بدمعاشوں کے سامنے میدانِ کربلا میں لے آئے۔ امام علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو ہیں اور فوجِ اشقیاء سے فرمایا:

''تمہاری دُشمنی مجھ سے ہے علی اصغرؑ سے تمہاری کوئی دُشمنی نہیں۔ میرے بچے کا کوئی قصور نہیں، میرا بچہ بے قصور ہے اور تمہارے سامنے دریا بہہ رہا ہے۔ یہ دریا اِس کی دادی کا حق مہر ہے۔ اگر تھوڑا سا پانی دے دو گے تو تمہارے دریاؤں میں کمی نہیں آئے گی''۔

اللہ لعنت کرے عمر ابن سعد ملعون پر۔ یہ ملعون کہتا ہے: پیاس خود کو لگی ہے اور نام بچے کا کرتے ہو۔ ہم پانی تب دیں گے جب علی اصغرؑ خود پانی مانگے گا۔ حضرت امام حسینؑ نے علی اصغرؑ کی طرف دیکھا۔

علی اصغرؑ کی آواز آئی: بابا! انھوں نے آپؑ کی پاک ماں سے بھی گواہ مانگے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

شیعو!..... تھوڑا سا اتنا پانی اصغرؑ کے لیے کافی تھا لیکن عمر سعد ملعون کہتا ہے کہ پیاس خود کو لگی ہے اور نام بچے کا کرتے ہو، ہم پانی تب دیں گے جب علی اصغرؑ خود پانی مانگے۔

امام حسین علیہ السلام نے علی اصغرؑ کی طرف دیکھا۔ علی اصغرؑ کی آواز آئی: بابا! انھوں نے تو آپؑ کی پاک ماں سے بھی گواہ مانگے تھے آپؑ مجھے زمین پر لٹا دیں، مَیں اِن سے پانی مانگتا ہوں۔

ایک فقرہ ماؤں اور بہنوں کے لیے کہتا ہوں: اِدھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے علی اصغرؑ کو لٹایا، یہاں پر جنابِ فِضّہ دوڑ کر آئی اور عرض کیا: مولاؑ! ربابؑ دروازہ پر کھڑی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ اصغرؑ سے کہو ذرا اونچی آواز میں پانی مانگے۔ ماؤں کو وہ لفظ بہت پیارے لگتے ہیں جو چھوٹے بچوں کی زبان سے نکلتے ہیں۔

بھئی! نیازِ حسینؑ میں کسی کے جذبات کو روکوں مجھے بی بی پاکؑ سے ڈر لگتا ہے لیکن اِدھر دیکھنا میں امام حسینؑ کا ذاکر ہوں۔ میں ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ دو جملے مجھے شہادت کے پڑھنے دو۔ اگلے سال وہی روئے گا جو زندہ رہے گا۔

آواز آئی: بابا! انھوں نے تو آپؑ کی پاک ماں سے بھی گواہ مانگے تھے۔ آپؑ مجھے زمین پر لٹا دیں تاکہ مَیں آپؑ کی صداقت کی گواہی دوں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے علی اصغرؑ کو زمین پر لٹایا۔

جنابِ فِضّہ دوڑ کر آئی: مولاؑ! ربابؑ دروازہ پر کھڑی ہیں، اصغرؑ کی ماں کہہ رہی ہیں کہ اصغرؑ سے کہو: ذرا اُونچی آواز میں پانی مانگے۔ اس لیے کہ ماؤں کو وہ لفظ بہت پیارے لگتے ہیں جو چھوٹے بچوں کی زبان سے نکلتے ہیں۔ مَیں سننا چاہتی ہوں کہ میرا اصغرؑ کیسے بولتا ہے۔ علی اصغرؑ نے خشک زبان ہونٹوں پر پھیری۔ قیامت کا منظر تھا۔ لشکرِ یزید والے اپنے منہ چھپا کر رونے لگے۔

Presented by Ziaraat.Com

عمر سعد ملعون کی آواز آئی: حرملہ! جلدی آ۔ بچے کے کلام کو قطع کر اگر آج علی اصغرؑ اس سے زیادہ بول پڑا تو میری فوج میں بغاوت ہو جائے گی۔ حُرملہ نے تیر اُٹھایا۔ علی اصغرؑ کو نشانہ بنایا۔ یہاں پر علی اصغرؑ کی ماں نے صندوق میں سے اپنے جہیز والا تیر کمان اٹھایا۔

بی بی ربابؑ نے تیر اُٹھایا۔ تیر کمان میں جوڑا اور تیر کا نشانہ حرملہ کی طرف کیا۔ بی بی زینبؑ خیمہ سے دوڑ کر آئی۔ بازو پکڑ کر فرمایا: بھابی! تُو اُمراء القیس کی بیٹی ہے اور مَیں حیدر کرار کی بیٹی ہوں۔ اگر عورتوں کو جنگ کی اجازت ہوتی تو علی اکبرؑ کے قاتل میدان سے زندہ نہ جا سکتے۔

عزادارو!

جس طرح لڑائی کے ہتھیاروں کی قسمیں ہوتی ہیں۔ اُسی طرح عربوں میں تیروں کی بھی قسمیں تھیں۔ عربوں میں گنتی کے چھ قسم کے تیر تھے۔

پہلے تیر تھا "نبل" یہ زیتون کی لکڑی کا ہوتا تھا۔ دوسرا تیر تھا، "نجل" اس کے پیچھے تین پَر ہوتے تھے۔ تیسرا تیر تھا "سہن" اس کے آگے زہر ہوتا تھا۔ چوتھا تیر تھا "جلہ" یہ ہرن کے شکار کے لیے ہوتا تھا۔ پانچواں تیر تھا "مضاب" یہ پَرنالے کی شکل کا ہوتا تھا۔

چھٹا تیر تھا "سہ شُبہ" سہ شُبہ تیر کیسے تھا تم نے مدھانی دیکھی ہوئی ہے۔ جیسے مدھانی کے آگے چار پَر ہوتے ہیں ویسے ہی اِس کے آگے تین پَر ہوتے تھے۔ اس کی کمان لوہے کی ہوتی تھی۔ بڑے سے بڑا بہادر بھی کھڑے ہو کر اس تیر کو نہیں چلا سکتا تھا۔ پہلے وہ گھٹنا ٹیکتا تھا، پھر تیر چلاتا تھا۔

عرب کے وحشیوں نے قسمیں کھائی ہوئیں تھی کہ یہ تیر انسانوں پر استعمال نہیں کرنا۔ قسمت دیکھ بی بی ربابؑ کے علی اصغرؑ کی جو تیر عرب انسانوں پر استعمال نہیں کرتے

Presented by Ziaraat.Com

تھے، اُس ظالم نے اُس تیر سے جنابِ ربابؑ کے چھے ماہ کے علی اصغرؑ کو نشانہ بنایا۔ پردے کی قناعت ملی۔

جنابِ ربابؑ کی آواز آئی: اصغرؑ! میں سیدزادی نہیں ہوں۔ تیر کو اپنی طرف آنے دے۔ کبھی تم نے چھوٹے بچوں کا کُرتہ اِس طرح سے دیکھا ہے کہ بچہ ہو چھوٹا اور اُس کا کُرتہ اِس طرح کا ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: تیر کا کام ہے سوراخ کرنا۔ اس تیر نے وہ کام نہیں کیا جو تیر کرتے ہیں۔

فَذَبَحَ الطِّفْلُ مِنَ الْاُذُنِ اِلَى الْاُذُنِ

"ایک کان سے دوسرے کان تک تیر نے علی اصغرؑ کو ذبح کردیا"۔

شبیرؑ کے ہاتھوں پر صغیر تڑپنا شروع ہوا، پہلے اصغرؑ تڑپا۔

امام حسینؑ کی آواز آئی: میرے اللہ! میں کتنا غریب ہو گیا ہوں۔

جنابِ سکینہؑ نے دیکھا۔ رو رو کر کہتی ہے: اصغرؑ! سارا پانی خود پی گئے۔

حضرات ایک ضروری اعلان سُنیں!

حضرت امام حسینؑ کے بیٹے کا جنازہ بالکل تیار ہے جو مسلمان رسول کا بیٹا سمجھ کر علی اصغرؑ کے جنازے میں شرکت کرنا چاہے وہ غریبِ زہراؑ کے بیٹے کے جنازے میں شامل ہونے کے لیے امام بارگاہ میں پہنچ جائے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

Presented by Ziaraat.Com

شامِ غریباں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکرِ مصائب: شامِ غریباں اور رسول زادیوںؑ کی بے کسی!

عزادارانِ امام مظلومؑ!

حضرت امام حسین علیہ السلام کا ماتم ختم ہو گیا اور بی بی زینب سلام اللہ علیہا کا محرم شروع ہو گیا۔ یکم محرم سے علیؑ کے بیٹے پہرہ دیتے رہے لیکن علیؑ کی بیٹیوں کو نیند نہیں آئی۔ آج رات سے حضرت علیؑ کی بیٹیاں پہرہ دیں گی۔ لیکن علیؑ کا بیٹا دریا کے کنارے پر غازی عباسؑ بازو کٹوا کر سکون کے ساتھ سو گیا۔

ہائے سکینہؑ کی یتیمی کی شام۔

امن کے زمانہ میں مدینہ کے شہر میں مولا سجاد علیہ السلام اپنے گھر کے اندر داخل ہوئے۔ سامنے ماں وضو کر رہی تھی۔ ماں کو وضو کرتے ہوئے دیکھ کر سیّد سجاد علیہ السلام نے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھے اور میرے مولا سجادؑ گھر سے باہر نکل گئے۔ بی بیؑ نے جا کر امام حسینؑ سے کہا: لگتا ہے میرا سجادؑ! مجھ سے ناراض ہے، اس لیے کہ مجھے سلام بھی نہیں کیا اور میرے پاس بھی نہیں آیا۔

حضرت امام حسینؑ نے قریب بلا کر پوچھا: سجادؑ! تُو اپنی ماں کے پاس کیوں نہیں آیا اور ماں کو سلام کیوں نہیں کیا؟

رو کر عرض کیا: بابا! میری ماں وضو کر رہی تھی اور جب کوئی مستور وضو کرتی ہے تو

Presented by Ziaraat.Com

سر سے چادر ہٹا کر سر کا مسح کرتی ہے اس لیے اگر میری نظر ماں کے بالوں پر پڑ جاتی تو میں مرنے سے پہلے مر جاتا۔ جو بیٹا وضو کرتی ہوئی ماں کا کھلا سر نہیں دیکھ سکتا تھا، شامِ غریباں حضرت زینب علیہا السلام جیسی ماں نے کھلے ہوئے بالوں سے امام سجادؑ کا کندھا ہلا کر فرمایا:

سجادؑ! آنکھ کھول، تیرے باپ کا قاتل نیزہ اُٹھا کر ہمارے خیموں میں آ گیا ہے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے کی آنکھ کھولی۔ امام سجادؑ جیسے غیرت مند امامؑ نے زندگی میں پہلی مرتبہ حضرت زینب علیہا السلام جیسی ماں کو بغیر برقع کے دیکھا۔ دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے اور رو کر پوچھا: چچا غازی کہاں گیا؟ پھوپھی اماں! میرا چچا عباسؑ کہاں ہے؟ آواز آئی: عباسؑ دریا کے کنارے سو گیا۔ میرا بابا حسینؑ کہاں ہے؟

اِسے کہتے ہیں شامِ غریباں!

امام سجادؑ نے بستر سے دیکھا۔ حضرت زینب علیہا السلام نے خیمہ کا پردہ اُٹھایا۔ تازہ کٹا ہوا سر حسین ابنِ علی کا نوکِ نیزہ پر بلند ہوا۔

شامی حرامی ناچ رہے تھے۔ دریا کا پانی اُچھل رہا تھا۔ امام سجادؑ کی آواز آئی:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ الله

"بابا! اپنے یتیم کا سلام قبول کر......

عزادارو!

ساری زندگی آلِ محمدؐ کی کسی نماز کا اوّل وقت قضا نہیں ہوا۔ فضیلت کا وقت قضا نہیں ہوا۔ نماز تو بڑی دور کی بات ہے، فضیلت کا وقت بھی قضا نہیں ہوا۔ سوائے شامِ غریباں کے۔ شامِ غریباں علیؑ کی بیٹیوں کی مغرب کی نماز لیٹ ہوگئی۔ وجہ پوچھو گے کہ نماز کیوں لیٹ ہوئی؟ جب نماز کی ادائیگی کے لیے بی بی زینبؑ مصلّی پر تشریف لے گئیں تو آواز آئی: بی بیؑ! نماز شروع نہ کر خیموں کو آگ لگ گئی ہے اور چاروں

Presented by Ziaraat.Com

طرف سے خیمے جلنے لگے ہیں۔

علیؑ کی بیٹی امام سجادؑ کے پاس آئی اور فرمایا: بیٹا سجادؑ! خیام کو آگ لگ گئی ہے ہمارے لیے کیا حکم ہے کہ جل کر مر جائیں یا خیموں سے باہر نکل جائیں؟

علماء کہتے ہیں کہ علیؑ کی بیٹی مسئلہ تو جانتی تھی۔ پوچھا صرف اس لیے کہ امام سجادؑ مرجانے کی اجازت دے دیں تا کہ مجھے خیمہ سے باہر نہ نکلنا پڑے۔

عزادارو!

ایک بی بی باہر نہ نکلی۔ کون نہ نکلی؟ چار سال کی سکینہؑ۔

امام سجادؑ نے فرمایا: سکینہؑ! تو باہر کیوں نہیں جاتی؟

رو کر کہتی ہے: بھیا سجادؑ! اُن کے بال بڑے تھے، وہ چہرہ پر ڈال کر چلی گئیں۔ میرے بال چھوٹے ہیں اور میں فاطمہؑ کی پوتی ہوں۔

شامِ غریباں شریفوں پر ایک رات آئی جو گزر گئی۔ اِس رات کے مصائب دس محرم سے کم نہیں ہیں۔ پورے عشرے کے مصائب ایک طرف اور شامِ غریباں کے مصائب ایک طرف۔

خیموں کو آگ لگی۔ علیؑ کی بیٹیاں حکم امام سے باہر آئیں۔ حمید کہتا ہے: مَیں نے دیکھا۔ ایک بی بیؑ بار بار آگ کے شعلوں کی طرف جاتی تھی۔

لوگ کہتے ہیں کہ آگ پر ماتم کیوں کرتے ہو؟ یہ اُس بی بیؑ کی سنت ہے جو شامِ غریباں جلتی ہوئے خیموں پر نادِ علی پڑھتے ہوئے داخل ہوئی اور سیّد سجادؑ کو اپنی کمر پر اُٹھایا۔ باہر بھائی کے قاتل ہنس رہے تھے۔

جنابِ زینبؑ رو کر کہتی تھی: بھیا حسینؑ! مرد ہو کر علی اکبرؑ کی لاش اُٹھانا آسان ہے اور مستور ہو کر بدمعاشوں کے سامنے اپنے بھتیجے کو کمر پر اُٹھا کر لانا بہت مشکل ہے۔

پھر علیؑ کی بیٹی نے اِرادہ کیا کہ میں نماز شروع کروں اور بی بیؑ نے تکبیر کے

Presented by Ziaraat.Com

لیے ہاتھ اُٹھایا تو یہاں پر بی بی کلثومؑ نے ہاتھ پر ہاتھ رکھا کہ بی بیؑ ابھی نماز شروع نہ کریں کیوں کہ سکینہؑ گم ہوگئی ہے۔ بھائی کی نشانی کو ڈھونڈنے کے لیے علیؑ کی بیٹیاں ہاتھ میں جلے ہوئے خیموں کی چوب اٹھا کر صحرا میں گئیں۔ آواز دے رہی تھیں: سکینہؑ! سکینہؑ! میرے بھائی کی امانت، کہیں ہے تو جواب دے۔

دونوں شہزادیاں پہلے دریا کے کنارے پر گئیں اور جناب عباسؑ سے کہا: عباسؑ! یہاں سکینہؑ تو نہیں آئی۔ کئی کئی گز عباسؑ علمدار کی لاش دریا کے کنارہ سے اُٹھی۔ آواز آئی: بی بی! سکینہؑ یہاں پر نہیں آئی۔ اس کے بعد بی بیؑ نشیب میں آئی۔ مقتلِ حسینؑ میں پہنچی۔ اب جنابِ زینبؑ کی آواز آئی: سکینہؑ! کہاں ہو؟

امام حسین علیہ السلام کی کٹی ہوئی گردن سے آواز آئی: آہستہ بولو...... سکینہؑ میرے تیر نکالتے نکالتے میرے پاؤں پر رخسار رکھ کر سوگئی ہے۔

بی بی زینبؑ نے پوچھا: بھیا! سکینہؑ تو آپؑ کے سینے پر سوتی تھی۔ آج آپؑ کے تلووؤں پر سر رکھ کر کیوں سوگئی؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: آئی تو سینے پر سونے کے لیے تھی لیکن سینے پر اتنے تیر تھے کہ سکینہؑ کو سر رکھنے کی جگہ نہ مل سکی۔

عزادارانِ امام مظلوم!

سکینہؑ مل گئی۔ اب بی بی زینبؑ نے مغرب کی نماز شروع کی۔

نو بھائیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ درمیان میں زینب عالیہؑ نے ایک فقرہ کہا:

رو کر کہتی ہیں: میرے اللہ! میں مسئلہ جانتی ہوں، میں اماموں کی بہن ہوں اور میں امامؑ کی بیٹی ہوں مسئلہ تو جانتی ہوں کہ تُو عورت کی نماز پردے کے بغیر قبول نہیں کرتا لیکن مجھے معاف کرنا علی اکبرؑ کا قاتل میرے سر سے چادر اُتار کر لے گیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

علی اکبرؑ کا قاتل میرے سر سے چادر لے گیا۔

عزادارانِ امام مظلوم!

اِس رات کے ظلموں میں سے ایک ظلم ہے امام حسینؑ کی لاش کا لُوٹا جانا۔

بزرگ ذاکرین فرماتے تھے:

مقتول بھرا دی لاش اُتے اَنجاں بھین غریب نہ آئی

بے غیرت شام دے لوکاں نے چا لاش تے لوٹی پائی

کہیں مندری، کہیں عمامہ کہیں آن پوشاک لہائی

لٹیندا ویکھ کے لاش بھرا نوں چپ کر گئی زہرا جائی

ایک ملعون ہے جس کا نام ہے جمال ملعون۔ وہ کہتا ہے کہ میری امام حسینؑ کی انگوٹھی پر نظر تھی۔ میں انتظار کر رہا تھا کہ فاطمہؑ کا بیٹا قتل ہو اور میں اس کے ہاتھ سے انگوٹھی اُتاروں۔ بس! یہ ملعون رات کے اندھیرے میں غریب کی لاش کو ڈھونڈتا ہوا امامؑ کی لاش پر پہنچا۔ اس نے امامؑ کے ہاتھوں سے کئی دفعہ انگوٹھی اُتارنے کی کوشش کی لیکن انگوٹھی نہ اُتر سکی۔ کبھی سوچتا کہ جو انگوٹھی پہنی جا سکتی ہے وہ اُتری کیوں نہیں؟

آخر کیا ہوا تھا...... اتنے زخم تھے غریب کے ہاتھوں پر کہ زخموں میں ورم تھے۔ ورم کی وجہ سے انگوٹھی اُتری نہیں۔ اِس ملعون نے اللہ کا عرش ہلا دیا۔ یہ دو پتھر اٹھا کر لے آیا۔ ایک پتھر پر امام حسینؑ کا ہاتھ رکھا اور خنجر کو امام حسینؑ کی انگلی پر رکھا۔ دوسرے پتھر سے ایسا وار کیا کہ انگوٹھی بھی لے گیا اور انگلی بھی لے گیا۔

حضرت زینبؑ بھائی کی لاش پر بھائی سے پوچھتی رہی: تیری پانچویں انگلی کہاں گئی، تیرا لباس کہاں گیا، تیرا سر کہاں گیا۔

عزادارو!

ایک فقرہ پڑھتا ہوں۔ جتنے عزادار بیٹھے ہیں جو مجھے امام حسینؑ کا ذاکر سمجھتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔ وہ میری قسم پر یقین کریں گے۔ یہ میرے سامنے حضرت عباسؑ کا علَم ہے۔
میں جلالیوں والے کی قسم کھاتا ہوں۔ شامِ غریباں کی آگ جلی۔ آگ کی روشنی میں
بچوں نے کیا دیکھا۔ کوئی حسینؑ کا سر ادھر پھینکتا ہے اور کوئی حسینؑ کا سر اُدھر پھینکتا ہے۔

حضرت زینب علیہا السلام نے مدینہ کی طرف رخ کیا اور رُو کر عرض کیا:

نانا! نانا! میرا حسینؑ شہید کر دیا گیا اور قتل کے بعد غریب کے سر سے مسلمان......

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

سارے کہہ دو سارے اپنا ہاتھ سروں پر رکھو۔ ماتمی عزادارو! یہ عربوں میں
بے بسی کی علامت ہے۔ عرب اپنا ہاتھ اپنے سر پر اُس وقت رکھتے تھے جب عرب
کہتے تھے کہ اب ہمارا کوئی چارہ نہیں چلتا۔ جس طرح امام حسینؑ کو ذبح ہوتا ہوا دیکھ کر
حضرت زینب علیہا السلام نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر رو کر فرمایا:

نانا! اب زینبؑ کا کوئی بس نہیں چلتا۔

شامِ غریباں ہے دعا مانگو کہ خداوند عالم امام زمانہؑ کا جلد ظہور پرنُور فرمائے۔
خدایا! حسینؑ کے قتل کا بدلہ لینے والے کو جلدی بھیج۔ وارثِ حسینؑ کو جلدی بھیج۔

بی بی زہرا سلام اللہ علیہا ہم آپ کے بیٹے کی عزاداری کا حق ادا نہیں کر سکے کوئی غلطی
ہوگئی ہو، کوئی کمی رہ گئی ہو، تو آپؑ کو اپنی ٹوٹی ہوئی پسلیوں کا واسطہ، آپؑ کو اپنے زخمی
حسینؑ کا واسطہ، آپؑ کو اپنی زینبؑ کی چادر کا واسطہ۔ بی بیؑ! ہماری خطاؤں کو معاف
فرما اور ہماری عزاداری قبول فرما۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

Presented by Ziaraat.Com